ماہنامہ

راہ اسلام

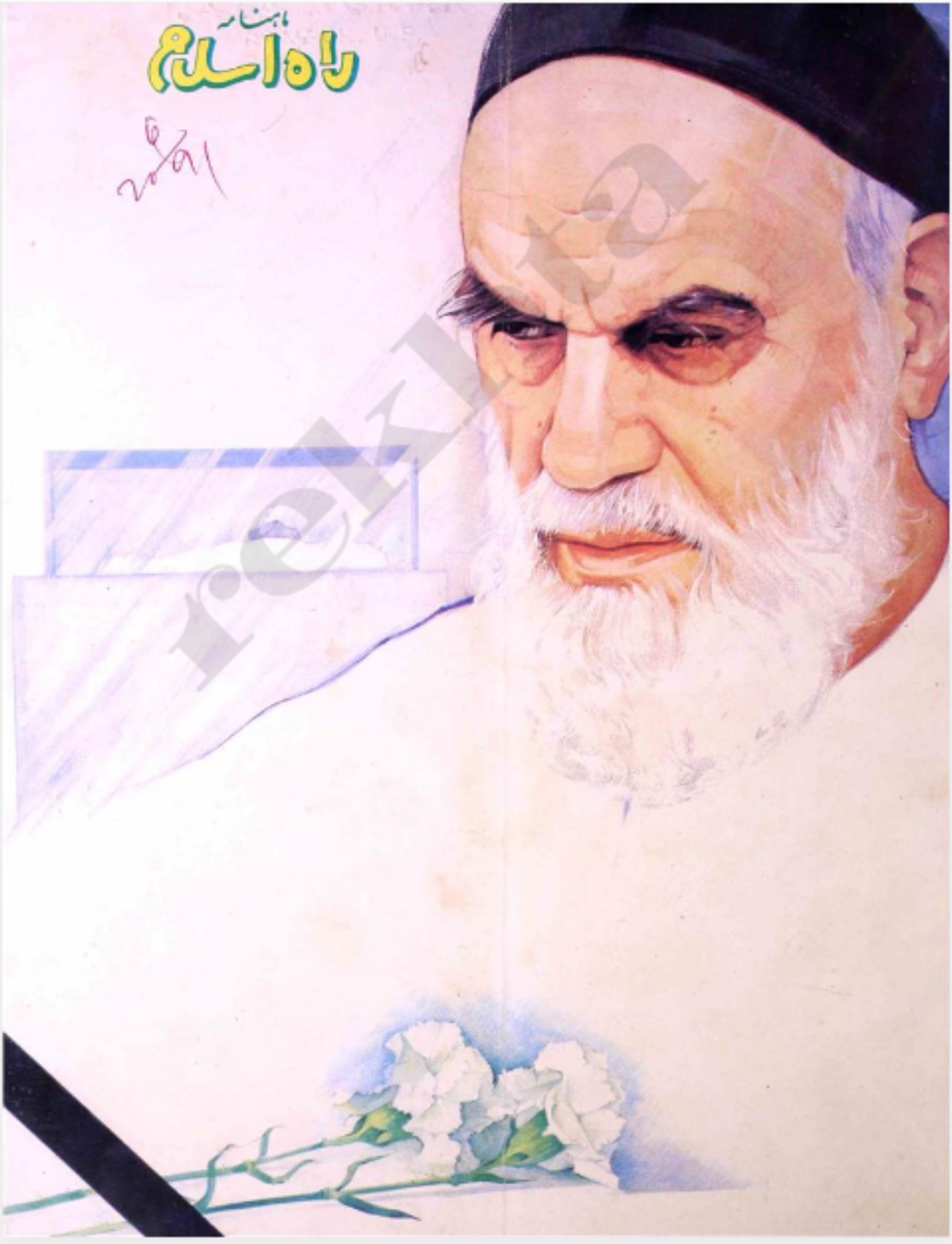

rekhta

وصیت امام۔ ایک جھلک

ہمیں اور سرتاپا اسلام و قرآن کی وفادار
قوم کو فخر ہے کہ وہ اس مذہب کی پیرو ہے
جو تمام مسلمانوں بلکہ تمام انسانوں کے
درمیان اتحاد کے پیغام سے معمور قرآنی حقائق
کو قبرستانوں سے نجات دلاکر اسے
عظیم ترین نسخۂ نجات کے عنوان سے
پیش کرنا چاہتا ہے جو انسان کو ان
تمام زنجیروں اور بندشوں سے آزادی
دلاسکتا ہے جن میں اس کے قلب
وعقل اور ہاتھ پیر جکڑے ہوئے ہیں
اور اسے فنا و نیستی نیز طاغوتیوں کی
غلامی و بندگی کی طرف کھینچ رہی ہیں۔

امام خمینیؒ

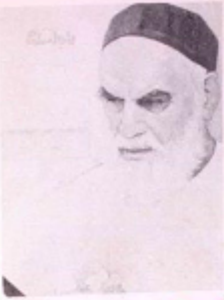

ماہنامہ

راہ اسلام

شمارہ ۷۔۸ جون ۱۹۹۱ء

فون: ۲۸۳۲۳۲

قیمت: ۵ روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الدِّینَ عِندَ اللّٰہِ الاِسلام

علمائے اسلام جن شمارے میں ہونے والے تمام مقالات کے مندرجات تحقیق و تبیین کے ذمہ دار ہیں مدیر کا متفق ہونا لازمی نہیں ہے

اس شمارے میں

اداریہ: یادِ رفتگان ———— ۲
وصال یا فراق ———— ۳
امام خمینیؒ کی مجاہدانہ زندگی کا مختصر جائزہ ———— ۶
امام خمینیؒ احیائے اسلام محمدیؐ ———— از: پروفیسر حامد افگار ———— ۱۱
سیاست امام خمینیؒ کے نقطۂ نظر سے ———— از: سردار احمد (عکاف) ———— ۱۳
انا للہ و انا الیہ راجعون ———— ۱۸
آیت اللہ خمینیؒ اور اقتصادی و اجتماعی نظام ———— از: ڈاکٹر محمد وسیم ———— ۲۰
نظم ———— ۲۲
بے مثل انصارات ———— ۲۳
نظم ———— ۲۶
پیغام آیت اللہ سید علی خامنہ ای ———— ۲۷
امام خمینیؒ کی انقلابی راہ و روش ———— از: حجۃ الاسلام آقای تسخیری - ایران ———— ۲۸
حوادث کی ایک جھلک ———— ۳۳
وصیت امام، بعض جھلکیاں ———— ۳۴
امام خمینیؒ کی اہم میراث ———— ۳۵
گورباچوف کو اسلام کے مطالعہ کی دعوت ———— ۳۸
رشدی ملعون کے خلاف امام خمینیؒ کا فتویٰ اٹل ہے ———— از: آیت اللہ خامنہ ای ———— ۴۱
حجاج بیت اللہ الحرام کے نام امام خمینیؒ کا پیغام ———— ۴۲
امام خمینیؒ عالمی علماء و دانشوروں کی نظر میں ———— ۴۵
اہم خبریں ———— ۴۶

ایڈیٹر، پرنٹر و پبلیشر
غلام رضا نور محمدان
خانۂ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران ۱۸، تلک مارگ نئی دہلی ۱۱۰۰۰۱

کلاسک پرنٹرس، ۳۷ پریم نگر غازی آباد (یو۔پی)

اطلاعات و دیگر معلومات کیلئے خانۂ فرہنگ بمبئی سے بھی رجوع کیا جا سکتا ہے

[illegible]

اداریہ

یادِ رفتگان

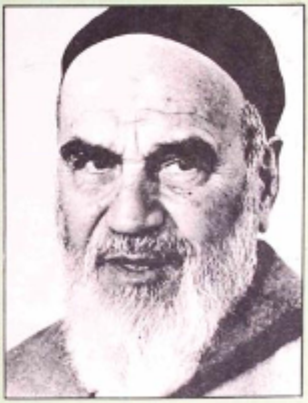

تقویٰ و ایمان سے سرشار اس فرشتہ سیرت انسان کی روح کو عالمِ ملکوتِ اعلیٰ کی جانب پرواز کئے ہوئے پورے دو سال گزر چکے ہیں۔

مستضعفین کے سروں کو اس عارفِ یگانہ، پیر مراد بخش اور دردمندوں کے ملجا و ماوا کے پرتو کی تابانی سے محروم ہوئے اس وقت پورے دو سال ہو چکے ہیں۔

فرزندانِ انقلابِ اسلام و قرآن کی خاطر جاں بکف پیروان و تابعین اسلام کو اپنے والا تبار و فرزانہ مربی کے سایۂ شفقت سے محروم ہوئے ٹھیک دو سال گزر گئے ہیں۔

علم و ایمان کا وہ خورشیدِ درخشاں جس کی ہر نورانی شعاع خدائے ذوالجلال کی جانب سے اپنے بندوں کے لئے عطیۂ خاص تھی۔ وہ آسمانِ ولایت و ایثار آج سے دو سال قبل بیکراں مغرب کے افق میں غروب ہو چکا ہے، جبکہ حقیقت کے وہ متلاشی جو اس کی راہ کو تلاش کرنے کی خاطر اس کے بلیغ خطبات، حالیہ بیانات اور قابل قدر راہنمائی سے کسب فیض کرتے رہے، گذشتہ دو سال سے اس سعادت سے محروم ہیں۔

اس دو سال کے عرصے میں ایسی کونسی محفل و مجلس منعقد ہوئی جس میں دلدار کے عشق کی داستان اور معشوق سے عشق و تعلق کی بات دریائے توحید کے صاف و شفاف آب رواں کی مانند بار بار نوکِ زبان و قلم پر جاری نہ ہوئی ہو یا اس کی پدرانہ شفقت کے روشن و درخشاں پند و نصائح کی عطر آگیں خوشبو الفاظ و اقوال کے پیرائے میں نہ محسوس کی گئی ہو یا اس کے عرفان سے لبریز ترانے گوش جان سے ذائقہ ہو کر انسانی روح کو وجد و حال اور رقص و سرود کی حالت میں نہ لے آئے ہوں۔ جہاں کہیں بھی جایئے اسی کی بلند قامت انسان دوست شخصیت کا نوحہ زبانوں پر ہے اور مرثیہ خواں اسی کے وصف میں رطب اللسان ہو کر دادِ سخن حاصل کر رہے ہیں یہی نہیں بلکہ اس کے ملکوتی و قدسی نفس کا وہ خوش نواز زمزمہ انسانی تمدن میں اقوام کی تغیر کا سبب ہوتا ہے، داعیان میں جوش و ولولہ پیدا کئے ہوئے تھا کہ اس کے فضل کی برکت اور جذبۂ کرامت کے ذریعے شہرِ عشق کے باغوں کے کوچے

بے شک ہمارے عزیز و محترم امام خمینی (رضوان اللہ تعالیٰ علیہ) کی ذات بابرکات ایسی شمع تھی جس کے باعث مشتاقانِ دید کی محفل روشن رہتی تھی۔

ش وجستجو جاری رکھیں اور اس دلکش باغ کی بہار افروز شادابی
شادمانی کے ذریعے وصال معشوق کی راہ و سبیل پیدا کرسکیں۔
بے شک ہمارے عزیز و محترم امام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہ)
ی ذات بابرکات ایسی شمع تھی جس کے باعث مشتاقان دیدکی
فل روشن رہتی تھی۔ اور نہ صرف ہزاران ہزار مسلمین ایران
پ کے وجود مبارک کے گرد حلقہ بنائے ہوئے تھے بلکہ دنیا
کے دور و دراز مقامات تک آپ کے پیغامات، پندآموز اقوال
ر خطبات ہدایات لوگوں کے کانوں تک پہنچے اور ان کی
ندگی کی تعمیر میں معاون و مددگار ثابت ہوئے۔ چنانچہ ہر مرتبہ
پ کی بصیرت افروز تقریر سن کر اپنی ذات میں تازہ حوصلہ اور
ی امنگ محسوس کرتے رہے۔

آپ کی ذات بابرکات ایک طرف کلید وحدت و یگانگی
تھی اور دوسری طرف جور شاہان، ستم جباران، متکبرین عالم نیز
یاہ ظلمت کے خلاف جنگ میں لشکر نور کے پرچمدار کی مانند
ی عرفان سے لبریز آپ کے جان و دل کی گہرائیوں سے جیسے
ی پر ہیبت نعرۂ مستانہ بلند ہوتا دشمنوں کے حوصلے پست ہو جاتے
ر جیسے ہی آپ کے آفتاب جمال کا نور درخشاں نمایاں ہوتا
ان کے سیاہ کارنامے باطل و منسوخ قرار دیئے جاتے۔ آپکے
امنے بہت سے پست و بلند راستے آتے مگر آپ نے
نکہ وہی مسلک و طریق اختیار کیا تھا جو کبھی اولیاء اللہ و
بیاء کا شیوہ تھا۔ اسی لئے ہر ناہموار راہ آپ کے قدم
بارک سے صاف و ہموار ہو جاتی۔ چنانچہ صادق و مخلص مسلمین
ل ایمان نے بھی معرفت و آگاہی کی یہی روش اختیار کی
ہ اسی راہ پر صدق دل سے گامزن و رواں ہیں۔

جی ہاں! یہی وجہ ہے کہ ان کے مکتب کے مخلص شاگردوں
یں سے حضرت آیت اللہ خامنہ ای اور حجت الاسلام ہاشمی رفسنجانی
جیسے فرزندان توحید ان کی رحلت کے فوراً بعد رہبر انقلاب اسلامی
صدر جمہوریۂ اسلامی ایران منتخب کرلئے جاتے ہیں تاکہ وہ اپنے
افکار عالیہ سے معاشرہ کی ہدایت و رہنمائی کے فرائض انجام
ے سکیں اور اپنے امام عزیز کی راہ و روش پر لوگوں کو گامزن
کھ سکیں۔

آئیے ایک بار پھر ہم دفتر ایام کی ورق گردانی کریں اور آپ کے عالیہ افکار و بلیغ خیالات، کو اپنی علمی، ادبی، تہذیبی، فنی، ثقافتی، اجتماعی نیز سیاسی زندگی کے لئے نمونۂ عمل بنالیں۔ اور ہر سال آپ کے یوم رحلت کے موقع پر مجالس سوگواری منعقد کریں، تاکہ تاریخ ایران اور دین حنیف اسلام کے اس سر برآوردہ شخص کے ان زندۂ جاوید بزرگ منشانہ افکار تقویٰ و ایمان پر مشتمل خیالات نیز ان درخشاں و تاباں دنوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں جن کے دوران خداوند تعالیٰ کے فضل سے عظیم و باعزم ملت اسلامیۂ ایران اس مرد مجاہد کی دانشمندانہ قیادت میں استقلال و آزادی جیسی نعمتوں سے بہرہ مند ہوئی۔ اس کی یاد کو بھی ہمیشہ اپنے دلوں میں زندہ رکھ سکیں۔

وصال یا فراق

۱۴ خرداد مطابق ۴ جون بروز یکشنبہ کیسا دن تھا؟ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس دن کے لئے یہ بات طے ہو چکی تھی کہ ہر چیز گذشتہ دنوں سے بالکل مختلف ہو۔ بہت سویرے، ریڈیو سے تلاوت کلام پاک کا پروگرام نشر ہو رہا تھا بجز ان شروع میں تلاوت کلام الہی زیادہ خلاف معمول نہیں معلوم ہوئی لیکن جب یہ پروگرام صبح سات بجے تک چلتا رہا تو قدرے تشویش و گھبراہٹ محسوس ہوئی اور یہ شک پیدا ہوا کہ کوئی ناخوشگوار واقعہ تو نہیں پیش آگیا ہے۔ ریڈیو سے تلاوت کا سلسلہ جاری رہا۔ گذشتہ شب ٹیلی ویژن خبروں میں یہ بتایا گیا تھا کہ "امام خمینی کے علاج میں قدرے خرابی و رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔" اس خبر کا خیال آتے ہی گھبراہٹ کچھ اور بڑھ گئی لیکن امید کی ہلکی سی کرن ابھی موجود تھی۔ دھیرے دھیرے آٹھ بج گئے لیکن صبح کی خبر کے بجائے کلام الہی کی تلاوت جاری رہی۔ اے خدا! کیا واقعہ پیش آیا ہے؟ آخر آج کیا ہو گیا ہے! وقت غیر معمولی اضطراب و بے چینی کے عالم میں گزر رہا تھا اور ہر آدمی پریشان حال نظر آ رہا تھا۔ اسی پریشانی کے عالم میں نو بج گئے۔ گھڑی کی آواز کے ساتھ دل کی دھڑکن بڑھ گئی۔ اے خدا! ریڈیو سے آج کونسی خبر نشر ہونے والی ہے..... خبر شروع ہوئی۔ خبر پڑھنے والے کی ہلکی اور مرندھی ہوئی آواز نے شکوک کو یقین میں تبدیل کر دیا۔ سب لوگ ریڈیو کی طرف

ہمہ تن متوجہ تھے کہ فضا میں یہ آواز ابھری "انا للّٰہ و انا الیہ راجعون" ! اے خدا ! یہ کیسی آواز سنائی دے رہی ہے۔ آخر کیا ہو گیا ہے ؟ یا حسین ! یہ کیسی مصیبت آن پڑی ہے ..... لوگوں کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب امنڈ پڑا ... چاہنے والوں کے دل ٹوٹ گئے۔

۱۴ خرداد بروز یکشنبہ کیسا دن تھا ؟ رنج و غم ، نالہ و فغاں اور نوحہ و ماتم اور عزاء و تعزیت کا المناک دن ۔ وہ دن جب لوگوں کے قلب پر رنج و غم کے گرد کی پرت جم گئی اور ہر در و دیوار پر سیاہ پرچم دکھائی دینے لگے ۔ یہ رنج و غم اور تعجب و حیرانی کا دن تھا ۔ یہ ہمارے قائد عظیم الشان امام خمینیؒ سے جدائی و محرومی کا دن تھا ۔ ہماری صابر قوم کے لوگ اس دن اسلامی انقلاب کی تاریخ کے دردناک ترین حادثے سے دوچار تھے ۔ کیا کوئی یہ یقین کر سکتا تھا کہ وہ ایک دن پیر جماران و پدر امت کے وجود سے محروم ہو جائے گا ؟ کیا کوئی یہ باور کر سکتا تھا کہ ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ امت اسلامیہ عالم اپنے قائد اور اسلامی انقلاب کے علمبردار سے محروم ہو جائے گی ۔ اے خدا ! تو ہی بتا دے کہ وہ کیسا دردناک ترین دن تھا ۔

اس دن کو کس نام سے یاد کیا جا سکتا ہے روزِ وصال یا روزِ فراق ؟ ہمارے امام اور روح خدا ہم لوگوں سے بچھڑ کر سفر آخرت کے لئے روانہ ہو گئے وہ ہم لوگوں کے درمیان سے چلے گئے لیکن یہ نہ معلوم ہوا کہ کس طرف گئے ؟ زمین کے قلب میں یا آسمان کی جانب ؟ کیا یہ یقین کیا جا سکتا ہے کہ ایک روحِ خدا و عارف و رہبر و عاشق امت اور ہمارا پیر و مرشد قبر کی آغوش میں آرام کرنے کے لئے ہم لوگوں کو تنہا چھوڑ کر چلا جائے گا ؟ ایسا ہرگز نہیں ہے ۔

وہ روح خدا اور پاک و پاکیزہ انسان تھا اور انہوں نے اپنی پُر برکت زندگی کا ہر لمحہ اسلام ، اسلامی تحریک اور امت اسلامیہ کی خدمت کے لئے وقف کر دیا تھا ۔ وہ ساری زندگی اسلام کی سربلندی اور امت اسلامیہ کی عظمت کے لئے کام کرتے رہے ۔ ان کے اور امت اسلامیہ کے درمیان گہرے اور مضبوط تعلقات قائم تھے ایسے گہرے تعلقات جن کی وجہ سے امت اور قائد امت کے قلوب ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تھے ۔ آخر کیا بات ہے کہ کمزور و پسماندہ لوگوں کی امیدوں کا مرکز اور ہر مسلمان کے دل میں اپنی جگہ رکھنے والا انسان اچانک انتہائی سکون قلب کے ساتھ چاہنے والوں کا دل توڑ کر سفر آخرت پر روانہ ہو جاتا ہے ۔ آخر وہ ایسی کونسی چیز تھی جس کی وجہ سے وہ اس جدائی کے لئے آمادہ ہو گئے ۔ اگر دنیا کے کمزور اور پسماندہ لوگوں نے ان پر اپنی امید بھری نگاہیں لگا رکھی تھیں تو ان کا دل بھی لوگوں کے لئے تڑپتا رہتا تھا اور وہ بھی ان لوگوں کے لئے ہمیشہ بیقرار رہا کرتا تھا اس کے باوجود آخر وہ کونسی چیز تھی جس کی وجہ سے وہ اس ہجرت پر آمادہ ہو گئے ۔

اے روح خدا ، اے مرد عارف ، اے دل سوختہ ، اے مجاہد راہ حق اور اے خوشنودی خدا اور سربلندی پرچم اسلام کی راہ میں مسلسل جد و جہد کرنے والے خمینی عزیز ! آپ ہی بتائیں کہ وہ کونسی چیز ہے جس کی وجہ سے آپ نے وصال حق کو دلسوختہ عاشقوں کے فراق پر ترجیح دی ؟ اس امت سے جدائی کا بوجھ آپ نے کیسے تسلیم کر لیا ؟ ہم سبھی لوگ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ موت برحق ہے اور سب کو موت سے ہمکنار ہونا ہے لیکن آپ کے وجود میں ایسا شوق و اشتیاق تھا جس نے باقی رہنے کی طاقت آپ سے حاصل کی تھی ۔

اے روح خدا ! اے عزیز و محبوب قلوب مسلمین اور امید پسماندگان عالم ! اسوقت ہم لوگ آپکی جدائی کا غم منا رہے ہیں اور آپ کے غم میں ہمارا دل پاش پاش ہو چکا ہے ۔ لیکن جو چیز ہم لوگوں کو تسکین دیتی ہے وہ اس معبود حقیقی کی یاد ہے جس کی طرف تو نے پرواز اختیار کی ہے اور جس کی خوشنودی کے لئے ساری زندگی صرف کر دی ۔ وہ خدا جس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے تو نے مسلسل جہاد کیا اور ہر طرح کے مصائب برداشت کئے ۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ فقط خوشنودی پروردگار کے لئے ہی آپ نے امت اسلامیہ کی قیادت کے فرائض انجام دیئے اور آخر میں بڑے سکون و اطمینان کے ساتھ اس کے دیدار کے لئے روانہ ہو گئے ۔

۶ رجون ۱۹۸۹ء کا دن اگرچہ ہم لوگوں کے لئے روح خدا سے فراق و علیحدگی اور ان کی جدائی میں سوگ و ماتم کا دن تھا لیکن یہ ان کی پرواز و نجات اور حضرت حق سے ان کے وصال کا دن بھی تھا ۔ شہداء و اولیاء و ملائکہ کس قدر خوشحال نظر آ رہے ہیں کیونکہ ایک پاک و عمدہ ترین فرزند اسلام ان کا مہمان ہو رہا ہے ۔

اے مالک و خالق کائنات ! ہمارا قائد تیری بارگاہ عالیہ کی طرف پرواز کر چکا ہے ۔ ہم لوگ تیری خصوصی مدد کے خواہاں ہیں تاکہ تیری تائید کے سایہ میں ہم لوگ صبر و ثبات قدم کے ساتھ اپنے قائد کی راہ و روش پر گامزن رہیں ۔

امام خمینیؒ کی مجاہدانہ زندگی کا مختصر جائزہ

ولادت

حضرت امام خمینی ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۲۰ھ بمطابق ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو ایران کے شہر خمین میں پیدا ہوئے۔ اسی تاریخ کو پیغمبر اکرمؐ کی دختر گرامی حضرت فاطمہ زہرا (س) کا بھی یوم ولادت ہے۔ آپ کے والد بزرگوار آیت اللہ سید مصطفٰی موسوی، جلیل القدر عالم دین مرحوم سید احمد موسوی کے صاحبزادے تھے۔ آپ کی والدہ بانو حاجرہ تھیں جنہوں نے اسماعیل زماں کو اپنے پاکیزہ دامن تربیت میں پروان چڑھایا جو کہ اس وقت کے مشہور عالم دین اور مدرس حضرت آیت اللہ مرحوم میرزا احمد کی صاحبزادی تھیں۔ مرحوم سید مصطفٰی موسوی نے میرزائے شیرازی کے عہد میں نجف اشرف اور سامرا میں تعلیم حاصل کی۔ آپ اپنے عہد کے معروف علماء و مجتہدین میں سے تھے۔

آپ کے تین صاحبزادے تھے جن کے نام یہ ہیں۔

۱۔ سید مرتضٰی: آپ پسندیدہ کے نام سے مشہور ہیں اور قم کے جلیل القدر علماء میں سے ہیں۔

۲۔ سید نورالدین: تہران کے معززین میں سے تھے۔ ۱۳۵۹ھ ق میں وفات پائی۔

۳۔ سید روح اللہ خمینیؒ: آپ سید مصطفٰی مرحوم کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔

امام خمینیؒ پانچ ماہ کی عمر میں باپ کے سایۂ شفقت سے محروم ہو گئے۔ سید مصطفٰی موسوی پر خمین اور اراک کے راستے میں جاگیرداروں کے غنڈوں نے قاتلانہ حملہ کیا، انہیں کمر اور شانوں پر گولیاں لگیں اور وہ ۴۷ برس کی عمر میں شہید ہو گئے۔

والد کی شہادت کے بعد امام خمینیؒ نے اپنی مہربان ماں اپنی شفیق پھوپھی صاحبہ خانم اور اپنے بڑے بھائی آیت اللہ مرتضٰی پسندیدہ کی سرپرستی میں پرورش پائی۔

امام خمینیؒ یتیم تو تھے ہی لیکن ابھی وہ پندرہ برس کے بھی نہیں ہوئے تھے کہ انہیں ایک اور شدید صدمے سے دوچار ہونا پڑا ان کی پیاری پھوپھی صاحبہ خانم جو ان کی والدہ اور بھائی کے ساتھ ساتھ ان کا بہت بڑا سہارا تھیں، اچانک چل بسیں اور اس سانحے کے کچھ ہی عرصے بعد ان کی والدہ گرامی نے بھی داعی اجل کو لبیک کہا اور امام اکیلے رہ گئے۔ زندگی کے ان تمام حادثات نے امام خمینیؒ کو گرم و سرد چشیدہ بنا دیا۔ دکھوں، مصیبتوں اور رشتہ داروں کے ناگہاں سوگ نے ان کی روح کو مستحکم، توانا اور ان کی شخصیت کو فوائد اور اپنے آپ اور خدا پر بھروسہ کرنے والا بنا دیا۔

بچپن اور ابتدائی تعلیم

امام خمینیؒ کا بچپن اور نوجوانی کا دور خمین میں گزرا۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم وہیں رہ کر
قامی علماء و فضلاء سے حاصل کی۔ ۱۹ برس کی عمر میں وہ مزید تحصیل علم کیلئے اراک تشریف
ے گئے اس زمانے میں اراک کا شمار ایران کے بڑے دینی علمی مراکز میں ہوتا تھا۔ اراک کا
زہ مرجع علیقدر آیت اللہ العظمیٰ مرحوم حاج شیخ عبدالکریم حائری یزدی کی سرپرستی میں بہت بڑی
درسگاہ بنا ہوا تھا۔ آیت اللہ حائری نجف اشرف کے حوزہ علمیہ کے فارغ التحصیل اور مجتہد تھے
بعض اراک کے علماء و فضلاء نے اراک کے حوزہ علمیہ کی سرپرستی کے لئے دعوت دے کر
خصوصی طور پر بلایا تھا۔

امام قم میں

جب آیت اللہ حائری مذہبی شہر قم کے علماء کی درخواست پر اراک سے قم تشریف
ے اور انہوں نے حضرت معصومہ کے روضہ مبارک کے قریب ایک عظیم اور بابرکت درسگاہ
م کی تو امام خمینی بھی اپنے عظیم القرتبت استاد کے ساتھ قم تشریف لائے وہاں وہ اسلامی علوم و
عارف کی تحصیل تزکیہ باطن اور تہذیب نفس میں مشغول ہو گئے۔ انہوں نے آیت اللہ حائری اور
یت اللہ شاہ آبادی جیسے اساتذہ سے کسب فیض کیا۔ وہ اپنے علمی ذوق و شوق، غیر معمولی
ستعدادی لیاقت اور اعلیٰ و پسندیدہ انسانی و اسلامی اخلاق و فضائل کی بدولت بہت جلد
ختلف اسلامی علوم میں مہارت حاصل کر کے اجتہاد کے بلند درجہ پر فائز ہو گئے۔

امام کی شادی

امام خمینیؒ کی عمر ۲۷ برس تھی کہ آیت اللہ میرزا محمد ثقفی تہرانی کی صاحبزادی سے ان کی
شادی ہو گئی۔ آیت اللہ ثقفی اس زمانے میں حوزہ علمیہ قم میں رہتے تھے۔ وہ مرحوم آیت اللہ
اسانی کے ذریعے امام سے متعارف ہوئے اور انہی ابتدائی ملاقاتوں ہی میں وہ ان
کے اعلیٰ علمی و اخلاقی فضائل اور ان کی باعظمت روح کے شیفتہ ہو گئے امام نے ان کی
صاحبزادی سے شادی کی تجویز پیش کی جو انہوں نے فوراً قبول کر لی۔ اور یوں یہ شادی انجام
پائی۔ امام امت کے دو صاحبزادے سید مصطفےٰ اور سید احمد اور تین صاحبزادیاں
پیدا ہوئیں سید مصطفےٰ خمینی ۲۷ برس کی عمر میں مجتہد بن گئے تھے اپنے دادا کی طرح
انہوں نے بھی جام شہادت نوش کیا۔

تہذیب نفس

امام خمینیؒ اپنے زمانہ تعلیم میں اپنی مخصوص ذہانت و فطانت سے نہ صرف علمی و
اسلامی مسائل سیکھتے رہے بلکہ انہوں نے اخلاقی مسائل کی تحصیل، تعمیر ذات، تزکیہ
باطن اور تہذیب نفس پر بھی اپنی بھرپور توجہ دی۔ مرحوم آیت اللہ حائری کی وفات کے بعد
امام خمینیؒ کا درس فلسفہ قم کی عظیم درسگاہ کا سب سے بڑا تدریسی حلقہ ہوا کرتا تھا۔ پانچ سو
سے زیادہ نوجوان طلبہ پورے ذوق و شوق سے ان کے حلقہ درس میں کسب فیض کے
لئے حاضر ہوا کرتے تھے ان کے اس درس میں آنے والے نوجوان طلبہ اس شمع علم و فضل
کے گرد پروانہ وار حلقہ باندھے، علم و دانش کے اس بحر بیکراں سے استفادہ کیا کرتے تھے۔
ان کی تدریسی کلاسوں میں سب سے زیادہ تعداد حاضر ہوا کرتی تھی، فقہ اور اصول فقہ پر
ان کی کلاسیں حوزہ علمیہ قم کی تاریخ میں سب سے بھرپور کلاسیں تھیں۔

مرحوم آیت اللہ بروجردی کی وفات کے بعد امام خمینیؒ نے اپنے رسالے کی اشاعت
تک کی ممانعت کر رکھی تھی، بالآخر حوزہ علمیہ کے کچھ طلبہ، فضلاء اور مدرسین نے انکی خدمت
میں حاضر ہو کر اجازت طلب کر لی کہ وہ اپنے خرچ پر امام کے افکار اور ان کے فتاویٰ شائع کریں کچھ ہی عرصہ
بعد مرحوم سید محمد کاظم یزدی کی کتاب عروۃ الوثقیٰ پر ان کا حاشیہ اور رسالہ علمیہ شائع ہو کر مومنین
اور محققین کے ہاتھوں میں پہنچا۔ اس کے بعد امام حوزہ علمیہ قم کے سرپرست اور مسلمانانِ عالم
کے مرجع تقلید بن گئے۔

امام کی تالیفات

امام خمینی قدس سرہ الشریف نے مختلف اسلامی موضوعات پر بے شمار کتابیں تالیف کیں، انہوں نے اپنی غیر معمولی عبقریت اور افکار عالیہ کی بدولت تمام اسلامی علوم اور انکے مختلف شعبوں سے متعلق گرانقدر کتابیں تحریر کیں، فلسفہ، کلام، منطق، عقائد، فقہ، اصول فقہ، اخلاق، آداب، علم الاجتماع، اسلام میں حکومت کا تصور، قانونی، اقتصادی اور سیاسی مباحث وموضوعات ہیں جن پر امام کی مستقل تالیفات ملتی ہیں۔

ان کی کچھ تالیفات یہ ہیں

۱۔ الرسائل ۲ جلد ، عربی ۱۴۔ جہاد اکبر فارسی

۲۔ کتاب المصادرہ ۲ جلد ، ۔ ۱۵۔ زبدۃ الاحکام عربی

۳۔ تہذیب الاصول ۱ جلد ، عربی ۱۶۔ مصباح الہدایہ الی الخلافہ والولایۃ عربی

۴۔ المکاسب المحرمہ ۲ جلد ، ۔ ۱۷۔ کشف الاسرار فا

۵۔ ولایت فقیہ یا حکومت اسلامی ۔ ۱۸۔ حاشیہ بر فصوص الحکم قیصری

۶۔ رسالۃ فی الاجتہاد ۔ ۱۹۔ رسالہ فی الطلب والارادہ عر

۷۔ تحریر الوسیلہ ۳ جلد ، ۔ ۲۰۔ شرح حدیث جنود عقل وجہل

۸۔ اربعین حدیث فارسی ۲۱۔ حاشیہ بر مصباح الغیب

۹۔ تفسیر سورۂ حمد ۔ ۲۲۔ صحیفۂ نور، امام کی تقریروں اور انٹرو

۱۰۔ آداب الصلوٰۃ ۔ پر مشتمل کتاب جس کی ۲۲ جلدیں شا

۱۱۔ اسرار الصلوٰۃ ۔ ہوچکی ہیں بقیہ زیر طبع ہیں۔

۱۲۔ شرح دعائے سحر ۔ ۲۳۔ توضیح المسائل

۱۳۔ کتاب البیع ۵ جلد ، عربی ۲۴۔ قاعدہ لاضرر ولاضرار

مندرجہ بالا کتابوں میں سے بعض امام کی تالیفات ہیں بعض پر حاشیے لکھے

اور بعض ان کے اقوال ارشادات اور لیکچرز کے مجموعے ہیں۔

امام کے سیاسی افکار اور رضاخاں سے مخالفت

حوزۂ علمیہ قم جس کی بنیاد مرحوم آیت اللہ روح اللہ حاج شیخ عبدالکریم حائری یزدی اپنی عزم اور بلند ہمتی سے رکھی تھی بہت کم مدت میں نوجوان اور قابل اعتماد طبقہ کا بارکت مرکز بن گیا تھوڑے ہی عرصے کے بعد ایران کے سیاسی حالات بدل گئے، جلاد او ڈکٹیٹر رضاشاہ نے دینی اور اسلامی امور خصوصا حوزہ علمیہ قم سے متعلق اپنی کھلم کھلا دشمنی کا اعلان کردیا، استعمار اور استحصال کے بے غیرت ایجنٹ کی طرف سے حوزۂ علمیہ پر ہر طرف سے پڑنے والا دباؤ بادسموم بنتا جارہا تھا۔ رضاخاں کے حکم سے عزاداری کی نمائش اور وعظ وارشاد کی محافل پر پابندی عائد کردی گئی تاکہ مذہبی مبلغین ایرانی قوم کو ان کے سیاسی واسلامی حقوق وفرائض سے آگاہ نہ کرسکیں۔

ان نازک اور خطرناک حالات میں امام خمینیؒ مجاہدانہ انداز میں ڈٹ گئے اور انہوں نے رضاخاں کی حکومت کے خلاف ضروری اقدامات کئے۔ اس تاریک اور وحشتناک دور میں امام خاموشی سے نہیں بیٹھے اور انہوں نے مجاہدانہ انداز میں رضاخاں کی غیر اسلامی اور غیر انسانی پالیسیوں پر حملہ کیا۔

بلاشبہ امام ایک شجاع فلسفی تھے، ایک رہرو تھے اور سالک بھی، وہ ایک ایسے گرانقدر طوفان تھے جس کی داخلی گرج زمان ومکان کی حدوں سے گزر گئی اور جس نے کئی نسلوں کو بیدار ومتحرک کردیا۔ محمد رضا شاہ کے زمانے میں نام نہاد انقلاب سفید کے نام سے کی جانے والی ان نام نہاد، استعماری اور غیر اسلامی اصلاحات کے خلاف

امام کی رہنمائی میں عوام کی جدوجہد جاری رہی، ایرانی عوام اپنے لیڈر کی قیادت میں اسی طرح شاہ کی استعماری پالیسیوں کے خلاف زوردار صدائے احتجاج بلند کرتے رہے۔

فیضیہ کا سانحہ

شاہ کے لئے متحدہ مزاحمت ناقابل برداشت تھی اس کے سدباب کے لئے اسے بہترین ترکیب یہ سوجھی کہ قتل عام کا خونی کھیل کھیلا جائے۔ لوگوں کے اعتراضات کے مقابلے میں سنگ دل اندھی حکومت نے آخرکار ایک دن اپنی درندگی کا مظاہرہ کر دیا۔

۲۵ شوال المکرم۔ ۲۲ مارچ ۱۹۶۳ء کا دن تھا، مدرسۂ فیضیہ میں حضرت امام جعفر صادقؑ کے یوم شہادت کے سلسلے میں مجلس عزا منعقد تھی اور مدرسہ کا صحن لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا کہ اچانک شاہ کے مسلح نمک خوار سپاہیوں نے مدرسہ پر ہلا بول دیا ان سنگ دلوں نے نہایت بے رحمی سے مکتب قرآن کے معصوم اور نہتے طلبہ کو خاک و خون میں غلطاں کر دیا یہ سانحہ استعمار اور استکبار کی ایجنٹ حکومت کے دامن پر سب سے نمایاں بدنما داغ ہے۔

۱۵ خرداد (۵ جون ۱۹۶۳ء) انقلاب کا نقطۂ آغاز

مدرسۂ فیضیہ کے سانحہ کے بعد امام خمینیؒ نے اس گھٹن کے درمیان شاہ اور اس کی حکومت کے خلاف اتنے زوردار انداز میں شدید بیانات جاری کئے کہ انسان کو تعجب ہوتا ہے بلاشبہ ان ناگفتہ بہ حالات میں ایسے بیانات ناقابل یقین محسوس ہوتے ہیں۔

ان شعلہ بار تقریروں، عوام کو جدوجہد کا درس دینے، حکومت کی خرابیوں کی نشاندہی اور ان کے اقتدار کی قطعاً کوئی پروا نہ کرنے کا نتیجہ یہ نکلا کہ ۵ جون ۱۹۶۳ء کو حریت پسند مسلمانوں کی صفوں پر شاہ کے سپاہیوں نے وحشیانہ حملہ کیا اور تقریباً پندرہ ہزار بے گناہ افراد شہید ہو گئے۔

اس واقعہ کے بعد عوام پر اتنی سختی کی گئی کہ اکثر آوازوں کو گلے ہی میں دبا دیا گیا امام کو گرفتار کر کے کچھ عرصہ نظر بند رکھا گیا جیل سے نکلنے کے بعد ان ناگفتنی حالات میں بھی امام نے اپنی جدوجہد جاری رکھی اور اسی طرح حکومت کی بدعنوانیوں سے لوگوں کو آگاہ کرتے رہے حکومت انہیں شہید کرنے سے خوفزدہ تھی، آخر انہیں جلاوطن کر دیا گیا کہ شاید اسی طرح عوام کی تحریک کمزور پڑ جائے۔

جلاوطنی کا دور

حضرت امام خمینیؒ کی جلاوطنی کا دور ترکی سے شروع ہوا۔ بعد میں آپ عراق اور پھر مختصر عرصہ کے لئے فرانس چلے گئے شاہی حکومت نے عراق کی بعثی حکومت کے ساتھ ساز باز کر کے عراق سے امام کو نکالنے کے ذریعے ان پر دباؤ ڈالنا چاہا۔ اسی حالت میں امام نے اپنے فرزند حجۃ الاسلام سید احمد خمینی کے مشورے سے پیرس کا انتخاب کیا۔ کویت نے انہیں ویزا ہونے کے باوجود اپنی سرزمین میں نہ آنے دیا مگر وہاں پر دنیا کے صحافیوں اور نامہ نگاروں کے سیل رواں نے امام کے انٹرویو اور بیانات کے ذریعے فکر انقلاب کو دنیا کے کانوں تک پہنچایا۔ امام نے اپنی جلاوطنی کے طویل عرصے میں بہترین علماء کی تربیت کا اہتمام کیا اور معاشرے کو ایک بنیادی انقلاب کے لئے تیار کرتے رہے۔

نیز امام نے اپنے دروس میں اسلامی حکومت کا مکمل خاکہ پیش کیا جو اسی زمانے میں حکومت اسلامی کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہو گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے شاہ کی حکومت کی بداعمالیوں کا ذکر بھی جاری رکھا۔ بلاشبہ اس زمانے میں امام کے اردگرد وہ تمام لوگ جمع ہو گئے تھے جو شاہ کے مخالف اور اسلامی حکومت کے قیام کے خواہشمند تھے۔

امام کی وطن واپسی

تقریباً پندرہ سال جلاوطنی کے بعد امام نے ۱۲ بہمن ۱۳۵۷ھ ش یکم فروری ۱۹۷۹ء کو ایران کی سرزمین پر قدم رکھا۔ اب وہ دنیا کے مسلمانوں کے رہبر اور ساری کائنات کے حریت پسندوں کے دل کی امید تھے۔ امام نے ساری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ آپ ایران کی نئی تاریخ بنانے آئے

تھے۔ تاریخ ان کے استقبال کو کبھی فراموش نہیں کر سکے گی۔ قوم نے ان کے راستے میں جان و دل بچھائے امام گیارہ سال تک اسلامی جمہوریہ ایران میں مہرِ درخشاں بن کر چمکتے رہے اور ان کے وجود مسعود سے قوم کو زندگی کی حرارت ملتی رہی۔

روح اللہ کا اللہ سے وصال

آخرکار امام خمینیؒ جنہوں نے دنیا کے مسلمانوں اور حریت پسندوں کو زندگی گذارنے کا انداز سکھایا، ۳ر جون ۱۹۸۹ء ہفتے کو رات دس بجکر چھتیس منٹ پر راہی عالم بقا ہوئے وفات سے قبل جب رات کو ٹیلی ویژن سے امام کی صحتیابی کی دعا کا اعلان کیا گیا تو پورے ایران میں سب کے ہاتھ دعا کے لئے اوپر اٹھ گئے اور امام کی آرام گاہ کی جانب لوگوں

ہیں۔ بروز منگل ۶ر جون ۱۹۸۹ء کی صبح ۷½ بجے آیت اللہ گلپائگانی امام کی نمازِ جنا[زہ] پڑھاتے ہیں۔

آٹھ بجے صبح جلوس جنازہ نکلتا ہے، مصلائے تہران لاکھوں انسانوں سے بھرا [ہوا] تھا اور پورے ایران سے تہران آئے لوگوں نے اپنے وجود سے اس شہر کو چھپا رکھا [تھا] بہشتِ زہرا تہران کے قبرستان میں تل دھرنے کی جگہ نہیں تھی، راستے میں ودا[ع] کرنے والوں کی بھیڑ جنازے کی گاڑی کو اپنی آغوش میں لے لیتی ہے تدفین میں تاخیر ہو[تی] ہے اور شام کا سایہ گہرا ہوتا جا رہا ہے اس لئے امام کے جنازے کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے قبرستان لیجایا گیا اور منگل کی شام کو پانچ بجے، امانت خدا، روح خدا کو، قدسیوں کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ پھر شام غریباں شروع ہو جاتی ہے۔ تہران میں ایک کروڑ دس لاکھ کا [مجمع]

کا سیلاب امنڈ پڑا، پوری رات سب کے لئے کرب و بے چینی کی رات تھی، اور سرانجام امام کے عروج اور روح خدا کے وصال حق سے جا ملنے کی خبر ۴ر جون کی صبح کو نشر ہوئی، چھ روز سرکاری چھٹی اور چالیس روز تک عام سوگ کا اعلان ہوا، ساری جگہیں سیاہ پوش اور سبھی عزادار و سوگوار ہیں اور گریہ و زاری کی آواز فرش سے عرش تک پہنچ رہی ہے۔ امام کا جسد مطہر مصلائے تہران میں ایک شیشے کے کمرے میں رکھا جاتا ہے۔

وداع شروع ہوتا ہے کروڑوں سوگوار رات اپنے مرحوم امام کی چوکھٹ پر گزارتے

سوگوار ہے۔

اب بدھ، جمعرات، جمعہ اور سنیچر و اتوار نیز دیگر ایام کا یہی حال ہے۔ اب سے لیکر ابد تک مہینوں اور برسوں کا بھی یہی حال ہوگا۔ اگرچہ حضرت ولی عصرؑ کے ظہور تک امام کے زندہ رہنے کی ہماری دعائیں قبول نہیں ہوئیں لیکن ہمارا یقین کامل ہے کہ آنحضرت کے ظہور تک امام کے مرقد پر موجود رہنے کا موقع مل سکے گا۔ اور ان کے دکھائے ہوئے راستہ پر چلنے کی توفیق۔ انشاءاللہ

●●

اِمام خمینیؒ اور احیاء اسلامِ محمدیؐ

از: پروفیسر حامد انگار

گذشتہ دس سال کے دوران انقلاب اسلامی ایران کے قائد عظیم الشان امام خمینی قدس سرہ نے احیاء اسلام کی راہ میں جو نمایاں خدمات انجام دی ہیں انہیں دنیائے بشریت کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ عالم اسلام میں پائی جانے والی سیاسی و مذہبی بیداری، مسلمانوں میں موجود اسلامی سوجھ بوجھ اور عالمی سامراجیت کی بے سروسامانی امام خمینیؒ کی عدیم المثال قیادت و رہنمائی کا نتیجہ ہیں۔

بس بانی جمہوری اسلامی ایران کی رحلت کی دوسری برسی کے موقع پر رہبر انقلاب آیت اللہ خامنہ ای اور ایرانی عوام کی خدمت میں تعزیت پیش کرتے ہوئے ذیل میں مشہور ماہر علم سماجیات جناب ولیم او۔ بی۔ سن کے "خمینی، اسلامی انقلاب کی زندہ و جاوید شخصیت" نامی مقالے کا خلاصہ پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ مقالہ گذشتہ سال (PACIFIC NEWS) رسالہ میں شائع ہو چکا ہے۔

مشرق میں زندگی بسر کرنے والے مسلمان مذہب اسلام کے بانی سے اپنے دَور کے کسی آدمی کا موازنہ ہرگز نہیں کرتے ہیں لیکن یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ حضرت محمدؐ کی رسالت اور آیت اللہ خمینیؒ کے گذشتہ دس سالہ مشن کے درمیان قابل ذکر مشابہت پائی جاتی ہے۔ لہٰذا اگر یہ کہا جائے کہ خمینیؒ نے اپنی انقلابی سرگرمیوں کے دوران دنیا پر مسلط نظم و ضبط کو دگرگوں کر دیا تو یہ کوئی ناقابل یقین بات نہ ہو گی۔ انہوں نے ان اسلامی قدروں کی پیروی کرتے ہوئے، جو مغربی دنیا کی نظر میں فرسودہ و بے اعتبار ہو چکی تھیں اور جنہیں انقلابی عنصر سے خالی سمجھا جاتا تھا، پوری دنیائے انسانیت کو جھنجھوڑ دیا۔ وہ انقلاب، جس کے قائد امام خمینی تھے، بیسویں صدی کی بڑی طاقتوں کے آخری عہد تک باقی رہے گا کیونکہ امام خمینی نے تمام مغربی سیاسی افکار و عقائد کو باطل ثابت کر دیا اور دنیا والوں پر یہ واضح کر دیا کہ یہ محض خام خیالی ہے کہ خارجہ سیاست میں فقط اقتصادی اور فوجی طاقت کو ہی مدنظر قرار دیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے اس خیال کی عملی تردید پیش کر دی کہ مذہبی افکار و عقاید کو کسی حکومت کی بنیاد نہیں قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے اس بین الاقوامی اصول و آئین کو بھی ناقابل اعتبار اور خواب آور ثابت کر دیا کہ اقوام عالم کو اپنی بقاء کے لئے دو بڑی طاقتوں میں سے کسی ایک کا دامن ضرور پکڑے رہنا چاہئے۔ انہوں نے ماسکو اور واشنگٹن کی لمبی ناک زمین پر رگڑ دی اور انہیں اپنے ملک کی سرحدوں سے باہر نکال دیا۔ چونکہ وہ ایک مومن اور پرہیزگار مسلمان تھے چنانچہ وہ بڑی اور سامراجی طاقتوں کی کوئی پرواہ نہ کرتے تھے بلکہ ٹھوس دلائل کے ذریعہ انہیں دنیا والوں کے سامنے ذلیل و رسوا کر دیتے تھے اور یہ طاقتیں ان سے بے حد ناراض رہا کرتی تھیں۔

امام خمینی کو بدنام و بے اعتبار کرنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی لیکن انتہائی حیرت انگیز بات یہ ہے کہ دنیا کے بڑے رہنماؤں نے کبھی یہ نہ سمجھا کہ ان کا انحصار عوام الناس پر ہے اور عوامی حمایت ہی ان کی عظیم الشان کامیابی کا راز ہے۔ اگر بڑی طاقتوں اور دنیا کے بڑے رہنماؤں نے اتنا سمجھ لیا ہوتا تو پھر انہیں خمینی اور ان کے انقلابی ارمانات کو سمجھنے میں کوئی دشواری نہ ہوتی۔ اسلامی آئین و قوانین کے مطابق وہ ایک مرجع تقلید شخصیت تھے یعنی ایسی شخصیت جس کی پیروی کی جانی چاہئے اور حضرت محمدؐ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بلند ترین مرجع تقلید ہیں۔ ان کی ذاتی زندگی محکم و مستند دلائل اور جملہ اسلامی احکام کی پیروی پر مشتمل رہی ہے۔ ہے۔ شیعی عقیدہ کے مطابق ایسا شخص منصوب یا منتخب نہیں ہوتا ہے بلکہ اس کی پیروی کرنے والے عوام

اس کو یہ عہدہ و مرتبہ عطا کرتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر اس سے علیحدگی بھی اختیار کر سکتے ہیں۔

اسی لحاظ سے مذہبی قائد کو چاہیے کہ وہ اپنے مریدوں اور پیروکاروں کو اسلامی اصول و احکام کے سانچے میں ڈھال دے لیکن جب کبھی ایسے مسائل آجائیں جو اسلام کے دائرہ میں نہ آتے ہوں تو وہ غلط تفسیروں کے ذریعے انحراف و گمراہی کی زمین تو ہموار کر سکتا ہے مگر ایسی صورت میں عوام کے درمیان اس کی کوئی حیثیت نہ رہ جائے گی۔ اس ضمن میں یہ وضاحت لازمی ہے کہ امام خمینی ایک وزیر اعظم یا صدر جمہوریہ کی طرح نہ تھے بلکہ وہ ایک ولی فقیہ اور ماہر قوانین اسلامی شخصیت تھے اور سیاسی قیادت سے بالاتر روحانی قیادت و رہبری کی باگ ڈور ان کے ہاتھوں میں تھی۔

امام خمینی کی شہرت و مہارت ان کی اس عدیم المثال صلاحیت میں پوشیدہ تھی جس کے ذریعہ انہوں نے اسلامی اصول و آئین کی روشنی میں سیاسی اور مذہبی مسائل کے درمیان موجود گہرے روابط کو پوری طرح نمایاں کر دیا۔ وہ عدیم المثال طاقت گویائی کے مالک اور وحدت و اتحاد کے مظہر تھے۔ ان کی حکومت کا فلسفہ توحید و وحدت و یگانگی کا مجموعہ تھا۔ اگرچہ وہ اپنے حکم و فیصلے پر اٹل رہنے والے انسان تھے لیکن ایرانیوں کے درمیان ایسا کوئی نہ تھا جو ان کی مخالفت کی جرأت کرتا۔

مغربی پروپیگنڈہ کے برعکس خمینی مطلق العنان حاکم نہ تھے۔ وہ کسی چیز کے بارے میں پہلے سے کوئی فیصلہ نہیں کرتے تھے بلکہ عموماً وہ ایسے حوادث یا واقعات کے رونما ہونے کا انتظار کیا کرتے تھے جنہیں ان کے فیصلے کی ضرورت ہوا کرتی تھی۔ بحرانی مسائل میں ان کی غیر معمولی ذہانت اور قانون عدالت پر مبنی ان کے اہم اور اٹل فیصلوں کی وجہ سے ہی اسلامی انقلاب

> امام خمینیؒ تو دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں لیکن انھوں نے اپنی کوششوں کے ذریعہ جس تحریک کو جنم دیا ہے وہ اپنے معیاری اصولوں کے ساتھ مستقبل میں بھی زندہ اور باقی رہے گی۔

کو عظیم الشان کامیابی حاصل ہوئی اور دنیا نے دیکھ لیا کہ وہ ایک منطقی راہ و روش پر گامزن رہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ باہم متضاد و متناقض مسائل کے سلسلے میں وہ میزان اور ترازو کی طاقت رکھتے تھے۔ وہ ایک زمانے میں ایک گروہ کی حمایت و طرفداری کرتے تھے اور دوسرے موقع پر مخالف گروہ کے ساتھ محبت اور نرمی کا برتاؤ کیا کرتے تھے اور جب دونوں گروہوں کے درمیان فضیلت و برتری کا سوال ہی باقی نہیں رہ جاتا تھا تو مختلف گروہ باہمی کوشش کے ذریعہ کام کو آگے بڑھانے میں سرگرم ہو جاتے تھے۔

امام خمینیؒ کی گذشتہ دس سالہ قیادت و رہنمائی کا اہم ترین نتیجہ ایک ایسی مستحکم اور طاقتور حکومت کا قیام ہے جو مرتب آئین کی حامل ہے اور کئی پارلیمانی انتخابات منعقد کروا چکی ہے اور جو طولانی جنگ، بڑی طاقتوں کے خفیہ و اعلانیہ حملات اور قتل و غارتگری کے خوفناک ماحول میں ہی ملک کی انتظامی ذمہ داریوں کو بڑی حسن و خوبی کے ساتھ انجام دے رہی ہے گو سامراجی طاقتیں اپنے پرفریب و دلکش ہتھکنڈوں کے ذریعہ موجودہ نظام حکومت کی مخالفت میں ہمہ تن سرگرم ہیں۔ اپنے پیغمبر عظیم الشان کی طرح امام خمینی کا سب سے بڑا مقصد یہ تھا کہ عالمی اسلامی انقلاب رونما ہو جائے کیونکہ خداوند عالم نے اسلام کو عالمی انقلاب کی شکل میں بھیجا ہے۔ وہ گذشتہ ایک صدی کے دوران اسلامی تحریک کے احیاء کا ایک حصہ ہیں اور انہیں اس تحریک کے نامور رہنماؤں کا مکمل اعتماد تھا۔

اسلامی انقلاب اسلامی تحریکوں کا آخری نقطہ ہے۔ اس انقلاب نے ساری دنیا کے مسلمانوں پر ثابت کر دیا کہ اسلام مغرب کا بھرپور مقابلہ کر سکتا ہے۔ امام خمینی تو اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں لیکن انہوں نے اپنی مسلسل کوششوں کے ذریعہ جس تحریک کو جنم دیا ہے وہ اپنے معیاری اصولوں کے ساتھ مستقبل میں بھی زندہ اور باقی رہے گی۔

عظیم اور سربلند شخصیت

ایک جانی پہچانی شخصیت کے نام کے ساتھ عظیم و سربلند کلمات کا استعمال ہر مسلمان کو غور و فکر کرنے پر مجبور کر دیتا ہے اور جیسے جیسے اس میں منفی ردعمل کا اضافہ ہوگا۔ وہ خداوند عالم کی ذات کو محو ہونے والی اور تمام ظواہر دنیاوی کو ناپائدار سوچنے لگے گا۔ اس کے باوجود کبھی کبھی ہماری ملاقات ایسی شخصیت سے ہوتی ہے جس میں ظاہری غور و فکر کی ہدایت کی صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہوتی ہے۔ ایسے شخص کو بلند و عظیم کہنے کے بجائے ہم لوگ یہ کہیں کہ اس شخص میں خداوند عالم کی عظمت و بزرگی کا عملی رنگ

وروپ نظر آتا ہے۔

اپنی جملہ صفات کے ساتھ خداوند عالم کی یہ حقیقی علامت (آیت اللہ) امام خمینی کی ذات میں پوری طرح جلوہ گر اور نمایاں نظر آتی تھی، جو شخص ان کی ملاقات کا شرف حاصل کرتا تھا وہ ان کی عدیم المثال شخصیت کا معترف ہو جاتا تھا۔ اگرچہ وہ اپنی زبان سے تو کچھ نہیں کہتے تھے لیکن انہیں غیر معمولی جاذبیت وکشش پائی جاتی تھی۔ ان کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ اسلامی انقلاب کے مصائب آمیز مراحل میں بھی وہ غیر معمولی سکون واطمینان سے کام لیتے تھے۔ ان کے اس اطمینان قلب کو دیکھ کر لوگ ان کے بارے میں طرح طرح کے پروپگنڈے کیا کرتے تھے لیکن حقیقت کا اندازہ فقط انہیں لوگوں کو تھا جو امام خمینی سے قریب تھے اور جنہوں نے مسلط کردہ جنگ کے دوران اور اسلامی انقلاب کی کامیابی کے ابتدائی مراحل میں صدام اور دیگر دشمنان اسلام کی وحشیانہ حرکتوں سے امام خمینی کی ذات پر کیا اثر پڑا کرتا تھا اور ایرانی عوام کی مظلومیت و پریشانی کی خبر پاتے ہی وہ کس قدر رنجیدہ و متاثر ہوتے تھے۔ یہ سب کچھ دیکھا تھا۔

یہ اطمینان وسکون قلب اس آدمی کی مسلسل جدوجہد کا نتیجہ تھا جس نے برسوں مصائب جھیلے اور اپنے آپ کو الٰہی مقاصد کے لئے پوری طرح وقف کر دیا تھا اور اس کے ساتھ ہی ساتھ سیاسی جدوجہد اور تحریکوں کی قیادت کی ذمہ داری بھی اپنے کندھوں پر سنبھال رکھی تھی اور مصائب آمیز حالات کے دوران بھی انوکھی اور عدیم المثال قیادت کی مثال قائم کر دی ہے۔

درحقیقت امام خمینی کا وجود وحدت اور کمالی کا مجموعہ تھا۔ مادی لوگوں، دانشوروں، قانون کے ماہروں اور صاحب معرفت لوگوں کے اسلام کے سلسلے میں نیز خصوصی وعمومی مسائل کے بارے میں ان کے افکار وعقائد غیر معمولی وسعت کے حامل ہیں، یہی وجہ ہے کہ دنیا کے لاکھوں اور کروڑوں مسلمان ان کی قیادت ورہنمائی سے بے حد متاثر رہے اور آج بھی ان کے وفادار ہیں۔ انہوں نے عوام کے درمیان جس دانشورانہ اور آگاہانہ تحریک کو جنم دیا وہ آج بھی پوری طرح موثر ہے اور مستحکم ہے۔

امام خمینیؒ اپنی تقریروں اور تحریروں میں مناجات شعبانیہ کی اس دعا کو برابر دہراتے رہتے تھے اور اب معلوم ہوتا ہے کہ ان کی نظر میں یہ دعا ایک عمدہ نصیحت اور کامیاب نعرہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

"اے خدا! ہمیں ہر اس چیز سے جدا کر دے جو تیرے علاوہ ہے، ہمارے دلوں کو اپنے نور سے روشن کر دے۔ وہ نور جو ہمیں تیری شان و شوکت اور جاہ وجلال سے متصل کر دے۔ ہماری روح وزندگی تیری عظمت وقداست وپاکیزگی پر منحصر رہے۔"

درحقیقت امام خمینیؒ کی زندگی الٰہی جدوجہد، ایثار وقربانی اور تقویٰ و پرہیزگاری کا بہترین نمونہ رہی ہے اور یہ ایک مسلم الثبوت حقیقت ہے کہ ان کی زندگی کا ہر لمحہ عشق خداوندی کے دریا میں ڈوبا ہوا تھا۔

بقیہ: گورباچوف کو اسلام کے مطالعہ کی دعوت

آخر میں میں پھر صاف لفظوں میں اعلان کرتا ہوں کہ جمہوری اسلامی ایران، عالم اسلام کا عظیم ترین وطاقتور ترین مرکز ہونے کی حیثیت سے بڑے اطمینان کے ساتھ آپ کے اعتقادی نظام کی خلا کو پُر کر سکتا ہے۔ بہرحال ہمارا ملک ماضی کی طرح حسن ہمسائیگی اور برابری کے روابط کا قائل ہے اور اس کا احترام کرتا ہے۔

والسلام علی من اتبع الھدیٰ
(جو ہدایت کی پیروی کرے اس پر سلام ہو)
روح اللہ الموسوی الخمینی
۲۶ جمادی الاول ۱۴۰۹ھ (یکم جنوری ۱۹۸۹ء)

۱؎: موسیٰ کی امت نے کہا تھا "اے موسیٰ ہم تم پر اس وقت تک ایمان نہ لائیں گے جب تک ہم خدا کو ظاہر بظاہر نہ دیکھ لیں۔"
(سورۂ بقرۃ/آیت ۵۵)

۲؎: آنکھیں خدا کو نہیں دیکھ سکتیں، ہاں خدا (ہ دیکھنے والی) آنکھوں کو دیکھ سکتا ہے (کیونکہ) وہ لطیف وخبیر ہے۔"
(سورۂ انعام/آیت ۱۰۳)

(مقابلۂ مقالہ نویسی میں اوّل انعام یافتہ)

سیاست

امام خمینیؒ کے نقطۂ نظر سے

از: سردار احمد (علیگ)
اٹاوہ (یو۔پی)

ملتِ اسلامیۂ عالم کے محسنِ عظیم اور اسلامی انقلاب کے قائد واجب التعظیم حضرت امام آیت اللہ خمینی (رضوان اللہ تعالیٰ علیہ) اپنی فکر و نظر کی بلندی، علم و عمل کی تاجداری، ذہنی ظلمت سے بیزاری اور حق گوئی و بیباکی کی مرتضوی و حسینی صفات کے ساتھ مظہر سیرت ائمہ طاہرین و معصومین اور محبوب قلوب مومنین تھے۔ ان کی حیاتِ مبارکہ کے تمام گوشوں کا محور قرآن و حدیث ہونے کی وجہ سے عالمی سیاست میں ان کا وجود حق پرستی، بے باکی، بے ریائی، بے خوفی اور سچائی کا عملی و مثالی نمونہ تھا۔ انھوں نے دین اسلام کے چراغ کی روشنی اس طرح تند و تیز بادِ مخالف کے سامنے پھیلائی کہ باطل کی قوتیں سرنگوں اور دشمنانِ اسلام کے حوصلے پست اور خوار و زبوں ہو کر رہ گئے۔

سیاست کو امام خمینیؒ کے نقطۂ نظر سے سمجھنے کے لئے خود امام موصوف کی عظیم شخصیت کے ان پہلوؤں کو جاننا ضروری ہے کہ وہ ایسے قلمکار نہ تھے جن کا قلم مصلحتوں کا غلام ہو، وہ ایسے عالم دین نہ تھے جو بے عملی کا شکار رہوں، وہ ایسے شیخ حرم نہ تھے جس کے لئے اپنی متاعِ گراں بہا کا سودا کر ڈالنا معمولی بات ہے۔ وہ ان سب سے بلند و بالا تھے۔ ان کا دل ہر دو جہاں سے غنی اور پاکبازی و بے نیازی کا خوبصورت و دلکش نمونہ تھا۔ ان کی گفتار اور ان کے کردار کی سچائی اور بے باکی اپنے دور کے تمام مصلحت پسندوں کو پیچھے چھوڑ گئی۔ ایسے اوصاف جلیلہ اور اخلاق حمیدہ کے مالک انسان کا نقطۂ نظر سیاست کے بارے میں کتنا واضح، روشن اور حق پرستی پر مبنی تھا، اس کے ثبوت ان کی زندگی اور کارناموں میں قدم قدم پر ملتے ہیں۔ امام خمینیؒ نے اپنا سیاسی نقطۂ نظر اپنی مشہور کتاب "کشف الاسرار" میں وضاحت کے ساتھ پیش کر دیا تھا۔ یہ کتاب رضا خاں کے وحشیانہ ایام حکومت میں لکھی گئی جب لکھنا تو درکنار صرف بادشاہ اور اس کی حکومت کے خلاف زبان کھولنا مشکل تھا۔ اس کتاب میں امام خمینیؒ مردِ مومن کی شان کے ساتھ اپنے مخصوص بیباکانہ انداز میں رقمطراز ہیں کہ:۔

"قزاق رضا خاں کی آمرانہ حکومت کی طرف سے جاری کئے گئے تمام احکامات باطل ہیں۔ اس کی پارلیمنٹ کے وضع کئے ہوئے تمام قوانین ردّی کی ٹوکری میں ڈالنے اور جلا دینے کے قابل ہیں۔ اس ناخواندہ فوجی کے سڑے دماغ میں پرورش پائے ہوئے تمام خیالات ناقص اور بیہودہ ہیں۔ صرف خدا کا قانون باقی رہنے والا ہے اور وہی ہر زمانے کے سرد و گرم کا مقابلہ کر سکتا ہے۔"

امام خمینیؒ نے دین اور سیاست کو الگ الگ خانوں میں نہیں تقسیم کیا۔ انھوں نے اسلامی آئین و اصولوں کے مطابق سیاست کو دین کا تابع و پابند بنایا اور یہی وجہ ہے کہ وہ بلا خوف و بے خطر اپنا انقلابی مشن پایۂ تکمیل کو پہنچا سکے۔ بقول علامہ اقبالؔ ؎

آئین جواں مرداں حق گوئی و بیباکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی
دارا و سکندر سے وہ مردِ فقیر اولیٰ
ہو جس کی فقیری میں بوئے اسد اللّٰہی

مردِ حق و مردِ درویش امام خمینیؒ کی انقلابی آواز ایران کے ایوانِ حکومت میں گونجی اور رضا خاں کے مرتدوں اور سرپرستوں یعنی برطانیہ، امریکہ اور اسرائیل کے خمینی مخالف مراکز کو لرزہ بر اندام کر گئی کیونکہ امام خمینیؒ کی سیاست مصلحت پسندی سے دور تھی۔ اس کا مقابلہ امریکہ، برطانیہ اور اسرائیل کی طرف سے پورے زور و شور سے شروع ہوا اور مغربی پریس نے اپنے شرارت آمیز اور مفسدانہ پروپیگنڈے کے ذریعے دنیا کو یہ بتانے کی کوشش کی کہ امام خمینیؒ اور ان کے رفقاء رجعت پسند، دقیانوس اور متعصب ہیں۔ اسی کے ساتھ شاہ کی

جابر حکومت کی بالادستی قائم رکھنے کے لئے اس کے سامراجی آقاؤں نے "سفید انقلاب" کا چرچا عام کیا جس میں زمینی اصلاحات، مزدوروں کی بہتری اور آزادیٔ نسواں جیسے عنوان کا پروپیگنڈہ شامل تھا۔ امام خمینیؒ کے سامنے آزمائش کا پرُخطر اور وقت تھا جب رسوائی، بربادی، قید اور شہادت ایک طرف تھی اور دوسری طرف انقلابی قیادت سے دستبردار ہو کر رضا خاں کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے کے بدلے شاہی منصب، درباری مرتبے اور مالی اطمینان کے سبز باغ تھے امام خمینی نے امام حسین علیہ السلام کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ایران کے یزید رضا خاں کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی یعنی راہِ حق میں سب کچھ ظلم و ستم گوارا کیا لیکن پائے استقامت اور ایمانِ کامل کی مضبوطی میں کہیں سے فرق نہ آیا کیونکہ امام خمینی کی سیاست حق و انصاف کے لئے "خدا اور رسولؐ کی رضامندی کے لئے اور پوری ملتِ اسلامیہ عالم کی سربلندی کے لئے تھی۔ اس میں باطل سے سمجھوتہ اور کسی مصلحت کے تحت خوف و ہراس یا فریب کا گزر ہی نہیں تھا۔ سیاست جب دین سے جدا نہیں ہوتی تو اس میں یہی مومنانہ شان ملتی ہے۔ محترم امام روح اللہ الموسوی خمینیؒ کے ایک وصیت نامہ مطبوعہ "راہِ اسلام" شمارہ ٦٦ بابتہ محرم الحرام ۱۴۰۶ھ کے الفاظ ملاحظہ فرمایئے جس میں امامؒ کی سیاسی بصارت و بصیرت صاف عیاں ہے۔

"اسلام اور اسلامی حکومت ایک مظہرِ الٰہی ہے جس کے ذریعے خداوند عالم دنیا و آخرت میں بندوں کیلئے عظیم ترین سعادت فراہم کرتا ہے۔ اسمیں اتنی طاقت موجود ہے کہ ظلم و ستمگری، مکر و فریب فسادات اور لوٹ کھسوٹ نیز ناجائز طلبوں کا نام و نشان مٹا دے اور انسانوں کو انکی پسندیدہ منزلِ کمال تک پہنچا دے۔ ایسی "مظہرِ الٰہی" "اسلامی حکومت کی "سیاست" کی سچائی اور اچھائی دوسروں کے لئے ایک نمونہ ہے۔

لادین سیاست اہرمن کی کنیز ہوتی ہے۔ لادین سیاست مردہ ضمیر ہوتی ہے۔ لادین سیاست حق اور ضمیر کا سودا کر ڈالتی ہے لیکن جس سیاست کی بنیاد امام خمینیؒ نے

امام خمینیؒ نے محمدی، مرتضوی اور حسینی مہر میں اپنے سیاسی نظریہ پر اس طرح ثبت کر دیں کہ وہ جمہوری اسلامی ایران کی عظمت کا نشان بن گئے!

جدید ایران میں رکھی اس سے دم بدم آواز آتی ہے کہ ؎

سر داد، نداد دست در دستِ یزید
حقا کہ بنائے لا الٰہ است حسینؑ

امام خمینیؒ نے محمدی، مرتضوی اور حسینی مہریں اپنے سیاسی نظریہ پر اس طرح ثبت کر دیں کہ وہ جمہوری اسلامی ایران کی عظمت کا نشان بن گئے۔ وہ ملتِ اسلامی عالم کی تقدیر بن گئے اور ان کا نفسِ گرم، گرمیٔ احرار کی شکل میں تمام دنیا کے انسانوں کے لئے ایک حیات بخش پیغام بن گیا۔ بقول محمد اقبال ؎

قوموں کی تقدیر وہ مردِ درویش
جس نے نہ ڈھونڈی سلطاں کی درگاہ

اسلامی انقلاب عظیم کی حق پرست سیاست کے پائے استقلال میں تزلزل نہ آنے دینے کی ذمہ داری امام خمینیؒ نے علماء دین پر عائد کی اور اس سلسلے میں متعدد بار اس کے متعلق برملا اظہار کیا۔ امام خمینی کے بصیرت افروز کلمات ملاحظہ فرمایئے۔

"آپ کے (علمائے دین کے) فرائض بہت سخت ہیں اگر دینی مدرسے میں آپ نے اپنے فرائض انجام نہ دیئے، اگر اپنی تہذیب میں آپ جھجک نہ برتے اور چند اصطلاحات کو یاد کرنے میں لگے رہے اور اصولی و فقہی مسائل کو ٹھیک کرتے رہے تو خدانخواستہ آگے چل کر آپ خود اسلام اور اسلامی معاشرہ کے لئے نقصان دہ ثابت ہوں گے اور میں خدا سے پناہ مانگتے ہوئے کہتا ہوں کہ آپ دیگر لوگوں کی بغاوت اور گمراہی کا سبب بن جائیں گے جس طرح آپ کے ہاتھوں ایک نفر کا بھی ہدایت پا لینا بہتر ہے ہر اس شے سے جس پر آفتاب کی کرنیں پڑی ہوں، اسی طرح آپ کے نامناسب اعمال، کردار اور اخلاق سے اگر ایک آدمی بھی گمراہ ہو گیا، اسلام سے پھر گیا، گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو گیا تو پھر آپ کی توبہ قبول ہونا مشکل ہے۔"

(جہادِ اکبر" مطبوعہ راہِ اسلام شمارہ بابتہ ماہ اگست ۱۹۷۹ء صفحہ ۱۶)

رہبرِ ملتِ اسلامیہ امام خمینیؒ نے اپنی مندرجہ بالا بات کو تفصیل سے سمجھاتے ہوئے مستند احادیث سے بہت سے حوالے بھی پیش کئے ہیں جن میں چند درج ذیل ہیں۔

۱۔ عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَآلِہٖ اَلْفُقَہَاءُ اُمَنَاءُ الرُّسُلِ۔ مَالَمْ یَدْخُلُوْا فِی الدُّنْیَا قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ: وَمَا دُخُوْلُہُمْ فِی الدُّنْیَا؟ قَالَ اِتِّبَاعُ السُّلْطَانِ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِکَ فَاحْذَرُوْہُمْ عَلٰی دِیْنِکُمْ: (کافی جلد اول)

حضرت ابا عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علماء فقہاء رسولوں

امام خمینیؒ نے مسلمانانِ عالم کو یہ سبق دیا کہ "سیاست" کو اسلام اور اسلامی آئین کا پابند ہونا چاہیئے اور دشمنانِ اسلام کے خلاف نبرد آزمائی کو لبیک کہنا چاہیئے۔

کے امین ہیں جب تک کہ وہ دنیاداری میں نہ پڑیں کسی نے کہا کہ دنیاداری میں پڑنے کا مطلب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا بادشاہوں کی پیروی۔ جب وہ ایسا کرنے لگیں تو دین کے معاملہ میں ان سے احتراز کرو۔

۲۔ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ إِنَّا لَنُحِبُّ مَنْ كَانَ عَاقِلًا فَهِمًا حَلِيمًا مُدَارِيًا صَبُورًا صَدُوقًا وَفِيًّا إِنَّ اللّٰهَ خَصَّ الْأَنْبِيَاءَ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ فَمَنْ كَانَتْ فِيهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَىٰ ذٰلِكَ وَمَنْ لَمْ تَكُنْ فِيهِ فَلْيَتَضَرَّعْ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْأَلْهُ إِيَّاهَا. قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا هُنَّ قَالَ هُنَّ الْوَرَعُ وَالْقَنَاعَةُ وَالصَّبْرُ وَالشُّكْرُ وَالْحِلْمُ وَالْحَيَاءُ وَالسَّخَاءُ وَالشَّجَاعَةُ وَالْغَيْرَةُ وَالْبِرُّ وَصِدْقُ الْحَدِيثِ وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ۔

(وسائل الشیعہ ج ۱۱ ص ۱۸۳ باب ۱۵)

(ترجمہ:۔ ابی عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا یقیناً ہم اس کو چاہتے ہیں جو عقلمند ہے، سمجھدار ہے، ملنسار ہے، ہنرمند ہے، صابر ہے سچا ہے اور وفادار ہے بالتحقیق اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو بہترین اخلاق سے ممتاز کیا ہے جس میں یہ اخلاقی خصوصیات ہیں ان کو انکے لئے اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا چاہیئے اور جن میں یہ نہیں ان کو چاہیئے اللہ سے گڑگڑا کر دعا مانگیں کہ یہ خوبیاں ان میں پیدا ہوں۔ میں نے کہا آپ کے قربان جاؤں وہ خوبیاں کیا ہیں آپ نے فرمایا وہ ہیں پرہیزگاری، قناعت، صبر، شکر، ملنساری، شرم، سخاوت، بہادری، غیرت، نیکی، راست گفتاری اور امانت کی ادائیگی۔)

۳۔ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَمَا أَخَذَ اللّٰهُ عَلَى الْعُلَمَاءِ أَنْ لَا يُقَارُّوا عَلَىٰ كِظَّةِ ظَالِمٍ وَلَا سَغَبِ مَظْلُومٍ

(ترجمہ:۔ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے علماء سے عہد لیا ہے کہ وہ ظالم کی شکم سیری اور مظلوم کی بھوک پر چپ نہیں بیٹھیں گے۔)

رہبر ملت، امام خمینیؒ نے مسلمانانِ عالم کو یہ سبق دیا کہ "سیاست" کو اسلام اور اسلامی آئین کا پابند ہونا چاہیئے اور دشمنانِ اسلام کے خلاف نبرد آزمائی کو لبیک کہنا چاہیئے

مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۸۰ء ماہ محرم کے موقع پر ملت اسلامیہ ایران سے خطاب کرتے ہوئے امام خمینیؒ نے فرمایا:-

"محرم کا چاند نمودار ہوتے ہی معرکہ آرائی و شجاعت و فداکاری کے مہینے کا آغاز ہوگیا۔ وہ عظیم مہینہ جس میں خون نے تلوار پر فتح و کامیابی حاصل کی وہ مہینہ جس میں قوتِ حق نے باطل کو ہمیشہ کیلئے ذلت و ملامت کا مستحق بنا دیا اور ظالموں اور شیطانی حکومتوں کی پیشانی پر ذلت و رسوائی کا ایسا داغ لگایا جو ابد تک مٹنے والا نہیں ہے، وہ مہینہ جس نے آئندہ نسلوں کو نیزوں کی نوک پر کامیابی حاصل کرنے کا سلیقہ سکھا دیا۔ وہ مہینہ جس نے کلمۂ حق کے مقابلے میں بڑی طاقتوں کی شکست کو ہمیشہ کے لئے ثابت کر دیا۔ وہ مہینہ جس میں امت اسلامیۂ عالم کے امام نے ہم لوگوں کو تاریخ کے دامن میں پلنے والے ظالموں کے خلاف جدوجہد کا طریقہ سکھا دیا۔ وہ مہینہ جس میں حق پسند اور آزادی و استقلال کے متوالے مجاہدین لشکر ابلیس اور اسکی توپوں اور ٹینکوں پر غلبہ حاصل کر لیں اور کلمۂ حق باطل کا نام و نشان مٹا دے۔ مسلمانوں کے امام نے ہمیں یہ درس دیا کہ جس وقت اپنے دور کا ظالم حکمراں مسلمانوں پر ظالمانہ حکومت کر رہا ہو تو اپنی طاقت کی ناہمواری کی پرواہ نہ کرتے ہوئے تم اس کے مقابلے میں اٹھ کھڑے ہو اور اس کی ظالمانہ راہ و روش کی تردید کرو۔ اگر تم اسلام اور اسلامی آئین کو خطرہ میں مبتلا دیکھو تو دشمنان اسلام کے خلاف نبرد آزمائی کرتے ہوئے اسلام کی راہ میں اپنی جان نچھاور کر دو۔"

(باقی آئندہ)

بقیہ: اقتباسات

قیمت ــــ ہے۔ موقع کی مناسبت سے میں ایک آیۂ قرآنی کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں۔ "اجعلتم سقاية الحاج و عمارة المسجد الحرام كمن آمن بالله واليوم الآخر وجاهد في سبيل الله لا يستوون عند الله والله لا يهدي القوم الظالمين۔" گویا یہ آیۂ کریمہ اسی زمانے میں نازل ہوئی ہے اور اس میں آل سعود اور ایرانی و غیر ایرانی حجاج کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور اس سے ہر زمانے کے مجاہدین حق مراد لئے گئے ہیں۔

قرآن مجید کا ارشاد ہے "تم نے حاجیوں کو پانی پہونچانے اور مسجد الحرام کی تعمیر جیسے کام کو ان لوگوں کے مساوی قرار دیا ہے جو خدا اور روزِ قیامت پر ایمان لائے اور خدا کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں جبکہ تم لوگ ہرگز ان کے برابر نہیں ہو اور خدا ظالموں کی ہدایت نہیں کرتا۔"

کیا سعودی حکمرانوں اور ان کی طرح کے دیگر لوگوں نے حج کے دوران مختلف مواقع پر پانی پہنچانے اور مسجد الحرام کی زرق و برق تعمیرات میں اپنی خدمات کا مقابلہ ان مسلمانوں سے نہیں کیا جو خدا اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور راہ خدا میں حرم الہٰی سے دشمنان خدا کو دور بھگانے کے لئے جہاد میں مصروف رہے ہیں۔ اور عصر حاضر کے سعودی حکمراں کیا ایک قدم اور آگے بڑھ کر ان مسلمانوں پر فخر نہیں کرتے اور یہ کہ مجاہدین راہِ خدا کا احترام بھی نہیں کرتے اور اپنی اس شرمناک حرکت کے ذریعہ امریکی سامراج کی خوشنودی حاصل کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

بقیہ: اجتماعی نظام

خاموش نہیں رہ سکتا تھا کہ تہران کے اطراف میں گندی بستیوں میں رہ کر منفرد یکتائے روزگار نوجوان اپنی زندگی تلف کریں۔

اس وقت ان نوجوانوں کا کوئی پرسان حال نہ تھا اور کسی میں یہ معلوم کرنے کی جرأت نہ تھی کہ آخر ان نوجوانوں کا کیا قصور ہے کہ جنہیں پستی اور ذلت کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کیا گیا ہے جبکہ اغیار ان کے ملک کی تیل جیسی دولت باہر لئے چلے جا رہے ہیں۔ ان سحرکاروں نے ان کے ذہنوں پر ایسا جادو کیا کہ ان کو یہ خیال تک نہ آنے دیا کہ ان کے سامنے ایسے سنگین مسائل موجود ہیں۔

ان تمام حقائق کو دیکھتے ہوئے موصوف نے اس امر کی جانب خاص توجہ دی کہ نوجوانوں کے لئے ایسا تعلیمی نصاب مرتب کیا جائے جو اسلامی اقدار پر منحصر ہو۔ چنانچہ اس ضمن میں موصوف نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگر دانشگاہوں کے انتظامی عملے کو اسلامی قوانین پر یقین کامل ہو تو وہ ہمارے نوجوانوں کی صحیح تعلیم و تربیت کر سکتی ہیں۔ ہماری مکمل سعی و کوشش اس امر کی جانب مرکوز ہونی چاہئے کہ ہم اپنے نوجوانوں کو رشوت کا عادی نہ ہونے دیں۔ یہ جسے "مکر مغرب" کے عنوان سے یاد کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

(بے شک ہم خدا کے لئے ہی ہیں۔ اور اسی کی طرف ہمیں جانا ہے)

ہمسایہ کے مکان سے مسلسل گریہ وزاری کی صدا آرہی ہے۔ اس گھر کی ایسی صابرہ و شاکرہ اور بردبار نیک خاتون کو آخر کیا ہوگیا کہ دامن صبر و تحمل کو چاک کرکے اس طرح زار و قطار رونا شروع کردیا۔ انھیں جب بتایا گیا کہ ان کے سترہ سالہ جوان جان فرزند نے جام شہادت نوش کرلیا ہے تو موصوفہ نے سنتے ہی کہا تھا "الحمد للہ رب العالمین" ان کے چار سالہ معصوم یتیم پوتے کو تو دیکھو عالم اضطراب میں بے اختیار اپنا سر دیوار پہ مار رہا ہے ان نیک خاتون کو یہ تک خیال نہیں رہا کہ ان کے اس طرح گریہ وزاری کرنے سے ہمسایہ لوگوں کے آرام میں خلل واقع ہو گا۔ انھیں اس بات کا بھی پاس نہیں کہ ان کی آواز نامحرم لوگوں کے کانوں تک پہنچے گی۔ یہ ہمسایہ خاتون بین کر رہی ہیں کہ: میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ میرے شہید بچے فرش بچھانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ وہ گرد و خاک کو صاف کرکے وہاں گلاب پاشی کر رہے ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر ہی میرا دل کانپنے لگا تھا۔ اس وقت طرح طرح کے وہم میرے دل میں آنے لگے تھے اور میں بارگاہ خداوندی میں توبہ استغفار کر رہی تھی۔

اور یہ گریہ و ماتم اس نیک دل عورت کے گھر کی چہار دیواری سے نکل کر ہمارے مکان میں در آیا کہ یہ صدمہ اس قدر عظیم و ناقابل یقین ہے کہ جسم و جان میں اسے برداشت کرنے کی تاب نہیں۔ پورے شہر پر غم و اندوہ کی گرد چھائی ہوئی ہے اور آن کی آن لوگوں نے سیاہ ماتمی لباس پہن لیا ہے۔ در و دیوار اور لب بام پہ جہاں تک نظر جاتی ہے ہر طرف سیاہ ماتمی پرچم لہرا رہے ہیں۔ اور ہوا انھیں ایک سمت سے دوسری طرف لئے جا رہی ہے۔ حضرت امام خمینی کی تصاویر گھروں کے دروازوں نیز بلند و بالا عمارات پر نصب ہو گئی ہیں اور لوگ ان پر گلپاشی کر رہے ہیں۔ ان جوانوں کے چہروں پر جن کے کان ایام طفولیت میں حضرت امام کے نام نامی سے آشنا ہو گئے تھے موصوف کے اقوال زریں سن کر جنھوں نے پیروں چلنا شروع کیا تھا اور اب سن بلوغ کو پہنچ چکے تھے داغ یتیمی کے آثار نمایاں تھے۔ اور وہ زار و قطار رو رہے تھے

اے مرد الٰہ آخر یہ تو بتا کہ تو کس قبیلے کا فرد تھا، تو گویا صنف انسانی ہی نہ تھا بلکہ کل عالم میں یکتا و فرد کامل تھا۔ وہ کونسی ساعت تھی جس میں مادر کائنات کے بطن سے تیرا مولود ہوا تھا۔ کیونکہ وہ نیک ساعت جس میں تیری ولادت عمل میں آئی تھی آج تک کسی کو نصیب نہ ہو سکی۔ اگرچہ تیرے بعد بھی بہت سی نامور ہستیاں عالم وجود میں آئیں گی مگر کوئی بھی تیری گرد پا کو نہ پا سکے گا۔ اور جب کوئی بھی شخص تیرا مثل نہ ہوگا تو پھر کس کی ہمت و مجال ہوگی کہ وہ تاریخ کے تسلسل کو درہم کر سکے۔ اور ایسی نسل جدید کی تشکیل کرے جس کا سر فخر ایمان و آزادی نیز دلیری و شجاعت سے اس قدر بلند ہو کہ آسمان سے باتیں کرے۔ اب ایسا کون پاک ذات مومن و پارسا ہوگا جو فرشتوں کے قدم بقدم اور خاصان خدا کے ہمراہ شانہ بشانہ راہسپار ہو سکے۔

اس دور میں جب کہ آہنی اوزار اور آلات جنگ کا ہر طرف غلبہ ہے تجھ پیر عارف و عاشق نے اس زندہ سامان کے بغیر جو دنیاوی حکومت کا وسیلہ و ذریعہ ہوتا ہے ایسے

جدید مکتبِ فکر کی بنیاد رکھی جس میں اس مادی دُنیا کے وسائل سے مستفید ہونے کے ساتھ ہی روحانیت و معنویت اور بالیدگیٔ فکر کے عناصر بھی شامل ہیں۔ قید و بند سے رہائی اور آزادی اگرچہ خالص انسانی فطرت کا خاصہ ہیں مگر تو نے اچھے اچھے آزاد منش انسانوں کو اپنا مطیع و فرمانبردار کر لیا۔ تو ہرگز مدعیٔ رسالت نہ تھا مگر تیرے پیغام میں وہ شانِ رسالت تھی کہ اس دور میں جب کہ مہر و محبت اور استقلال و آزادی جیسی چیزوں کا فقدان تھا، اس وقت جبکہ تقویٰ و ایمان کی آب و تاب ماند ہو چکی تھی۔ اور اس زمانے میں جب کہ زر و زور و تزویر کے سامنے سب کے سر خم و تسلیم تھے تو نے دین و ایمان کی دعوت دی اور تو نے ہی سنتِ محمدی کا احیاء کیا۔

تیرے دوش پر سبز قبا تھی اور محکم ہاتھوں میں وہ شمعِ ہدایت جس میں ہفت اقلیم سے گزر جانے کا پیغام تھا کیونکہ تو نے خود بھی ہفت شہرِ عشق کی دشوار منازل صبر و استقامت کے ساتھ سر کی تھیں اور معشوقِ حقیقی تک تیری باریابی ہو گئی تھی۔ تو نے ہمیں ندا دی اور اپنی جانب آنے کی صلا تیرے اس پیغام میں شانِ پیغمبری تھی اور ہم عشق سرشار پروانہ وار مائل پرواز ہو گئے۔ ہمارے ذہن میں یہ وہم و گمان تک نہ گزرا کہ جن سمندروں کو ہمیں عبور کرنا ہے وہ کبھی خشک نہ ہوں گے اور جن لق و دق صحراؤں سے ہمیں گزرنا ہے ان میں سبزے نام کی کوئی چیز کبھی پیدا نہ ہوگی۔ کیونکہ اس سے قبل کہ ہم آغازِ پرواز کریں تیری یہ پُراثر صدا ہم تک آ پہنچ چکی تھی کہ اپنے دل میں ہرگز خوف و خطر کو نہ آنے دو۔ چنانچہ یہ سُن لینے کے بعد اب کسی خوف و خطر کی گنجائش نہ تھی۔ کیونکہ تیرے ہمراہ عصائے موسیٰ، ابر کی مانند گرجتی دل اور بارش کے قطروں جیسا عزم تھا۔ تو نے مثلِ موسیٰ کلیم اللہ اپنے عصا سے سمندر پر ضرب کاری لگائی جس کے باعث بحرِ ظلمتِ شب مثلِ صحرا خشک ہو گیا اور جہاں کبھی لق و دق صحرا و میدان تھا وہاں سبزہ لہلہانے لگا۔ ہم ندائے دل لیکر تیری جانب محو پرواز ہو گئے اور تیری راہنمائی میں شب کی تاریکی اور شیاطین کی پست فطرتی پر غلبہ پا لیا۔ ہم نے تقویٰ و پرہیزگاری کا پرچم اپنے ہر کاشانے کے در و بام پر نصب کر دیا۔ مسرت و شادمانی کا جو لقمہ ہمارے حصے میں آیا تھا اسے ہم نے اہلِ ہمسایہ میں تقسیم کر دیا اور اپنے مسکنوں کے پاکیزہ فرش پر خوانِ عشق پر دعوتِ طعامِ عام دی۔

اے کرشمہ ساز انسان تو خود ہی بتا کہ آخر تو کون تھا۔ تجھے ہم کس طرح پہچان سکتے ہیں تیری ذات میں ایسے کون سے اوصاف تھے جنہیں بیان کرنے سے قلم قاصر، تسلسلِ بیان پراگندہ اور ذہن پریشان و ماؤف ہے۔

اے وادیٔ عشق کی پُرہیبت راہوں پر گامزن سالکانِ طریقت کے ہادی و رہنما، اے ناپیدا کنار وسعت کے عالی انسان تو خود ہی بتا کہ تیری شخصیت کی گوناگوں ابعاد کا کس طرح اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ تیری شخصیت میں وہ کون سی کشش تھی جس کے باعث آزاد منش انسانوں اور امتِ مسلمہ کے حریت پسند پیروکاروں نے تیرے مسلکِ طریق کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیئے تھے تیرے پیغام کی تاثیر، قوتِ عزم اور دلیری و شجاعت کے معترف صرف تیرے دوست ہی نہیں بلکہ مخالف و دُشمن تک تھے۔

بقیہ : اہم خبریں

ایران آوارہ وطن عراقی مظلوموں کی پناہ گاہ

تباہ کن جنگِ خلیج فارس اور عراق پر امریکی بمباری کا سلسلہ تو جنگ بندی کے بعد ختم ہو گیا لیکن عراقی عوام کو ظلم و تشدد سے نجات حاصل نہ ہو سکی اور بعثی حکومت کے جلادوں نے مظلوم عراقی عوام پر وحشیانہ مظالم کی بھرمار کر دی جس کے نتیجے میں عراق کے جنوبی اور شمالی علاقوں میں زندگی بسر کرنے والے مسلمانوں کو پڑوسی ممالک کے سرحدی علاقوں میں آوارہ وطنی کی زندگی اختیار کرنی پڑی۔

ماضی قریب میں مہلک زلزلہ سے دوچار ہونے والے ایرانی عوام اور ایران کی اسلامی جمہوری حکومت کے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ کار نہ تھا کہ انسانی و اسلامی آئین و احکام کی پیروی کرتے ہوئے عراقی مظلوموں کا کھلے دل سے استقبال کرے۔ چنانچہ سردست ایران میں عراقی پناہ گزینوں کی کل تعداد ۱۳ لاکھ سے بھی زیادہ ہے اور ملتِ اسلامیہ ایران ان کی ہر ممکن کفالت میں ہمہ تن سرگرم ہے۔ واضح رہے کہ کسی ملک میں اتنی بڑی تعداد میں پناہ گزینوں کی آمد تاریخِ بشریت میں عدیم المثال سانحہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ غور طلب بات تو یہ ہے کہ انسانی ہمدردی کا مظاہرہ کرنے والی عالمی تنظیمیں اس سلسلے میں جو امداد فراہم کر سکتی تھیں۔ انھوں نے اس عظیم مسئلہ کو نظر انداز کر دیا ہے۔

راجیو گاندھی کی آخری رسومات میں نائب صدر جمہوریہ ایران کی شرکت

۲۲ مئی ۱۹۹۱ء کو ہندوستان کے سابق وزیر اعظم مسٹر راجیو گاندھی ایک خوفناک بم کے دھماکے میں دردناک موت سے ہمکنار ہو گئے۔ یہ خبر ساری دنیا کے لئے انتہائی افسوسناک تھی چنانچہ بیرونی ممالک کی حکومتوں اور نمایاں شخصیتوں کی جانب سے حکومتِ ہندوستان اور مقتول کے غم زدہ پسماندگان کے نام تعزیتی پیغامات کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا اس سلسلے میں حکومت

(باقی صفحہ ۲۰ پر)

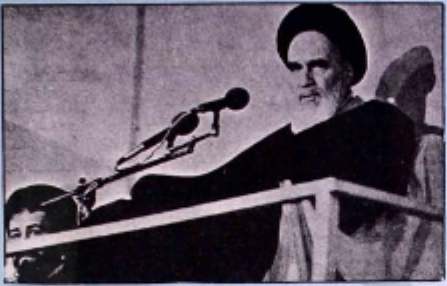

آیت اللہ خمینی (رح) اور اقتصادی و اجتماعی نظام

از، ڈاکٹر شاہ محمد وسیم (علیگڑھ)

ظلم، تشدد اور استحصال کے مقابل خود کو تسلیم کر دینا اسلامی روح کے قطعی منافی ہے۔ کیونکہ دین کا مقصد بنی نوع انسان کے لئے منصفانہ اقدار پر مبنی اقتصادی و اجتماعی نظام قائم کرنا ہے۔ چونکہ اسلام ظلم، تشدد اور استحصال کے خلاف ہے اسی لئے اس نے انھیں قبول کرنے سے خواہ کسی بھی شکل و صورت میں کیوں نہ ہوں قطعی منع کیا ہے چنانچہ حضرت آیت اللہ خمینی (رضوان اللہ تعالیٰ علیہ) نے اسلام کے اقتصادی اور اجتماعی نظام کے بارے میں تقریر کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا ہے کہ "۔۔۔۔ دوسروں کے ساتھ غیر منصفانہ رویّہ اختیار کرنے سے زیادہ شرمناک و باعث ننگ عمل یہ ہے کہ انسان ظلم و ستم کے سامنے شکست قبول کرے" یہی نہیں بلکہ اسلام نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ اگر کسی کے پاس کوئی علم و فن ہے تو صاحب علم و فن کو یہ حق نہیں کہ وہ اس کے ذریعے استحصال کرے یا دوسروں پر ظلم و ستم روا رکھے۔ کیونکہ وہ اللہ کی ذات ہے جس نے علمی مہارت و دیگر خصوصیات انسان کو ودیعت کی ہیں۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ کے فرقہ کورہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے قرآن مجید میں آیا ہے کہ:

> (حضرت موسیٰؑ نے) کہا: یہ سب کچھ تو
> مجھے اس علم کی بنیاد پر دیا گیا ہے جو مجھ کو حاصل ہے
> کیا اس کو یہ علم نہ تھا کہ اللہ اس سے پہلے بہت
> سے ایسے لوگوں کو ہلاک کر چکا ہے جو اس سے
> زیادہ قوت اور جمعیت رکھتے تھے۔ مجرموں سے
> تو ان کے گناہ نہیں پوچھے جاتے۔
> (سورۂ قصص آیت ۷۸)

اسلام نے باہمی زندگی پر بہت زور دیا ہے اور احادیث نبوی میں تو یہاں تک کہا گیا ہے کہ "انسان کنگھی کے دندانوں کی طرح ہیں" اس کے علاوہ خداوند عالم نے انسان کو اس زمین پر اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا ہے اور جتنے بھی وسائل و ذرائع ہو سکتے ہیں وہ سب اس نے انسان کے دستِ اختیار میں دے دیئے ہیں۔ اسی لئے وہ اپنے خالق کے سامنے جواب دہ بھی ہے۔ چنانچہ ایسی صورت میں انسان کا فرض ہے کہ وہ خود کو ان عام چیزوں کا جو اس کی دسترس اور قبضۂ اختیار میں ہیں خود کو امانت دار سمجھے۔ کیونکہ اللہ کے علاوہ ایسا کوئی نہیں جسے ہر چیز پر اختیار کل ہو۔ ان حقائق کی بناء پر ضروری ہے کہ ہمارے باہمی تعلقات کی بنیاد ایسے مفید و سود مند مقاصد پر استوار ہو جو احکام الٰہی کے عین مطابق ہوں۔ اور اس امر کی جانب خاص توجہ دی جائے کہ ان میں کوئی عنصر استحصال و بے اعتدالی کا شامل نہ ہو۔ عدل و انصاف کیا جانا چاہیئے، امن اور ملی جانب کا غلبہ ہو۔ ہمیں یہ بات بھی فراموش نہ کرنا چاہیئے کہ اس دنیا کی حیثیت سرائے سے زیادہ نہیں اور یہاں کی زندگی محض ایک خاص وقفے تک کے لئے ہی ہے۔ اور ہمارا انتہائی مسکن و مکان منزل آخرت ہے۔ احادیث خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تو دنیا

...ر اپنے کشتزار سے تعبیر کیا گیا ہے جس کا ثمرہ و صلہ ہمیں عقبیٰ
...ں ملے گا۔ چنانچہ عدل و انصاف اس امر کے متقاضی ہیں کہ ہمارا
...وص اپنی ذات تک ہی محدود نہ رہے بلکہ دیگر تمام افراد تک
...اہ وہ دوست ہوں یا دشمن اسے پہنچانا چاہیئے یا بالفاظ دیگر
...زوری ہے کہ اس کا اثر و رسوخ ہمارے گرد و نواح میں ہو۔
...انچہ اس سلسلے میں بھی قرآن مجید کا صریح ارشاد ہے۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، انصاف
پر قائم رہو اور خدا واسطے کے گواہ بنو اگرچہ
تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی کی زد خود
تمہاری اپنی ذات پر یا تمہارے والدین اور
رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو۔ فریق معاملہ
خواہ مالدار ہو یا غریب، اللہ تم سے زیادہ ان کا
خیر خواہ ہے۔ لہٰذا اپنی خواہش نفس کی پیروی میں
عدل سے باز نہ رہو اور اگر تم نے لگی لپٹی بات
کہی یا سچائی سے پہلو بچایا تو جان رکھو کہ جو کچھ تم
کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے۔

(سورۂ نساء آیت ۱۳۵)

مذکورہ بالا آیت میں قرآن مجید نے واضح طور پر بنی نوع ...سان کو عدل، انصاف اور بخشائش و سخاوت کا حکم دیا ہے۔

اسی ضمن میں حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: مبارک ...یں وہ لوگ جو خدا کے ساتھ عجز و انکسار کے ساتھ پیش آتے ہیں ...ن کے ذرائع آمدنی جائز و مباح ہیں، جن کے کردار شریفانہ ...یں، جو عادات و اطوار میں سنجیدہ و متین ہیں۔ وہ مال و دولت ...ر ان کے پاس اضافی سرمایہ ہے وہ خدا کی راہ میں خرچ کرتے ...یں۔ اپنی زبانوں کو بیہودہ گوئی سے باز رکھتے ہیں، ظلم و ستم ...و ارتکاب عار جانتے ہیں، سنت نبوی کی برضا و رغبت پیروی کرتے ...یں۔ اور دین کے کاموں میں بدعت و افترا پردازی سے گریز ...رتے ہیں۔

(نہج البلاغہ، ترجمہ عسکری جعفری خطبہ ۱۲۰، صفحہ [illegible])

ہر فرد کو چاہیئے کہ دین و ایمان، افکار و خیالات اور عمل ...ں ہموار و صاف نیز کامل ترین زندگی اختیار کرے۔ ہم میں سے

جو مالدار ہیں اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے دماغی و جسمانی اوصاف و دیگر خصوصیات و قوتوں سے نوازا ہے انھیں چاہیئے کہ وہ ہر وقت اپنے رب کا شکر ادا کرتے رہیں کیونکہ اس کے عطیات کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ وہ زندگی کی آسودگی میں دوسروں سے پیش پیش ہیں۔

مذکورہ بالا بیانات، احادیث و اقوال کی روشنی میں کہا جا سکتا ہے کہ عدل و انصاف پر مبنی اجتماعی و اقتصادی نظام مرتب کیا جانا چاہیئے جس کے تحت ... "وہ تمام افراد خواہ وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم مساوی طور پر خوشحالی کی زندگی بسر کر سکیں، اور اپنی ذہنی و جسمانی محنت و کوشش کے ثمرے سے بہرہ مند و فیضیاب ہوں"۔ ... وہ امن و امان اور عزت و ناموس کے ساتھ زندہ رہیں اور انھیں دین عقبیٰ کا بھی پاس رہے۔ جو لوگ مفلس و نادار ہیں، محتاج اور اپنے حقوق سے محروم ہیں انھیں ستمگار دولتمندوں کے چنگل سے نجات دلائی جائے تاکہ نیک و صالح لوگوں کو اللہ شر پسند گماشتوں کی گزندوں سے محفوظ رکھے۔

(نہج البلاغہ، ترجمہ عسکری جعفری خطبہ ۲۱۹ صفحہ [illegible])

اسلامی جمہوریت اور اس کے فرائض و ذمہ داری سے متعلق گفتگو کرتے ہوئے حضرت آیت اللہ خمینیؒ نے فرمایا تھا کہ جمہوریۂ اسلامی میں ظلم و ستم کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔ اسلامی جمہوریت میں ظلم و تشدد کے لئے کوئی جگہ نہیں سرمایہ دار لوگ مزدوروں کو اس بات پر مجبور نہیں کر سکتے کہ وہ قلیل اجرت پر کام کریں۔ اسلامی معاشرے سے متعلق جو مسائل ہیں انھیں حل کرنے کے لئے احکام جاری کئے جائیں نیز ان پر عمل درآمد ہو۔ مستضعفین اور حقوق سے محروم افراد کو تقویت دی جائے اور ان کی زبوں حالی کو رفاہ و آسودگی کی زندگی میں تبدیل کیا جائے۔ جو لوگ فطرتاً جور پسند و ستم پیشہ ہیں انھیں ظلم و ستم جیسے قابل مذمت افعال سے باز رکھا جائے اور مستضعفین و حقوق سے محروم اشخاص کو پستی و ذلت کی زندگی سے نکال کر بلندی کی جانب لے جایا جائے اور اس ملک میں لوگ ظالم بن کر رہنے کی بجائے اسلامی اخوت و برادرانہ شفقت و محبت کے ساتھ باہمی طور پر زندگی بسر کریں۔

اس قوم کے افراد کے درمیان جتنے بھی گروہ اور فرقے موجود ہیں میں انھیں واضح طور پر یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ کسی اسلامی جمہوریہ میں مفلس و مالدار، سیاہ و سفید، سنی و شیعہ، عرب و غیر عرب، ترک نژاد و غیر ترک کے درمیان کسی ایک کو دوسرے پر فضیلت و فوقیت حاصل نہیں۔ یہاں اگر کسی کو فضیلت و برتری حاصل ہے تو وہ عدل و تقدس جیسے اوصاف ہی ... چنانچہ اس بارے میں قرآن مجید کا بھی واضح اور صریح ارشاد ہے إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ (یقیناً اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ کریم و افضل وہی شخص ہے جو تم میں سب سے زیادہ صاحب تقویٰ و پرہیزگار ہے۔)

(سورۂ حجرات آیت ۱۳)

گویا یہاں فضیلت کا مستحق وہی شخص ہے جس کے افکار و خیالات میں پاکیزگی و بالیدگی ہو۔ لیکن ان تمام امتیازات و فضائل کا تعلق مادی دنیا یا یہاں کے مال و دولت سے نہیں۔ اور اگر اس قسم کا کوئی فرق و امتیاز یہاں موجود ہے تو اسے جلد ہی ختم کر دینا چاہیئے۔ یہاں تمام افراد ہر اعتبار سے برابر ہیں۔ ان میں سب کو ہی مساوی و برابری کے حقوق دیئے گئے ہیں اور اسی بنا پر وہ یکساں و برابر ہیں۔ (جمہوریۂ اسلامی ایران کے قیام کے موقع پر بتاریخ ۲ اپریل ۱۹۷۹ء ریڈیو و ٹیلیویژن سے نشر شدہ تقریر کا اقتباس)

پوری گفتگو کا حاصل و لب لباب یہ ہے کہ امت مسلمہ ایک خاص مکتب فکر پر قائم ہے اور اس کے اغراض و مقاصد

کو مختصر طور پر اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے کہ "نہ تو تم کسی پر ظلم روا رکھو اور نہ ہی کسی غیر ملکی طاقت کے سامنے سر تسلیم خم کرو۔" (اسلامی انقلاب کی دوسری سالگرہ کے موقع پر چیکوسلواکیہ کے سفیر نے جب آیت اللہ خمینیؒ کو مذکورہ انقلاب کی کامیابی پر مبارک باد پیش کی تو موصوف نے جواباً جو تقریر کی تھی اس سے مندرجہ بالا اقتباس ماخوذ ہے۔ حضرت امام خمینیؒ کی منتخب تقاریر کا مجموعہ وزارت ارشاد۔ اسلامی ایران کی جانب سے شائع کیا جا چکا ہے)۔

یہاں یہ بات کہنے کی ضرورت نہیں کہ جو بات افراد پر صادق آتا ہے اس کا اطلاق نہ صرف بعض فرقوں اور جماعتوں پر بلکہ تمام اقوام نیز پورے انسانی معاشرے پر ہوتا ہے۔ ظلم، تشدد اور استحصال خواہ کسی بھی شکل و صورت میں کیوں نہ ہو اس سے گریز کیا جانا چاہیئے تاکہ ایسے خود کفیل انسانی معاشرہ کا قیام عمل میں آسکے جو ہر سطح پر خواہ وہ اعلیٰ ہو یا ادنیٰ، اپنی خدمات آسانی و روانی سے انجام دے سکے۔ حضرت آیت اللہ خمینیؒ کا جو بذات خود اپنے وقت کے یکتا و منفرد عالم فقیہ تھے اس بات پر اصرار ہے کہ کوئی بھی خوبی اس وقت تک وجود میں نہیں آسکتی جب تک کہ ہر فرد کو ذات باری تعالیٰ پر کامل یقین نہ ہو اور وہ عملی زندگی میں احکام الٰہی کی پیروی نہ کرے۔ اس وقت معاشرے کو ہم جس غیر متوازن و غیر متبدل وضع و کیفیت میں دیکھ رہے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ انسانی زندگی میں بے راہ روی اور گمراہی نے رسوخ پیدا کر لیا ہے۔ مال و جاہ کی ہوا و ہوس کے باعث عالمی سطح پر ایسا طبقہ وجود میں آگیا ہے جو ظلم و ستم اور استحصال کے ذریعے عوام کو ان کے حقوق سے محروم کر کے انھیں مستضعف و زبوں حال بنائے ہوئے ہے اور ان کی محنت و مشقت پر خود داد عیش دے رہا ہے۔ استحصال گر طبقے کے غیر منصفانہ رویے نے دولت اور ذرائع آمدنی کے وسائل کی تقسیم میں بہت سے نقائص و عیوب پیدا کر دیئے ہیں۔ عالمی سطح پر دولت اور ذرائع آمدنی کی تقسیم میں ہم جو تضاد و عدم مساوات دیکھتے ہیں ان کی کیفیت انتہائی حوصلہ شکن ہے

چنانچہ ۱۹۸۰ء میں عالمی ترقی سے متعلق جو روداد پیش کی گئی ہے وہ قطعی مایوس کن ہے کیونکہ ترقی پذیر دنیا کی نصف آبادی یعنی پچاس کروڑ انسان فقر و فاقے کا شکار ہیں اور ان میں سب سے زیادہ تعداد ان ممالک میں ہے جو براعظم ایشیا میں ہیں۔

موجودہ صورت حال اس امر کی متقاضی ہے کہ وسائل و ذرائع سے متعلق جو طریق عمل اختیار کیا گیا ہے اس کا بنظر تحقیق و تجزیہ جائزہ لیا جائے کیونکہ خود ساختہ بڑی طاقتوں نے بین الاقوامی اقتصادی نظام کے نام پر تمام ذرائع پر خود قبضہ کر کے دیگر اقوام کے لئے مسائل و خطرات پیدا کر دیئے ہیں۔

حضرت آیت اللہ امام خمینیؒ نے اس امر کی جانب خاص توجہ دلائی ہے اور موصوف کا اس بات پر خاص اصرار ہے کہ اگر نوجوانوں کی اس طرح تربیت کی جائے کہ وہ ایمان و عمل پر یکساں قائم رہیں تو وہ تاریخ کے رخ کو بدل سکتے ہیں اور یہ اسی وقت ممکن ہے کہ ان کی ذہنی پرورش اس طرح کی جائے کہ ان میں جذبۂ ایمان اور نیک عمل کرنے کی توفیق پیدا ہو۔ اور اگر وہ جذبات ایمان و جوش عمل سے محروم ہو کر صحیح راستے سے منحرف ہو گئے تو اس کا نتیجہ سستی و کاہلی ہوگا۔ طاغوتی عہد حکومت میں نوجوانوں کے ساتھ جو سلوک روا رکھا گیا اس کی جانب اشارہ کرتے ہوئے موصوف نے فرمایا تھا کہ طاغوتی طاقت کا دوسرا حملہ ہمارے نوجوانوں کے دل و دماغ پر تھا۔ ان کی تباہی و بربادی کے لئے ایسے مراکز قائم کر دیئے گئے تھے جہاں ان کی حوصلہ شکنی کی جاتی تھی۔ ان مراکز میں اگرچہ بظاہر سحر آمیز کشش تھی مگر جب وہ ان میں پہنچ جاتے تو ایک وقت ایسا آتا کہ وہ اپنی شخصیت سے قطعی محروم ہو جاتے۔ اور خاص طور پر شہر تہران میں تو فحاشی کے ایسے مراکز کی تعداد کتابخانوں سے کہیں زیادہ تھی۔ جوش و ولولہ نوعمری اور عہد شباب کا فطری خاصہ ہیں مگر جب وہ ان مراکز میں پہنچ جاتے تو ان کے ذہنوں پر ایسا سحر انگیز عمل کیا جاتا کہ وہ اس استعداد و صلاحیت سے قطعی محروم ہو کر رہ جاتے۔ طاغوتی طاقت کے کارندوں نے کاش کہ ہمارے مال و دولت پر اپنا قبضہ کر لیا ہوتا مگر ان نوجوان ذہنوں کو پستی و تباہی سے بچا لیا ہوتا۔ انھیں ہرگز اس بات کی پرواہ نہ تھی کہ ان کے گرد و پیش کیا ہو رہا ہے۔ انھیں تن آسانی اور عیش و عشرت کا ایسا عادی کر دیا گیا تھا کہ ہر ظاہر پر رونق چیز ان کے لئے باعث کشش تھی اور انھیں آسانی سے ان چیزوں کے دام میں لایا جا سکتا تھا کہ ان کے سامنے جب بھی کوئی چیز یہ کہہ کر پیش کی جاتی کہ یہ عہد جدید کا تحفہ ہے اور اس کی پیروی کر کے تم جدید طرز فکر کے آدمی بن سکتے ہو تو وہ اس کی بغیر سوچے سمجھے تقلید شروع کر دیتے۔ چنانچہ جب ہمارے نوجوان اس جدیدیت پر والہ و فریفتہ ہو جاتے تو انھیں یہ خیال تک نہ آتا کہ ہمارے ملک کی معدنیات، تیل اور گیس جیسی قدرتی دولت کہاں فنا ہو رہی ہے اور اگر انھیں ان حقائق کی جانب متوجہ بھی کیا جاتا تو بس اتنا ہی کہتے کہ مجھے ان تمام معاملات اور پیچیدگیوں سے کیا سروکار میری جو یہ چند روزہ زندگی ہے اسے عیش و عشرت کے ساتھ بسر ہونے دو۔ اس کے علاوہ میرے پاس اتنا وقت بھی نہیں کہ میں ان معاملات میں مداخلت کروں اور ان مسائل کا کوئی حل نکالوں۔ مگر بانیٔ و مؤسس جمہوری اسلامی ایران حضرت امام خمینیؒ جیسا روشن ضمیر انسان خاموش رہ کر ہرگز یہ تماشا نہیں دیکھ سکتا تھا کہ کس طرح اس کے ملک کی دولت و ثروت اور عزت و ناموس کو پامال کیا جا رہا ہے۔ اس صاحب بصیرت انسان کا دل ہرگز یہ برداشت کرنے کے لئے آمادہ نہ تھا کہ اس کے ملک کے عوام کو پستی و تنزلی کی جانب کشاں کشاں لے جایا جائے۔ وہ آگاہ دل انسان یہ دیکھ کر

(باقی ص ۱۴ پر)

آخری وصیت

از:۔ شفق شادانی
محلہ پورہ وادی
(مراد آباد)

امام خمینی

پہنچی خبر امام خمینی گذر گئے
حق کا تھا جو امام، امام خمینی گذر گئے
ظلم و ستم کے شاہ پر [illegible] گذر گئے
[illegible] نظام حسینی [illegible] گذر گئے
افسوس سب ہے کرب و غم [illegible] نہیں رہا
وہ مجتہد وہ دین کا اعظم نہیں رہا
[illegible] سلمان اب نہیں
[illegible] قوم کی وہ ترجمان اب نہیں
[illegible] قاری قرآن اب نہیں
رہبر ہمارا ہادی ایران اب نہیں
[illegible] جس میں انقلاب کے [illegible]
وہ بحر حریت کا شناور چلا گیا

[illegible]

اسلام کے عظیم مجاہد تجھے سلام
[illegible] تیری [illegible] کو سلام

از فاطمہ وصیہ جائسی
(لکھنؤ)

انقلاب اسلامی کے تیرھویں سال کا آغاز

اور

راہ اسلام کی آٹھویں جلد کا آغاز

آپ کے تعاون سے آپ کے لئے شائع ہونے والے ماہنامہ راہ اسلام نے اپنی زندگی کے سات برس پورے کر لئے اور سر دست آٹھویں سال کی شروعات کا موقع آگیا ہے۔ یہ رسالہ گذشتہ سات برس سے آپ لوگوں سے ہمکلام ہے اور اپنے مخلص قارئین کرام کے افکار و عقاید کی ترقی و بلندی کے لئے اس نے ہر ممکن کوشش کی ہے اور اپنے ہر شمارہ میں اس نے اسلامی ادب و ثقافت و گلستان دین محمدی کے پھولوں کا خوشنما گلدستہ پیش کیا ہے اور ان پھولوں کو آپ کے دل کے باغ میں لگانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ اس میں کوئی مبالغہ نہیں ہے کہ اگر اس ماہنامہ نے کوئی نمایاں خدمت انجام دی ہے یا مقصد کی راہ میں قدرے کامیابی حاصل کی ہے تو یہ آپ لوگوں کے مخلصانہ و محبت آمیز تعاون کا نتیجہ ہے۔ یقیناً آپ کے خطوط، پیغامات مشورے اور وقتاً فوقتاً آپ کی مخلصانہ تجویز و تنقید ہم لوگوں کی رہنمائی و حوصلہ افزائی کا باعث رہی ہے اور ہم لوگ مکمل کامیابی کی طرف پیش قدم ہیں اور سر دست یہ چاہتے ہیں کہ آپ کی مخلصانہ مہربانیوں کے اعتراف کا حق ادا ہو جائے۔

ہم لوگوں نے غور کیا کہ آپ کی خوبیوں کا جواب کیسے دیا جائے کیونکہ اس رسالہ کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ اپنے تمام قارئین و مخلصین کی خدمت میں الگ الگ تحفہ پیش کیا جائے۔ لہٰذا انقلاب اسلامی ایران کے تیرہویں عظیم الشان سال کے آغاز پر محترم خریداروں کو تیرہ خصوصی انعامات اور ماہنامہ راہ اسلام کی آٹھویں سال میں داخلے کی مناسبت سے آٹھ خریداروں کو ایک سال تک راہ اسلام کی کاپیاں اور قرآن مجید بھی بطور تحفہ حاضر کئے جائیں۔ اس تجویز کے مطابق قرعہ اندازی کی جائے گی اور ۲۱ افراد کا انتخاب کیا جائے گا۔ ان میں سے پہلے تیرہ آدمیوں کی خدمت میں مخصوص انعامات پیش کئے جائیں گے بعد باقی آٹھ آدمیوں کو کچھ تحفے اور ایک سال تک راہ اسلام کی کاپیاں مفت روانہ کی جائیں گی۔

نوٹ: ماہنامہ راہ اسلام کی انتظامیہ کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ دھیرے دھیرے اس رسالہ کی تعداد اشاعت خریداروں کی تعداد کے برابر کر دی جائے گی اور لائبریری و مخصوص ثقافتی و ادبی انجمنوں اور مخلص خدمت گزاران ماہنامہ کے علاوہ کسی کو رسالہ مفت ارسال کیا جائے گا اس کے علاوہ ملک کی نمایاں رسالہ فروش تنظیموں کے اسٹال سے بھی رسالہ کی فروخت کا انتظام کیا جائے گا۔ ان تنظیموں

بے مثل

ماہنامہ راہ اسلام کے

پہلا انعام	اسلامی جمہوریہ ایران
دوسرا انعام	مبلغ ڈھائی ہ
تیسرا انعام	مبلغ ۱۷۵۰ ر
چوتھا انعام	مبلغ ۱۰۰۰ ر
پانچواں انعام	ایک عمدہ بریف کیس
چھٹا انعام	ایک ایرانی مش
ساتواں انعام	ایک ایرانی ملا
آٹھواں انعام	ایک ایرانی کم
نواں انعام	کتاب آموزش
دسواں انعام	ایک عمدہ قرآن۔ د
گیارھواں انعام	ایک چھوٹا ایرا
بارھواں انعام	انگریزی فارسی
تیرھواں انعام	کتاب ایران کا تعارف

چودھواں تا اکیسواں انعا

مفت سپلائی اور ایک

فارم ارسال کرنے کا پتہ

انعامات

اور ان کے اسمائوں کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا اور انتظامیہ کمیٹی فقط خریداروں کو ہی یہ ماہنامہ ارسال کرتی رہے گی۔ یہاں اس بات کا تذکرہ لازمی معلوم ہوتا ہے کہ قرعہ اندازی کے دوران ان سبھی خریداروں کو بھی شامل کیا جائیگا جو پہلے سے ماہنامہ راہ اسلام کے خریدار رہے ہیں۔ یا اپنے مقالات واشعار اور مفید مشورہ و کارآمد تجاویز کے ذریعہ ماہنامہ کی خدمت کرتے رہے ہیں۔ پس ذیل میں دی گئی عبارت کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد متعلقہ خریداری فارم کی خانہ پری کر کے ساٹھ روپیہ کی خریداری رقم کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر فوراً ارسال کر دیں۔ مذکورہ فارم کی نقل اور فوٹو کاپی بھی قابل قبول ہوگی ہماری سفارش یہ ہے کہ اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں اور فقط پندرہ پیسہ روز یعنی ۶۰ روپیہ سالانہ خرچ کر کے ماہنامہ راہ اسلام جیسے رسالہ کو اپنا مونس وہمدم بنالیں جو دینی، ثقافتی، ادبی، ہنری، تاریخی، سیاسی اور سماجی معلومات ومقالات کا مجموعہ ہے۔ اس کے علاوہ آپ کو خصوصی انعامات کے لئے کی جانے والی قرعہ اندازی میں شامل ہونے کا موقع بھی مل جائے گا۔ واضح رہے کہ تکمیل شدہ خریداری فارم ارسال کرنے کی آخری تاریخ ۲۰ رجون ۱۹۹۱ء ہے اور ایام مبارک ہفتۂ وحدت اسلامی (۱۲ ربیع الاوّل تا ۱۷ ربیع الاوّل) کے دوران مذکورہ انعامات کیلئے پہلی قرعہ اندازی کا اہتمام کیا جائے گا اور تمام امتیازی وخصوصی انعامات انقلاب اسلامی ایران کی سالگرہ کے موقع پر تقسیم کئے جائیں گے۔

آپ کا بہترین مونس وہمدم ماہنامہ راہ اسلام حاضر خدمت ہے۔

فارم اشتراک ماہنامہ راہ اسلام

مدیر محترم

السلام علیکم

میں ماہنامہ راہ اسلام کا سالانہ زر اشتراک مبلغ ۶۰ روپیہ نقد / بذریعہ ڈرافٹ / پوسٹل آرڈر / منی آرڈر / رسید نمبر ________ مورخہ ________ ارسال کر چکا ہوں۔

براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر راہ اسلام جاری کر دیجئے اور انعام کے لئے قرعہ اندازی میں میرا نام بھی شامل کر لیجئے۔

نام اور مکمل پتہ: ____________________

____

____

____

پن کوڈ نمبر ☐☐☐☐☐☐

...میازی انعامات

...یزا — اور یک سال کی مفت سبسکرپشن

اور - - -

اور - - -

اور - - -

...کیٹ — اور - - -

اور - - -

اور - - -

اور - - -

...کیٹ — اور - - -

...یٹ — اور - - -

اور - - -

اور - - -

...اڑکٹ — اور - - -

...ماہنامہ راہ اسلام کی

...راہ اسلام

...ی - ۱۱۰۰۱۱

بیادگار

حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید روح اللہ الموسوی الخمینی طاب ثراہ

①
محترم، مجتہد العصر، فقیہِ اسلام — آیت اللہ عظمیٰ، مرجع و مسئولِ انام
واقفِ شرعِ متیں، عارفِ روحِ اسلام — اعلمِ وقت رہے، راہنما اور امام
آج افسوس صد افسوس خمینی نہ رہا
دہر میں پیکرِ کردارِ حسینی نہ رہا

②
پیکرِ صدق و صفا، مظہرِ تسلیم و رضا — رہبرِ راہِ خدا، جوہرِ ایمان و وفا
گوہرِ جود و سخا، کوثرِ الطاف و عطا — افتخارِ ارض و سما، محورِ عرفانِ خدا
اس پہ سکانِ زمیں، اہلِ فلک بھی روئے
اس پہ انساں ہی نہیں جن و ملک بھی روئے

③
وہ کہ بہتے ہوئے دنیا کو رلا کر اٹھا — وقت کی راہ سے ٹھوکروں کو اٹھا کر اٹھا
قوم کو خوابِ تغافل سے جگا کر اٹھا — بزم کے بجھتے چراغوں کو جلا کر اٹھا
وہ گیا گنجِ مشیت میں اندھیرے لے کے
روشنی چھوڑ گیا کل کے سویرے کے لئے

④
وہ تھا اس دور میں اک فہم و فراست کا نشاں — علم و دانش کا نشاں، رشد و ہدایت کا نشاں
ہاتھ میں تیغ و قلم، رخ پہ متانت کا نشاں — مجتہدِ عصر کی پوشیدہ امانت کا نشاں
حق کا بندہ تھا مگر حق کا جیالا نکلا
مکتبِ فاتحِ خیبر کا وہ پالا نکلا

⑤
کسی ظالم کسی آمر کو نہ چھوڑا اس نے — سوئی ٹھہری ہوئی امت کو جھنجھوڑا اس نے
فرقہ بندی کے ہر اک بند کو توڑا اس نے — بکھرے ٹوٹی ہوئی تسبیح کو جوڑا اس نے
مقصدِ زیست تو شیرازے کی یکجائی تھا
سچ ہے، وہ مردِ خدا مرکزِ دانائی تھا

⑥
وہ مساوات و اخوت کا پرستار رہا — عمر بھر وحدتِ قومی کا علمبردار رہا
ہر نفس حق کے اصولوں کا وفادار رہا — ہر قدم ظلم سے برسرِ پیکار رہا
خوف کھایا نہ کبھی سطوتِ شاہی سے
دم میں ٹکرا دیا شاہی حق آگاہی سے

⑦
اس کی پرواز کی سرحد میں تھا حد نہ حصار — اس کی آواز میں پنہاں اجلِ استکبار
اس کے اعلان میں مظلومِ زمانہ کی پکار — اس کے فرمان میں حق والوں کے دل کی للکار
اس نے فرمایا سنبھالے رہو ایمانوں کو
دیکھو مجبور نہ کر وقت کے شیطانوں کو

⑧
اس نے ہر ذہن کو تحریک میں یکجائی دی — اس نے بیمار امنگوں کو توانائی دی
آنکھ کو تابِ نظر، دل کو شکیبائی دی — جسمِ انساں میں ایماں کی انگڑائی دی
اس نے کمزوروں کو مضبوط ارادہ بخشا
منزلِ عقل کے گمراہوں کو جادہ بخشا

⑨
خیر اندیش وہ پہلے بھی رہا بعد میں بھی — مرحمت کیش وہ پہلے بھی رہا بعد میں بھی
کم نہ کچھ جوش وہ پہلے بھی رہا بعد میں بھی — مردِ درویش وہ پہلے بھی رہا بعد میں بھی
خاک پر بیٹھا تو اک شانِ امیری لے کر
تخت پر آیا تو خوشبوئے فقیری لے کر

⑩
کوئی نخوت نہ تعلّی، نہ تکبر نہ غرور — صاف تھا چشمۂ کوثر کی طرح اس کا شعور
دل میں اذکار کی ضو، چہرے پہ افکار کا نور — حسنِ اعمال میں اسلامی اخوت کا ظہور
وہ نہ اپنے کو کبھی ملک کا حاکم سمجھا
خود کو ہر وقت فقط دین کا خادم سمجھا

⑪
لوگ کہتے ہیں کہ وہ اٹھ گیا اب کیا ہوگا! — دین کہتا ہے کہ ناصر مرا موجود ہوگا
گرچہ اب کوئی خمینی نہیں پیدا ہوگا — پھر بھی اللہ جو چاہے گا سب اچھا ہوگا
حشر تک اس کے خیالات رہیں گے زندہ
حق کے تابندہ نشانات رہیں گے زندہ

از: سید شبیب رضوی نایاب
گلگشت

امام خمینی (قدس سرہ)

وہ عظیم شخصیت ہیں جن کی زندگی کا ہر لحظہ وہر پل مراقبہ ومحاسبہ نفس میں گزرتا تھا۔

انھوں نے مخلصین ومتقین و صالحین کی تعریف میں نازل ہونے

والی سیکڑوں قرآنی آیتوں کو مجسم اور عملی بنادیا۔

انھوں نے لوگوں کو کرامت، مومنین کو عزت، مسلمانوں کو طاقت و

شان وشوکت۔ مادی اور بے جان دنیا کو معنویت و روحانیت، عالم

اسلام کو تحریک و انقلاب اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے والوں کو

شجاعت وشہادت سے مالامال کردیا اور ساری دنیا پر یہ واضح کردیا کہ انسان

کامل ہونا، علیؑ جیسی زندگی بسر کرنا اور عصمت کی سرحدوں کے قریب

تک بڑھتے جانا کوئی کھیل یا افسانہ نہیں ہے۔

آیت اللہ سید علی خامنہ ای
رہبر معظم انقلاب اسلامی ایران

امام خمینی کی انقلابی راہ و روش

از حجۃ الاسلام تقوی معاون فرہنگی سازمان تبلیغات جمہوری اسلامی ایران

انقلاب اسلامی ایران کے قائد عظیم الشان حضرت آیت اللہ العظمیٰ امام خمینی قدس سرہ الشریف عصر حاضر کی اس صاحبِ عظمت شخصیت کا نام ہے جس نے موجودہ صدی میں ایسی اہم اور گہری تبدیلیوں کو جنم دیا ہے جو ہر اعتبار سے ناقابل فراموش صفات کی حامل ہیں۔ انھوں نے اپنی مثالی قیادت کے ذریعہ لوگوں کے دلوں پر اپنی انقلابی چھاپ قائم کی اور ان کے جوش و خروش و ایمانی حوصلے کو تھپتھپاتے ہوئے ایسی امت کی تشکیل فرمائی جو دنیا پر مسلط فاسد و ظالم و ملحدانہ نظامِ حکومت سے ٹکرانے کے لئے ہمہ تن اور ہمہ وقت آمادہ ہے۔

اس رہبرِ عظیم المرتبت کی ہمہ جہتی شخصیت ایسی عظمت و وسعت کی حامل ہے کہ فکر اس کو سمجھنے اور زبان اس کی مکمل تفسیر پیش کرنے سے عاجز ہے۔

امامِ مستضعفین کی سیاسی شخصیت نے عالمی سیاست و ماہرین سیاست کو اپنے قابو میں کر لیا۔ ان کی مجاہدانہ شخصیت نے میدانِ جہاد میں برسرِپیکار مجاہدوں کو حیرانی میں ڈال دیا اور ان کی عارفانہ شخصیت نے سیر و سلوک کی وادی میں پڑے ہوئے عارفوں اور عاشقوں کو حیران کر دیا۔ ان کی درسگاہ فیضیہ کے چشمۂ پُرفیض سے جاری شدہ فقاہت نے مرجعیت کو امامت اور امامت کو حکومت اور حکومت کو ولایت مطلقہ الٰہیہ کی ارتقائی منزلیں عطا کر دیں۔

اور آخرکار ان کے فلسفہ و اخلاق اور حکیمانہ ارشادات نے انھیں عدیم المثال عظمت و بزرگی سے مالامال کر دیا تھا۔ چنانچہ اسی بنیاد پر ہم یہ کہتے ہیں کہ ان کے حقیقی چاہنے والوں اور ان پر اپنی جان نچھاور کرنے والوں کو بھی ابتک ان کی ہمہ جہت زندگی کا مکمل علم نہیں ہے۔

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی ایک اسوۂ حسنہ کا درجہ رکھتی تھی اور یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ ان کی موت بھی اسوۂ حسنہ کا درجہ رکھتی ہے ان کے گرانقدر ارشادات اور ان کی تعمیری ہدایات آئندہ نسلوں کی تعمیر میں نمایاں خدمات انجام دیں گی جب پروردگار عالم کی بارگاہ میں خضوع و خشوع اور ظلم و ظالم کے خلاف مسلسل جد و جہد کا جو طریقہ انھوں نے سکھایا ہے اسے دنیا کے کمزور اور پسماندہ عوام اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھیں گے۔

مختصر لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس رہبر گرانقدر کے ارشادات و پیغامات انقلابی نسلوں کے لئے بیش قیمت سرمایہ کا درجہ رکھتی ہیں اور چونکہ ان کے حکیمانہ بیانات قرآن و اہلبیتِ رسالت کے ارشادات سے ماخوذ ہیں اسی وجہ سے قرآنی آیات کی طرح ان کے ارشادات عالیہ اس ملت کی تاریخ کی پیشانی پر درخشاں نظر آتے ہیں۔ ان ناقابل تردید حقائق کو نگاہ میں رکھتے ہوئے اس رہبرِ عظیم الشان کی انقلابی راہ و روش کا اجمالی تجزیہ پیش کیا جا رہا ہے تاکہ قارئین کرام حقائق کا بخوبی اندازہ کرتے ہوئے کوئی محکم و ٹھوس روش اختیار کر سکیں۔

جد و جہد

خداوند عالم کا ارشاد ہے: "فضل اللہ المجاهدين على القاعدين اجراً عظيماً"۔ یعنی خداوند عالم نے مجاہدین کو گھر بیٹھے رہنے والوں پر فضیلت اور اجر عظیم عطا کیا ہے۔

قرآنی تعلیمات کو نگاہ میں رکھتے ہوئے امام خمینیؒ خدا کی راہ میں کی جانے والی جد و جہد کو غیر معمولی اہمیت دیتے ہیں۔ ان کا عقیدہ و ایمان ہے کہ ایک مرد مسلمان کو اس کی عظمت و اہمیت سے ایک لمحے کے لئے بھی غافل نہیں ہونا چاہیئے، چنانچہ ایک موقع پر ملت اسلامیہ کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:۔

ہمیں اپنے اسلامی اصول و آئین کی حفاظت کرتے ہوئے مغربی سرمایہ داری اور اسکے سرغنہ امریکہ کو عالمی کمیونزم و اشتراکیت اور اس کے سرغنہ متجاوز روس کے خلاف ٹھوس انقلابی موقف اختیار کرنا چاہیے

دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں:

"چاہے میری ہڈیاں چکنا چور کر دی جائیں، چاہے مجھے پھانسی پر لٹکا دیا جائے، چاہے مجھے آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کے سپرد کر دیا جائے اور چاہے میرے گھر والوں کو میری نگاہوں کے سامنے قیدی بنا کر انھیں بدسلوکی کا شکار بنایا جائے۔ لیکن میں کفر و شرک کے ساتھ کئے

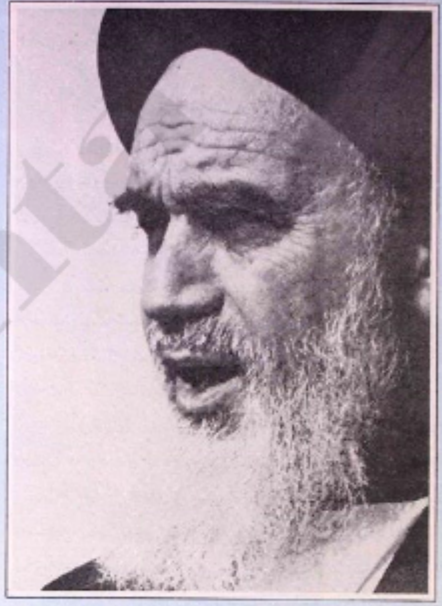

جانے والے معاہدہ امن پر ہرگز دستخط نہ کروں گا۔"

قرآنی آیات کی روشنی میں جدوجہد کی اہمیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

"قرآن کہتا ہے جنگ جاری رکھو تاوقتیکہ صفحۂ ہستی سے فتنہ وفساد کا خاتمہ ہو جائے۔ پس جو لوگ قرآن کی پیروی کرتے ہیں انھیں اپنی لڑائی جاری رکھنی چاہیئے اور فتنہ وفساد کی نابودی تک پوری طاقت کے ساتھ لڑتے رہنا چاہیئے۔"

اپنے آباء واجداد کی طرح امام خمینی قدس سرہ نے بھی اپنی مسلسل جدوجہد کے دوران کئی بار کفر کے سرغناؤں کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

"طاقتوں، بڑی طاقتوں اور ان کے فرمانبردار غلاموں کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ اگر خمینی اکیلا رہ گیا تو بھی وہ کفر وظلم وشرک وبت پرستی کے خلاف اپنی مسلسل جدوجہد کو جاری رکھے گا اور تائید خداوندی کے سایہ میں عالم اسلام کے مظلوم وپابرہنہ عوام کے ہمراہ دنیا کے ظالموں اور لٹیروں کی نیند حرام کر دے گا۔"

مشرکین سے برائت وبیزاری کا اعلان کرتے ہوئے اپنی جدوجہد کی دینی ماہیت کی طرف یوں اشارہ کرتے ہیں:

"میں ساری دنیا کے سامنے بڑی وضاحت کے ساتھ یہ اعلان کئے دیتا ہوں کہ اگر عالمی لٹیرے ہمارے دین کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں تو ہم ان کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے اور انھیں صفحۂ ہستی سے نابود کر دیں گے۔"

اپنی جدوجہد کے اسلامی اغراض ومقاصد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مکتب انبیاء کے ایک شاگرد کی حیثیت سے امام خمینیؒ اعلان کرتے ہیں:

"ہمارا مقصد فقر وگرسنگی زدہ دنیا میں عالمی اسلامی مقاصد کو عملی جامہ پہنانا ہے۔ اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ جب تک شرک وکفر ہے ہماری جدوجہد جاری ہے اور یہ جدوجہد ہمارے وجود کی ضمانت ہے۔"

دوسرے موقع پر مسلمانوں کی اسلامی شناخت کے احیاء کو الٰہی اقدار کی تجلی کا باعث قرار دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

"میں بڑی وضاحت کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہوں کہ جمہوری اسلامی ایران عالمی سطح پر مسلمانوں کی اسلامی شناخت کے احیاء کے لئے پونجی لگا رہا ہے اور اس کے سامنے ایسی کوئی دلیل موجود نہیں ہے جس کی وجہ سے وہ عالمی مسلمانوں کو دنیا میں رائج اقتدار حاصل کرنے والے اصول کی پیروی کرنے کی دعوت نہ دے اور انہیں دنیا پر مسلط صاحبان دولت واقتدار و مکر وفریب کی اقتدار پرستی کو رد کرنے کی دعوت نہ دے۔"

۱۹۸۷ء میں عید قربان کے موقع پر حجاج کرام اور عالمی مسلمانوں کے نام اپنے تاریخی پیغام میں ارشاد فرماتے ہیں:

"اے اسلام وقرآن کے بحر بیکراں سے الگ ہونے والے قطرو! ہوش میں آجاؤ اور اس الٰہی سمندر سے متصل ہو جاؤ اور اس نور مطلق سے وابستہ ہو جاؤ تاکہ عالمی لٹیروں کی لالچ بھری نگاہیں تمہارے اوپر ٹھہر نہ سکیں اور تمہارے خلاف تجاوزانہ کارروائی نہ کر سکیں اور تم لوگ اعلیٰ انسانی اقدار سے مالا مال شرافتمندانہ زندگی بسر کر سکو اور اس ذلت آمیز زندگی سے نجات حاصل کرو جس میں مٹھی بھر خانہ بدوش اسرائیلی تمہارے اوپر حکومت کریں اور تمہاری نظروں کے سامنے مظلوم مسلمانوں کو پامال کریں۔"

امام خمینیؒ کو اس حقیقت کا بخوبی اندازہ تھا کہ اسلام دشمن عناصر مسلمانوں کو اسلامی اقدار کی راہ سے منحرف کر دینا چاہتے ہیں چنانچہ ۱۹۸۹ء میں اپنے ایک پیغام میں امت اسلامیہ کو اپنی اسلامی شناخت کی حفاظت کی دعوت دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

"ہم سبھی لوگوں کو اس بات کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیئے اور بیرونی لوگوں کے ساتھ معاملہ کرتے وقت اس چیز کو اپنی سیاست کی بنیاد قرار دینا چاہیئے کہ عالمی لٹیرے اور ہمارے دشمن کب تک اور کس حد تک ہمیں برداشت کرتے ہیں اور کس حد تک ہماری آزادی کو قبول کرتے ہیں؟ میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ اسلامی شناخت اور تمام الٰہی قدروں سے انحراف کے بغیر وہ ہمیں پہچاننے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں اور بقول ارشادات قرآنیہ یہ لوگ تمہارے خلاف جنگ سے دستبردار ہونے

والے نہیں ہیں تاوقتیکہ تمہیں تمہارے دین سے الگ نہ کردیں۔"

۱۹۸۷ء میں انقلاب اسلامی ایران کے قائد عظیم الشان نے اسلامی انقلاب کے ایک اہم مقصد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ عالم اسلام کی ازسرِ نو انبار کی آزادی نہایت اہم اور لازمی ہے۔

"ہم نے مشرکین سے برائت و علیحدگی کے اعلان کے سہارے عالم اسلام میں موجود ازسرِ نو کے ڈھیر کی آزادی کا فیصلہ کرلیا ہے اور انشاء اللہ تائیدِ خداوندی اور فرزندانِ قرآن کی حمایت کے ذریعہ اس مقصد میں ہمیں کامیابی ضرور ملے گی۔"

مشرکین سے برائت کا اعلان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہم ساری دنیا میں اپنے تجربات کو برآمد کررہے ہیں اور ظالموں کے خلاف کی جانے والی جدوجہد کے نتیجے کو دنیا کے تمام حق طلب مجاہدوں تک پہنچا رہے ہیں اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ ان تجربات کو برآمد کرنے کا نتیجہ کامیابی و آزادی اور اقوام عالم کے درمیان اسلامی احکام کی ترویج و اشاعت کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔"

۱۹۸۸ء کے اواخر میں حج بیت اللہ کے دوران عرفہ کے دن امام خمینیؒ نے اپنے پیغام میں ارشاد فرمایا تھا:

"اے دنیا کے مسلمانو! آخر تم لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کیونکہ صدر اسلام میں تم نے اپنی انتہائی کم تعداد کے باوجود عظیم طاقتوں کو پچھاڑ کر رکھ دیا تھا اور عظیم ملت اسلامیہ کی تشکیل کی تھی آج تم لوگوں کی تعداد تقریباً ایک ارب مسلمانوں پر مشتمل ہے اور تمہارے پاس گرانقدر ذخائر بھی موجود ہیں اور اسکے بعد بھی دشمن کے مقابلے میں تمہیں اس درجہ کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ تمہاری تمام پریشانیوں اور بدبختیوں کا واحد سبب تمہارے سربراہان مملکت اور آخر کار خود تم لوگوں کے درمیان تفرقہ و اختلاف ہے؟ پس تم لوگ اٹھ کھڑے ہو اور قرآن کریم کو ہاتھ میں لئے ہوئے حکم خداوندی کے سامنے سرِتسلیم خم کردو تاکہ اسلام عزیز کو اس کی عظمت و بزرگی دوبارہ حاصل ہوجائے۔ آؤ خداوند عالم کی ایک نصیحت کو کان لگا کر سنو۔ ارشادِ خداوندی ہوتا ہے "قل انما اعظکم بواحدة ان تقوموا للّٰہ مثنیٰ و فرادیٰ" اے مسلمانانِ دنیا اور اے پسماندگانِ عالم! باہم متحد ہو جاؤ اور اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہو کر اسلام کے دامن میں پناہ حاصل کرلو اور اقوام عالم کے حقوق کو پامال کرنے والوں کے خلاف نبرد آزما ہو جاؤ۔"

امام خمینیؒ اپنی قرآن و سنت پر مشتمل وسیع جدوجہد اور اپنے مقدس جہاد کے دوران حقیقی دشمن کی شناخت پر بہت زور دیتے ہیں اور دنیا کے مختلف علاقوں میں زندگی بسر کرنے والے اپنے پیروکاروں کو حکم دیتے ہیں کہ اپنے دشمنوں کو اچھی طرح پہچان لیں اور مکمل شناخت و معرفت کے ساتھ ان کا بھرپور مقابلہ کریں۔

اسلامی انقلاب کے قائد عظیم الشان نے بڑی وضاحت کے ساتھ دشمن کی پیچیدہ و شیطانی ماہیت کا تعارف کرایا ہے اور اکثر ان کی راہ و روش اور ان کے سازشانہ اقدامات کے ذریعہ ان کی شناخت کرائی ہے۔ ذیل میں امام خمینیؒ کے ان ارشادات کی ایک جھلک پیش کی جارہی ہے جو دشمنان اسلام کی شناخت میں ممد و معاون ہیں۔

امریکہ

امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ نے امریکہ کو اقوام عالم بالخصوص محرومین و مستضعفین کا بڑا دشمن قرار دیا ہے کیونکہ دنیا کے انتہائی طاقتور ملک کی حیثیت سے امریکہ دنیا کی پسماندہ قوموں کے گرانقدر ذخائر کو بڑی بے رحمی کے ساتھ نگل جاتا ہے اور لوگوں کی شخصیت کو بے رحمانہ انداز میں ذلیل و رسوا کردیتا ہے۔

"دنیا کے اسلامی و غیر اسلامی ممالک کے عوام کے سامنے انتہائی اہم اور درد انگیز مسئلہ امریکہ ہے۔ دنیا کے سب سے زیادہ طاقتور ملک کی حیثیت سے امریکی حکومت ان ممالک کے قیمتی ذخائر کی لوٹ کھسوٹ میں ذرہ برابر کوتاہی نہیں کرتی جو امریکہ کی غلامی میں لگے ہوئے ہیں۔"

دوسری جگہ اس حقیقت کی نشاندہی کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

"امریکہ دنیا کی کمزور اور پسماندہ قوموں کا جانی دشمن ہے۔ امریکہ دنیا پر اپنا سیاسی، اقتصادی، ثقافتی اور فوجی غلبہ حاصل کرنے میں بڑی سے بڑی خیانت سے باز نہیں آتا ہے۔ وہ دنیا کے مظلوم عوام کو بین الاقوامی صیہونیت کے ذریعہ کئے جانے والے وسیع پروپیگنڈے کی مدد سے خوفناک تباہی و بربادی سے دوچار کردیتا ہے وہ اپنے خفیہ اور حیا سوز ایجنٹوں اور زرخرید غلاموں کے ذریعہ بے سہارا اور پسماندہ لوگوں کا خون اس طرح چوستا ہے جیسے امریکہ اور امریکہ کے غلام عناصر کے علاوہ اس دنیا میں کسی دوسرے آدمی کو زندہ رہنے کا حق حاصل نہیں ہے۔"

صیہونیت

امام خمینی قدس سرہ کی نظر میں بین الاقوامی صیہونیت اسلام اور مسلمانوں سے دیرینہ عداوت رکھتی ہے یہی وجہ ہے کہ فلسطین پر صیہونیت کے غاصبانہ قبضہ کی ابتدا ہی سے امام خمینی تقریر و تحریر کے ذریعہ ملت اسلامیہ کے سامنے اس کا مکمل تعارف پیش کرتے رہے ہیں۔ اسلام سے یہودیوں کی دیرینہ عداوت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں۔

"ابتدا ہی میں تحریک اسلام یہودیوں سے الجھ گئی اور ان لوگوں نے اسلام دشمن پروپیگنڈہ اور فکری سازشوں کا سلسلہ شروع کردیا اور وہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔"

دوسرے موقع پر اسرائیل کی ناجائز و شرمناک ولادت اور عالمی سامراج کی اسلام دشمن سازشوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

"مشرق و مغرب کی سامراجی حکومتوں کی سانٹھ گانٹھ کے نتیجے میں اسرائیل کا جنم ہوا اور اس کی تخلیق کا مقصد اسلامی اقوام کی سرکوبی و پامالی تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آج اس کو جملہ سامراجی طاقتوں کی بھرپور حمایت و سرپرستی حاصل ہے۔ امریکہ اور برطانیہ فوجی و سیاسی تقویت اور

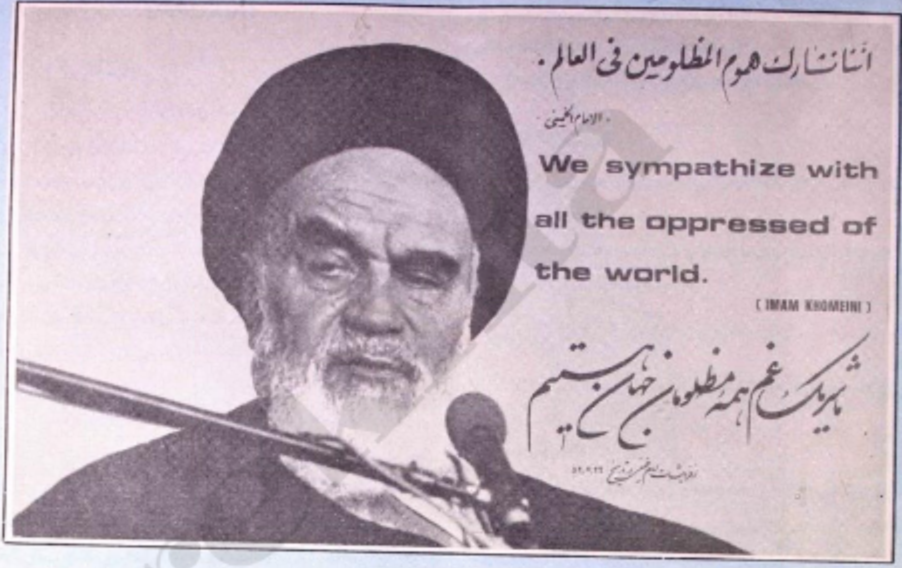

جبکہ اسلحوں کی سپلائی کے ذریعہ اسرائیل کو فلسطین پر اپنا ناجائز قبضہ برقرار رکھنے اور مسلمانوں کو پامال کرنے پر آمادہ کیے ہوئے ہیں اور دوسری طرف روس مکر و فریب اور سازشانہ سیاست و خیانت کے ذریعہ اسرائیل کی موجودیت کی ضمانت فراہم کئے ہوئے ہے۔"

"اگر اسلامی ممالک اور مسلمان قوموں نے مشرقی و مغربی بلاک پر بھروسہ کرنے کے بجائے اسلام پر بھروسہ کیا ہوتا اور قرآن کریم کی نورانی و نجات بخش تعلیمات کو نصب العین اور نمونۂ عمل قرار دیا ہوتا تو آج وہ صیہونی حملہ آوروں کے چنگل میں گرفتار نہ ہوتے اور نہ انہیں امریکی فینٹم اور روسی سازشوں اور شیطانی چالوں سے مرعوب ہونا پڑتا۔ قرآن کریم سے اسلامی حکومتوں کی علیحدگی نے ہی امت اسلامیہ کو ایسے سیاہ و شرمناک حالات کا شکار بنا دیا ہے اور مسلمان اقوام اور اسلامی ممالک مشرقی و مغربی سامراج کی سازش کے سایہ میں زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیئے گئے ہیں۔"

بین الاقوامی اشتراکیت

امام خمینی قدس سرہ کی باشعور و دانشمندانہ قیادت کا سب سے اہم و نمایاں پہلو یہ تھا کہ ان میں دشمن کی شناخت کی غیر معمولی صلاحیت موجود تھی۔ دشمن چاہے کسی بھیس میں ہو وہ اسے فوراً پہچان لیا کرتے تھے اور اس کے نعروں یا ظاہری رکھ رکھاؤ سے ہرگز متاثر نہیں ہوتے تھے۔ اپنے ایک بیان میں بین الاقوامی اشتراکیت کے سلسلے میں ارشاد فرماتے ہیں:

"ہم عالمی اشتراکیت کے خلاف اسی طرح برسرپیکار ہیں جس طرح مغربی لٹیروں کے خلاف جن کا سرغنہ امریکہ ہے۔ میرے عزیز دوستو! اچھی طرح سمجھ لو کہ کمیونسٹی طاقتوں کا خطرہ امریکی خطرے سے کم نہیں ہے.... دنیا کی دونوں بڑی طاقتوں نے کمزور و پسماندہ اقوام کی نابودی کے لئے اٹل فیصلہ کر رکھا ہے اور ہمیں محرومین و مستضعفین عالم کی بھرپور حمایت کرنی چاہیئے...."

عیش پرست و بے رحم ذخیرہ اندوز

دنیائے اسلام کے رحم دل رہنما امام خمینیؒ عیش پسند مسلمانوں کے اسلام کو امریکی اسلام کی جھلک سے تعبیر کرتے ہیں اور اس فکر و راہ و روش کے خلاف نبرد آزمائی کی دعوت دیتے ہیں۔

"وہ ہنر انتہائی دلکش و پاکیزہ ہے جس میں جدید سرمایہ داری، خون آشام اشتراکیت، حسن و عیش پرست اسلام، سازش و کمینگی پر مشتمل اسلام اور بے رحم عیش پرست اسلام بعبارت

مختصر امریکی اسلام کو نابود کرنے کی صلاحیت موجود ہو۔"

وہابیت

امام خمینیؒ وہابیوں کو اسلام کا جانی دشمن سمجھتے تھے اور وقتاً فوقتاً امت اسلامیہ کو اس منحرف جماعت کی سازشانہ حرکتوں سے مطلع کیا کرتے تھے۔ انہوں نے وہابیت کے شبہات کے جواب میں ہی اپنی گرانقدر کتاب "کشف الاسرار" تحریر فرمائی ہے۔ فقط یہی نہیں بلکہ اسلامی انقلاب کے دوران بالخصوص امریکہ غلام یہودی جلادوں کے ذریعہ سرزمین امن الٰہی میں تقریباً پانچسو حاجیوں کے بے رحمانہ قتل عام کے بعد وہابیوں کے سلسلے میں امام خمینیؒ کی حساسیت میں غیر معمولی اضافہ ہوگیا چنانچہ انھوں نے اپنی تقریروں کے ذریعہ اس خیانت کار جماعت کو دنیا والوں کے سامنے بے نقاب کر دیا اور دنیا والوں کو اس حقیقت کا بخوبی اندازہ ہوگیا کہ یہ جماعت اسلامی مقدسات کی بے حرمتی پر کمر بستہ ہے۔ اپنی ایک تقریر میں وہ ارشاد فرماتے ہیں:

"کیا مسلمان یہ نہیں دیکھتے ہیں کہ آج دنیا میں تمام مراکز وہابیت درحقیقت فتنہ و فساد اور جاسوسی کے اڈوں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ یہ ایک طرف اسلام اشرافیت' اسلام ابوسفیان' فاسد درباری علماء کے اسلام' یونیورسٹی اور دینی درسگاہوں کے مقدس نماؤں کے اسلام' ذلت و رسوائی کے اسلام' طاقت و دولت والے اسلام' مکر و فریب والے اسلام' مظلوموں اور پا برہنہ لوگوں پر حکمراں سرمایہ داری والے اسلام اور عبارت مختصر امریکی اسلام کی ترویج میں سرگرم ہیں اور دوسری طرف امریکہ کی چوکھٹ پر اپنی پیشانی خم کئے ہوئے ہیں۔"

کامیابی کا راز

سماجی تحریکیں اور اہم انقلابات ایک مخصوص مرحلہ سے شروع ہوتے ہیں اور انھیں اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے دشوار گزار راہوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ ماہرین علم سماجیات نے سماجی و انقلابی تحریکوں کو چار مرحلوں میں تقسیم کیا ہے۔ ابتدائی مرحلہ' ترقی کا مرحلہ' مرحلہ بقا و دوام اور مرحلۂ کامیابی۔ مراحل کی یہ تقسیم انتہائی دلچسپ معلوم ہوتی ہے لیکن ہر انقلاب یا تحریک کے دوران قائد اور انقلابی عوام دونوں کو اس بات کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیے کہ ان کی کامیابی کا راز کیا ہے؟

اپنی انقلابی زندگی کے دوران امام خمینیؒ ایرانی عوام کو ان کی کامیابی کے راز کی طرف برابر متوجہ کرتے رہے۔ ذیل میں ان کے ارشادات کا اجمالی خاکہ حاضر خدمت ہے۔

۱۔ خدا پر ایمان

"تم لوگ اپنی کامیابی کے راز کی حفاظت کرو۔ ہماری قوم جب تک خدا کے ساتھ ہے' کامیاب ہے۔ ہماری قوم جب تک قرآن کو اپنی پناہ گاہ بنائے ہوئے ہے' کامیاب ہے۔ جب تک ہماری قوم کے سر پر قرآن کا پرچم موجود ہے وہ کامیاب ہے۔ گذشتہ تحریکیں یا سیاسی تھیں یا نیم اسلامی لیکن آج ہماری تحریک مکمل اسلامی ہے اور یہی کامیابی کا راز ہے۔

۲۔ وحدت

"اس قوم نے اپنی اسلامی وحدت کے ذریعہ دشمنوں کا مقابلہ کیا اور دنیا کی تمام بڑی طاقتوں کو شکست دے دی۔

"پہلے مرحلہ پر تمہارا ایمان اور اس کے بعد تمہاری وحدت تمہاری کامیابی کا راز ہے۔ پس تم ان دونوں چیزوں کی حفاظت کرتے رہو۔"

۳۔ مقابلہ و ثبات قدم

"ہماری قوم نے دنیا والوں پر یہ ثابت کر دیا کہ ایمان وارادہ اور اٹل فیصلے کے ذریعہ شیطانی طاقتوں پر غلبہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔"

دوسری جگہ امام خمینیؒ ارشاد فرماتے ہیں:

"ہم نے خالی ہاتھوں سے اس غیر معمولی شیطانی طاقت پر غلبہ حاصل کر لیا جس کو دنیا کی تمام بڑی طاقتوں کی حمایت حاصل تھی۔ اس کامیابی کا واحد سبب یہ تھا کہ سب لوگ باہم متحد تھے اور مشکلات و پریشانی میں صبر سے کام لیتے تھے اور خداوند عالم پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنی پریشانیوں کا حل تلاش کیا کرتے تھے۔"

۴۔ اعتمادِ نفس

قائد امت اسلامیہ امام خمینیؒ مایوسی و ناامیدی کو شیطانی حرکت قرار دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

"مایوسی کا تعلق ابلیس کے لشکر سے ہے یعنی شیطان انسان کو مایوسی و ناامیدی کی طرف مائل کرتا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ ابلیس صفت لوگوں نے کمزور و پسماندہ اقوام کو ہمیشہ مایوسی میں مبتلا رکھا اور انہیں یہ باور کراتے رہے کہ "ہم کچھ نہیں جانتے اور ہم کچھ نہیں کر سکتے"۔ ہمیں بھی ابلیس کے لشکر سے کنارہ کشی اختیار کرنی چاہیئے اور اپنے اندر امید کو زندہ رکھنا چاہیئے کیونکہ امید اللہ کے لشکر کا ایک حصہ ہے۔"

●●

حوادث کی ایک جھلک

اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون

- مسلمانانِ عالم کے قائدِ عظیم الشان اور اسلامی جمہوریہ ایران کے بانی امام خمینی نے ۸۹ سال کی عمر میں ۳ جون ۱۹۸۹ء بروز یکشنبہ بوقت ساڑھے دس بجے شب اس دارِ فانی سے عالمِ ملکوت کا سفر اختیار کیا۔
- پورے ملک میں ایک ہفتہ کی سرکاری تعطیل اور چالیس روزہ عوامی سوگ کا اعلان کیا گیا۔
- حضرت امام کے الٰہی و سیاسی وصیت نامہ کو مجلس خبرگان کے اجلاس میں کھولا اور پڑھا گیا۔
- اسلامی جمہوریہ ایران کے کروڑوں لوگوں کو صبح جب رہبرِ انقلاب کے جانگداز سانحہ ارتحال کی اطلاع ملی تو ان پر غیر معمولی سوگ طاری ہو گیا اور ملک گیر پیمانہ پر گریہ و زاری اور سوگواری کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا۔
- عظیم الشان الوداعی رسومات کے ساتھ امام خمینیؒ کے جسدِ مطہر کو سپردِ خاک کر دیا گیا۔ اس الوداعی مجلس میں ایک کروڑ سے زیادہ عزاداروں نے شرکت کی۔
- ملک کے ہر گوشے سے آئے ہوئے غمزدہ سوگواروں کا ایک عظیم سیلاب مصلّی سے بہشتِ زہرا تک پھیلا ہوا تھا۔
- مجلس خبرگان کے ۸۰ فیصد اراکین کی تائید و حمایت کے ساتھ آیت اللہ سید علی خامنہ ای کو اسلامی انقلاب کا قائد منتخب کیا گیا۔
- صدر جمہوریہ اور قائدِ ملت جعفریہ پاکستان، مجاہدینِ افغانستان، الجزائر پارلیمنٹ کے صدر و اعلیٰ سطحی وفد، لیبائی کانگریس کے صدر کی قیادت میں اعلیٰ سطحی وفد، وزیر خارجہ و ارکانِ کابینہ کے دیگر دونوں وزیروں کے ہمراہ ہندوستانی وفد، برطانیہ کے ممتاز علماء و دانشوروں کی ایک جماعت، ترکی کے نائب وزیر و وزیر خارجہ کویت، پاکستانی مسلمانوں کی بڑی جماعت اور عالمی ابلاغ عامہ و خبر رساں اداروں کے ۲۲۰ نمائندوں اور قلم برداروں نے امام خمینیؒ کی تدفین میں شرکت کی۔
- امام خمینیؒ کے سوگ میں اقوامِ متحدہ کے پرچم کو جھکا دیا گیا۔
- اس عظیم الشان الوداعی اجتماع میں امام خمینیؒ کے کئی سوگوار جاں بحق ہو گئے۔
- امام خمینیؒ کی الوداعی رسومات کے دوران چودہ ہزار لوگ زخمی ہو گئے۔ تنظیم ہلال احمر کا بیان۔
- امام خمینیؒ کے مراسم ہفتم میں شرکت اور اسلامی جمہوریۂ ایران کے قائد سے تجدید بیعت کے لئے ایرانی دینی درسگاہوں اور تعلیمی اداروں کے ڈھائی ہزار ممتاز اساتذہ اور دانشوروں نے بہشتِ زہرا تک پیدل مارچ کیا۔
- صدر پارلیمنٹ کا بیان: اسلامی جمہوریہ ایران کے قائد کی حیثیت سے آیت اللہ سید علی خامنہ ای کا انتخاب امام خمینیؒ کی رہنمائی کا گرانقدر نتیجہ ہے۔
- سنہ ہجری کے مطابق "بجنت الٰہی موسوی خمینیؒ" (۱۴۰۹ھ) اور ہجری شمسی کے مطابق "ہو المغفور" (۱۳۶۸ ش) امام خمینیؒ کا سالِ وفات ہے۔
- حضرت آیت اللہ جوادی آملی، آیت اللہ ہاشمی، آیت اللہ نوری، آیت اللہ شیرازی، آیت اللہ شاہ آبادی، آیت اللہ شمس، آیت اللہ بنی فضل اور آیت اللہ طاہری نے امام خمینیؒ کے مقلدین کو آیت اللہ اراکی کی تقلید کی طرف رجوع کیا اور آیت اللہ اراکی نے یہ فتویٰ صادر فرمایا کہ امام خمینیؒ کے مقلدین ان کی تقلید پر باقی رہ سکتے ہیں۔
- لاکھوں مسلمانوں نے رسمِ فاتحہ خوانی ہفتم کے موقع پر امام خمینیؒ کا سوگ منایا۔
- امام خمینیؒ کے مزار پر حجت الاسلام ہاشمی رفسنجانی نے کہا: "اے امامِ بزرگوار! آپ کی زندگی کی طرح آپ کی موت بھی اسلام کی خدمت کر رہی ہے۔"
- آیت اللہ خامنہ ای کے نام اپنے ایک پیغام میں آیت اللہ اراکی نے ارشاد فرمایا: "اسلامی جمہوریۂ ایران کے قائد کے عہدہ پر آپ کا انتخاب ملتِ اسلامیہ ایران کی امیدوں کا بیش قیمت سرمایہ ہے۔"
- امام خمینیؒ کے روضہ کی تعمیر کے لئے ملتِ اسلامیہ ایران اب تک کروڑوں ریال کا عطیہ فراہم کر چکی ہے۔
- ملک کے اکثر علماء عظام نے آیت اللہ اراکی کی مرجعیت کی حمایت کا اعلان کیا۔
- ایرانی علماء و فضلاء کے علاوہ دنیا کے دیگر ۲۰ ملکوں کے مذہبی رہنماؤں نے قائدِ جمہوری اسلامی ایران حضرت آیت اللہ خامنہ ای کی بیعت قبول فرمائی۔

وصیت امام

بعض جھلکیاں

- اتنا ضرور کہنا چاہیئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ان دو امانتوں (قرآن و اہلبیتؑ) پر طاغوتی طاقتوں نے جو ستم ڈھائے ہیں وہ در حقیقت امت مسلمہ بلکہ عالم البشریت پر ظلم ہے جنہیں بیان کرنے سے قلم عاجز ہے۔ یہاں یہ نکتہ بھی بیان کردینا ضروری ہے کہ حدیث ثقلین تمام مسلمانوں کے درمیان (بطور متواتر) نقل ہوئی ہے اور اہل سنت کی کتابوں، صحاح ستہ سے لے کر ان کی دیگر کتابوں تک میں مختلف لفظوں میں اور متعدد مقامات پر پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے متواتر نقل ہوئی ہے۔
- ہمیں فخر ہے کہ ہم اس مذہب کے پیرو ہیں جس کی بنیاد خدا کے حکم سے رسول خدا نے رکھی ہے۔ ہمیں فخر ہے کہ "نہج البلاغہ" جو قرآن کے بعد مادی و معنوی زندگی کا عظیم ترین دستور اور انسانوں کو آزادی بخشنے والی اعلیٰ ترین کتاب ہے اور اس کے حکومتی اور معنوی احکام و فرامین بہترین راہ نجات ہیں، ہمارے معصوم امام سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہمیں فخر ہے کہ آئمہ معصومین از علی ابن ابی طالبؑ تا منجی البشریت حضرت مہدی صاحب الزمان علیہم آلاف التحیات والسلام، جو خدائے قادر کی قدرت و توانائی سے زندہ اور تمام امور کے نگراں ہیں، ہمارے امام ہیں۔
- یہاں یہ یاد دہانی بھی ضروری ہے کہ میری یہ الٰہی و سیاسی وصیت صرف ایران کی عظیم الشان قوم ہی سے مخصوص نہیں ہے بلکہ یہ وصیت تمام اسلامی قوموں اور دنیا کے مظلوموں کے لئے ہے چاہے وہ جس مذہب و ملت سے بھی تعلق رکھتے ہوں۔
- دوسرا گروہ جو شیطانی منصوبہ رکھتا ہے، اور اسلام کو حکومت و سیاست سے جدا سمجھتا ہے۔ ان نادانوں کو یہ بتا دینا چاہیئے کہ قرآن کریم اور رسولؐ خدا کی سنت میں جتنے احکام سیاست و حکومت کے سلسلہ میں پائے جاتے ہیں اتنے احکام کسی اور موضوع سے متعلق ذکر نہیں ہوئے ہیں، بلکہ اسلام کے بہت سے عبادی احکام بھی، عبادی و سیاسی ہیں جن کی طرف سے غفلت نے ان مصیبتوں کو جنم دیا ہے۔ خود پیغمبر اسلام نے دنیا کی تمام حکومتوں کی طرح، حکومت تشکیل دی ہے لیکن آپ کا مقصد سماجی انصاف قائم کرنا تھا۔
- اسلامی قوموں سے میں وصیت کرتا ہوں کہ جمہوری اسلامی حکومت اور ایران کی مجاہد قوم کو اپنے لئے نمونۂ عمل بنا لے اور اگر آپ کی ظالم حکومتیں، قوموں کے مطالبات کو ـــ کہ وہی ملت ایران کا مطالبہ ہے ـــ تسلیم نہ کریں تو پوری طاقت کے ساتھ انہیں ان کی منزل تک پہنچا دیجئے کیونکہ مسلمانوں کی بدبختی کا سبب یہی مشرق و مغرب سے وابستہ حکومتیں ہیں اور میں تاکید کے ساتھ وصیت کرتا ہوں کہ اسلامی اور جمہوری اسلامی کے مخالف پروپیگنڈہ بھونپوؤں پر کان نہ دھرئے کیونکہ اب

کی یہی کوشش ہے کہ اسلام کو میدان سے باہر کر دیں تاکہ بڑی طاقتوں کے مفادات محفوظ رہیں۔

- ایک اور سازش جس نے، بصد افسوس، ملکوں اور ہمارے عزیز ملک پر بھی بہت زیادہ اثر ڈالا ہے اور اس کے آثار ابھی کافی حد تک باقی ہیں، وہ استعمارزدہ ملکوں کو خود اپنے آپ سے بیگانہ بنا کر اس حد تک مشرق پرست و مغرب نواز بنا دیا ہے کہ انہوں نے اپنے کو اور اپنی طاقت و ثقافت کو ہیچ سمجھ لیا، اور طاقت کے دو مشرقی و مغربی بلاکوں کی نسلی و ثقافتی برتری تسلیم کر لی اور ان دونوں طاقتوں کو قبلۂ عالم مان بیٹھے، اور ان دونوں بلاکوں میں سے کسی نہ کسی بلاک سے وابستگی کو ناقابل اجتناب فریضہ بتانے لگے۔ اس غم انگیز حادثہ کا قصہ طولانی ہے اور اس سے جو نقصان ہمیں پہنچا ہے اور اب بھی پہنچ رہا ہے وہ نہایت ہی مہلک اور تباہ کن ہے۔ اس سے بھی زیادہ غم انگیز بات یہ ہے کہ ان طاقتوں نے اپنے تحت اقتدار ستم رسیدہ قوموں کو ہر میدان میں محتاج و پسماندہ رکھ کر صرف کھانے اور مصرف کرنے والی قوم بنا دیا ہے۔ ہمیں اپنی ترقیوں اور اپنی شیطانی طاقتوں سے اتنا مرعوب و خوفزدہ کر دیا ہے کہ ہمارے اندر کسی تخلیقی کام میں ہاتھ لگانے کی جرأت نہیں رہ گئی ہے، ہم نے اپنا سب کچھ ان کے حوالے کر کے اپنی اور اپنے ملک کی قسمت ان کے ہاتھوں میں تھما دی اور آنکھ بند کر کے ان کے حکم کے غلام اور مطیع و فرمانبردار بنے ہوئے ہیں۔

- یہی مصنوعی حقارت و کند ذہنی باعث ہوئی ہے کہ ہم کسی معاملہ میں اپنی فکر و دانش پر بھروسہ نہ کریں، صرف مشرق و مغرب کی اندھی تقلید کرتے رہیں، بلکہ اگر ثقافت، ادب، صنعت و ایجادات کے میدان میں ہمارے پاس کچھ شاہکار تھے جن کو ثقافت و تہذیب سے عاری مشرق و مغرب کے پرستار قلم کاروں اور مقرروں نے تنقید اور مذاق کا نشانہ بنا کر ہماری مقامی فکر و توانائی کا سر کچل کر ہمیں مایوس کر دیا اور آج بھی یہ عمل جاری ہے۔ اغیار کے عادات و رسوم، چاہے وہ کتنے ہی مبتذل اور واہیات کیوں نہ ہوں، اپنی گفتگو اور تحریر و عمل سے اس کی نشر و اشاعت اور تعریفوں کے پل باندھ کر قوموں کو اسے اپنانے پر مجبور کیا اور کر رہے ہیں۔

- اب دنیا کی محروم قومیں بیدار ہو چکی ہیں اور اب وہ دن دور نہیں جب اسی بیداری کے نتیجہ میں تحریک قیام اور انقلاب برپا ہو جائے گا۔ اور قومیں اپنے کو مستکبر ستمگروں کی غلامی سے آزاد کرا لیں گی۔ اور آپ اسلامی اقدار کے پابند مسلمان دیکھ رہے ہیں کہ مشرق و مغرب سے جدائی اپنی برکتوں کو ظاہر کر رہی ہے۔ مقامی ذہن و دماغ حرکت میں آ گئے ہیں اور خود کفائی کی طرف آگے بڑھ رہے ہیں۔ جس چیز کو مشرق و مغرب کے خائن ماہرین، ہماری قوم کے لئے محال بتاتے تھے وسیع پیمانہ پر ملت کے ذہن اور اس کے دست و بازو کے ذریعہ انجام پا رہی ہے اور ابقیہ چیزیں، ان شاء اللہ طویل مدت میں انجام پاتی رہیں گی اور افسوس صد افسوس کہ یہ انقلاب دیر میں وجود میں آیا اور کم از کم محمد رضا کی کیفیت اور ظالمانہ سلطنت کے آغاز ہی میں رونما نہیں ہوا۔ اگر یہ انقلاب اسی وقت آ گیا ہوتا تو آج کا یہ غارت زدہ ایران، دوسرا ہی ایران ہوتا۔

- تمام مسلمانوں اور مستضعفین عالم سے میری وصیت یہ ہے کہ آپ اس انتظار میں بیٹھے نہ رہیں کہ آپ کے ملک کے حکام و ذمہ دار افراد یا غیر ملکی طاقتیں آئیں اور آپ کی خدمت میں استقلال و آزادی کا تحفہ پیش کریں ہم نے اور آپ نے کم از کم اس آخری صدی میں مشاہدہ کیا کہ رفتہ رفتہ تمام اسلامی ملکوں بلکہ تمام ہی چھوٹے ملکوں میں عالمی لٹیروں اور بڑی طاقتوں کے قدم پہنچ رہے ہیں ہم نے خود مشاہدہ کر لیا ہے یا صحیح تاریخوں نے ہمیں بتایا ہے کہ ان ملکوں پر مسلط حکومتوں نے کبھی بھی اپنی قوموں کی آزادی و استقلال اور ان کی فلاح و بہبود کی فکر کی ہے نہ کر رہی ہیں بلکہ تقریباً سبھی حکومتیں یا تو خود ہی اپنی قوموں پر ظلم و ستم کے ذریعہ گھٹن کی زندگی فراہم کرتی رہی ہیں اور اپنے ہر کام میں صرف ذاتی یا جماعتی مفاد کو پیش نظر رکھا ہے یا پھر مالدار و خوشحال

طبقات کو مزید عیش و آرام پہنچانے کی فکر رہی ہے جھونپڑی میں زندگی گزارنے والے محروم و مظلوم طبقات زندگی کی تمام نعمتوں حتیٰ روٹی اور پانی جیسی چیزوں اور قوت لایموت سے بھی محروم رہے ہیں اور ان حکومتوں نے ان بے چاروں کو خوشحال و عیاش طبقہ کے مفادات کے لئے استعمال کیا ہے اور یا پھر (یہ حکومتیں) بڑی طاقتوں کی کٹھ پتلی رہی ہیں جنہوں نے پوری طاقت کے ساتھ اپنے ملکوں اور قوموں کو (غیروں سے) وابستہ بنانے کی کوشش کی ہے اور مختلف حیلوں سے اپنے ملکوں کو مشرق و مغرب کی منڈی بنا کر ان کے مفاد کی حفاظت کی ہے اور قوموں کو پسماندہ اور صرف کھانے اور صرف کرنے کا عادی بنا دیا ہے اور آج بھی اسی منصوبہ کے تحت عمل کر رہی ہیں۔

● میں پُر سکون دل، مطمئن قلب، مسرور و شادمان روح اور فضلِ خدا کے امیدوار ضمیر کے ساتھ آپ بہن بھائیوں کی خدمت سے رخصت ہو کر مقامِ ابدی کی جانب سفر کر رہا ہوں اور آپ لوگوں کی دعائے خیر کا سخت محتاج ہوں۔ خدائے رحمٰن و رحیم سے دعا کرتا ہوں کہ خدمت میں کوتاہی اور قصور و تقصیر کے سلسلے میں میرے عذر کو قبول فرمائے اور میں قوم سے بھی امید رکھتا ہوں کہ وہ کوتاہیوں، قصوروں اور تقصیروں کے سلسلے میں میرے عذر کو قبول کر لے اور اپنے عزمِ مصمم نیز پوری توانائی کے ساتھ آگے بڑھتی رہے اور یہ جان لے کہ ایک خدمت گزار کے چلے جانے سے قوم کی آہنی فصیل میں شگاف نہیں پڑے گا کیونکہ مجھ سے اعلیٰ اور والاتر خدمت گزار خدمت کے لئے موجود ہیں اور اللہ اس قوم اور دنیا کے مظلوموں کا محافظ ہے۔

امام خمینیؒ کی اہم میراث

اگرچہ اس بات کی بھرپور کوشش کی گئی ہے کہ امام خمینی کی میراث کو ایسے رجعت پرست مذہب کا مجموعہ قرار دیدیا جائے جس کا مقصد قتل و غارتگری اور دہشت گردی و خونریزی کے ذریعہ دنیا کے ہر گوشے میں اسلامی انقلاب کی تبلیغ واشاعت تھا لیکن اس کو ایک عبث اور بیہودہ حرکت کے علاوہ اور کچھ نہیں کہا جا سکتا ہے کیونکہ قتل و غارتگری کے ذریعہ ایک مضطرب زدہ اور غیر اسلامی معاشرہ کو ایسے اسلامی انقلاب کی چھاؤنی میں ہرگز تبدیل نہیں کیا جا سکتا ہے جس کا نہ مشرقی بڑی طاقت سے کوئی سروکار ہو اور نہ مغربی طاقت سے کوئی لگاؤ بلکہ دونوں کی تردید کرتے ہوئے فقط الہٰی طاقت پر انحصار کی دعوت دیتا ہو۔

۱۔ جمہوری اسلامی ایران کی ایک اہم اور نمایاں خصوصیت ملک میں ایک ایسے آئین کی تدوین و تشکیل ہے جس میں مقننہ، عدلیہ اور انتظامیہ تینوں اہم ادارے جداگانہ خدمات انجام دینے کے لئے تشکیل دیئے گئے ہوں اور جو اسلامی حکومت کے مفہوم کو عملی صورت میں پیش کرتے ہوں۔ اس آئین کا اہم ترین پہلو مجلس خبرگان (COUNCIL OF EXPERTS) کی تشکیل ہے جو نامور علماء و ماہرین قانون کی ایک جماعت پر مشتمل ہے اور جس کا کام ہر مرحلہ میں حکومت کی سیاسی راہ و روش کا تعین اور بوقت ضرورت قائد یا قیادت کاؤنسل کا انتخاب کرنا ہے۔ پس ملک کی اعلیٰ ترین تنظیم میں مذہبی علماء و ماہرین اسلام کی موجودگی اس حقیقت کی نشاندہی کرتی ہے کہ ایران کے آئین کی تشکیل اسلامی اصول و قوانین کے مطابق کی گئی ہے۔

۲۔ جمہوری اسلامی ایران کی دوسری اہم خصوصیت ملک کے تمام سیاسی، سماجی، عدالتی، قانونی، ترقیاتی اصلاحی، مطبوعاتی، نشریاتی، فوجی اور عوامی اداروں اور تنظیموں میں ہر مرحلہ پر علماء کی موجودگی و سرگرمی ہے۔

۳۔ ملک گیر پیمانے پر انقلابی اداروں اور تنظیموں مثلاً سپاہ پاسداران اور اسلامی انقلاب کمیٹیوں کی تشکیل اسلامی جمہوریۂ ایران کی تیسری اہم خصوصیت ہے۔

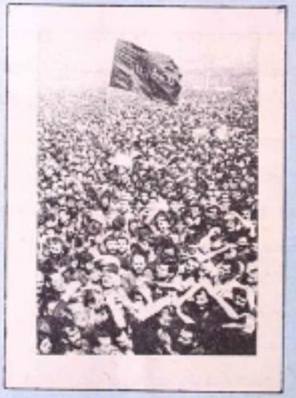

ان تنظیموں کا کام ملک میں امن و امان برقرار رکھتے ہوئے دیگر انتظامی اور فوجی اداروں کے ساتھ بھرپور تعاون کرنا ہے۔

۴۔ اس حکومت کی چوتھی خصوصیت ملک میں رائج تمام غیر اسلامی اور غیر شرعی قوانین کی مکمل منسوخی اور ملک کے ہر شعبے مثلاً بینکنگ، تجارت اور عدالتی شعبوں میں اسلامی قوانین کی ترویج و پیروی ہے۔

۵۔ ملک کی اعلیٰ درسگاہوں، یونیورسٹیوں، کالجوں اور اسکولوں کے اساتذہ کے لئے اسلامی تربیتی مراکز کا قیام اور اسلامی تعلیمات کو نگاہ میں رکھتے ہوئے ملک کی درسی کتابوں پر نظر ثانی اور نئی کتابوں کی اشاعت کا معقول انتظام اسلامی جمہوریۂ ایران کی اہم اور ناقابل فراموش خصوصیت ہے جس کا مقصد مغربی تعلیمی نظام کی جگہ اسلامی نظام تعلیم کو فروغ دینا ہے۔

۶۔ ذرائع ابلاغ عامہ مثلاً ریڈیو اور ٹیلیویژن پروگراموں میں وسیع و غیر معمولی تبدیلی، ہر پروگرام کے ابتداء میں قرآنی آیات کی تلاوت اور یومیہ پروگرام میں دعا و مناجات کا اضافہ اس حکومت کی نمایاں خصوصیات ہیں۔

۷۔ عام اجلاس اور محفلوں میں اسلامی قوانین کی پیروی کرتے ہوئے خواتین کے پردہ و اسلامی حجاب کا تحفظ اس حکومت کی ایک اہم خصوصیت ہے۔ ●

گورباچوف کو اسلام کے مطالعہ کی دعوت

یکم جنوری ۱۹۸۹ء کو جب ایک دنیا نئے سال کا جشن منانے میں مصروف تھی" رہبر انقلاب اسلامی ایک دنیا کے درد و الم کا مداوا تلاش کرنے میں مصروف تھے، چنانچہ آپ نے مفکر اسلام جامع علوم الہیات آیت اللہ جوادی آملی مدظلہ کو اپنے خصوصی نمائندہ کی حیثیت سے دو دیگر دانشوروں محترم لاری جانی و محترمہ مرضیہ حدیدہ چی دباغ کے ہمراہ سوویت روس کے سربراہ جناب گورباچوف کے نام ایک خط دے کر روانہ فرمایا جس کا اصل متن ہم اپنے اردو قارئین کے لئے ترجمہ کر کے پیش کر رہے ہیں۔ البتہ یہاں اس پیغام کی عظمت واضح کرنے کی غرض سے روسی سربراہ کا یہ فقرہ نقل کر دینا کافی سمجھتے ہیں کہ "میرے لئے یہ بات باعث فخر ہے کہ میں دنیا کا پہلا حاکم ہوں کہ حضرت امام نے میرے لئے پیغام روانہ فرمایا ہے۔" نہ صرف یہ بلکہ امام خمینی کے نمائندوں سے کمیونسٹ سربراہ جناب گورباچوف نے فرمایا: "آپ لوگ حضرت امام تک یہ اطلاع پہنچا دیں کہ ہم بہت جلد روس میں آزادی ایمان کا قانون پاس کرنے والے ہیں۔"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب محترم گورباچوف، صدر مجلس اعلیٰ سوشلسٹ سوویت یونین!

آپ کی اور روسی قوم وقت کی خوش بختی و نیک بختی کی امید کرتے ہوئے!

جب سے آپ نے اپنا عہدہ سنبھالا ہے یہ احساس ہو رہا ہے کہ آپ نے دنیا کے سیاسی واقعات کے تجزیے خصوصاً دور جدید میں روس، جن مسائل سے دوچار ہے، ان کی طرف نئے سرے سے انقلاب آمیز نظر ڈالی ہے۔ دنیاوی حادثات و واقعات کے سلسلے میں آپکے بے باکانہ فیصلے، ہو سکتا ہے کہ موجودہ دنیا پر حاکم توازن میں خلل پڑنے اور ایک بڑی تبدیلی رونما ہونے کا سبب بنیں۔ اس لئے میں نے چند باتوں کی طرف آپ کی توجہ کو مبذول کرنا بہتر سمجھا۔

بہت ممکن ہے آپ کا دائرۂ فکر اور آپ کے نئے عزائم محض

ادّی کے مسائل اور اس کے ذیل میں روسی عوام کی بعض مشکلات کا حل ڈھونڈنا کے لئے تنگ محدود ہوں، پھر بھی جس نظریہ نے سالہا سال دنیا کے فرزندانِ انقلاب کو اپنے آہنی حصاروں میں مقید کر رکھا تھا، اس نظریہ پر اتنے دلیرانہ انداز سے آپ نے جو تجدید نظر فرمائی ہے یہ بھی قابل تعریف ہے اور اگر اس سے کچھ اور بلند ہو کر آپ غور و فکر کریں، تو سب سے پہلا مسئلہ جو آپ کے لئے یقیناً کامیابی کا باعث ہوگا، وہ یہ ہے کہ آپ کے بزرگوں کا جو نظریہ خدا سے دوری اور دین دشمنی پر مبنی تھا اور جس نے قیامت روس کو زبردست نقصان پہنچایا ہے، آپ اس نظریہ کے بارے میں تجدید نظر کریں اور پھر سے سوچیں۔ آپ یقین مانئے کہ دنیاوی مسائل کے واقعی حل کا اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ ممکن ہی نہیں ہے۔

البتہ یہ ممکن ہے کہ اقتصادی میدان میں غلط طریقۂ عمل اور اقتدار پر قابض گذشتہ کمیونسٹ لیڈروں کی غلط کارگزاریاں مغربی ممالک کے سبز باغ دکھائیں، لیکن حقیقت کچھ اور ہی ہے۔

اگر آپ اس سلسلہ میں سوشلزم اور کمیونزم کے اقتصادیات کی الجھی گتھیوں کو مغربی سرمایہ دارانہ نظام کے سایہ میں کھولنا چاہیں گے تو نہ صرف یہ کہ آپ اپنے معاشرہ کے درد کا علاج نہیں کر سکیں گے بلکہ آئندہ آنے والوں کو آپ کے اشتباہات کا جبران کرنا پڑے گا۔ کیونکہ اگر آج مارکسیزم اپنی اقتصادی و اجتماعی روش میں حائل دیوار کو عبور کرنے سے عاجز ہے تو مغربی دنیا بھی ان ہی مسائل میں البتہ ایک دوسرے انداز سے دیگر مسائل کے تحت حادثات سے دوچار ہے۔

جناب محترم گورباچوف

حقیقتوں سے منہ نہیں موڑنا چاہئے۔ آپ کے ملک کی اصل مشکل ملکیت، اقتصاد اور آزادی کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ آپ کی تمام پریشانیوں کی اصل جڑ خدا پر اعتقاد نہ ہونا ہے، وہی مشکل جس نے مغرب کو بھی تباہی و بربادی کی انتہا تک پہنچا دیا، یا پہنچا کے رہے گی۔ آپ کی اصل مشکل مبداء وجود و ہستی، خداوند عالم کے مقابلہ میں ایک عرصہ سے جاری فضول ٹکراؤ ہے۔

جناب محترم گورباچوف !

یہ بات سب ہی پر روشن ہو چکی ہے کہ اب اس کے بعد کمیونزم کو دنیا کی سیاسی تاریخ کے عجائب گھروں میں ڈھونڈھنا پڑے گا۔ کیونکہ مارکسی نظریہ انسانی ضروریات کو پورا کرنے سے قطعی قاصر ہے۔ اور اس لئے بھی کہ یہ ایک مادی نظریہ ہے۔ اور آج مشرق و مغرب کا معاشرہ جس بنیادی بیماری میں مبتلا ہے وہ "بشریت کا معنویت پر عدم اعتقاد" ہے اور اس بحران سے بشریت کو مادیت کے ذریعہ نجات نہیں دلائی جاسکتی۔

محترم گورباچوف !

ممکن ہے آپ نے مقام اثبات میں مارکسیزم کے بعض پہلوؤں سے روگردانی کی ہو، اور آج کے بعد بھی انٹرویو وغیرہ میں اس پر اپنے مکمل عقیدہ اور اعتقاد کا اظہار فرمائیں، مگر یہ بات آپ خود بھی جانتے ہیں کہ مقام ثبوت میں ایسا نہیں ہے۔

کمیونزم پر سب سے کاری ضرب چینی قیادت نے لگائی اور دوسری اور بظاہر آخری کاری ضرب آپ نے لگائی ہے۔ اب اس وقت دنیا میں کمیونزم نام کی کوئی چیز باقی نہیں ہے۔

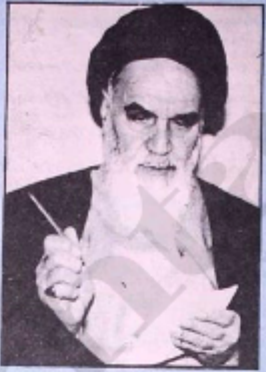

> اس وقت دنیا
> میں کمیونزم نام کی
> کوئی چیز باقی نہیں ہے۔

لیکن میں آپ سے پوری سنجیدگی کے ساتھ آشا ضرور چاہتا ہوں کہ مارکسیزم کی خیالی دیواروں کو توڑنے میں آپ، مغرب اور شیطان بزرگ (امریکہ) کے زندان میں گرفتار نہ ہو جائیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ دنیائے کمیونزم کی ستر سالہ کج روی کا آخری بوسیدہ نقاب کو بھی اپنے ملک اور تاریخ کے چہرے سے نوچ کر پھینک دیں گے اور اس طرح واقعی ایک قابل افتخار کارنامہ انجام دیں گے۔

اب آپ کی طرفدار وہ حکومتیں بھی جن کے دل اپنے وطن و اہل وطن کے لئے دھڑک رہے ہیں کسی قیمت پر اپنے ملکوں کے زمینی و زیر زمینی ذخیروں کو کمیونزم کا تفوق ثابت کرنے کے لئے، جس کی ہڈیوں کے ٹوٹنے کی آوازیں خود ان کے فرزندوں کے کانوں تک پہنچ چکی ہیں، خرچ کرنے پر تیار نہ ہوں گی۔

محترم گورباچوف !

جس وقت آپ کی بعض جمہوریتوں میں واقع مسجدوں کے گلدستۂ اذان سے اللہ اکبر اور اشہد ان محمد رسول اللہ کی صدا ستر سال کے بعد سنی گئی تو خالص محمدی اسلام کے طرفداروں کی آنکھوں سے وفور شوق میں آنسو نکل پڑے۔

لہٰذا میں نے ضروری سمجھا کہ آپ کے گوش گزار کر دوں کہ ایک بار پھر سے مادی و الٰہی تصور کائنات کا جائزہ لیجئے۔ مادہ پرستوں نے اپنے تصور کائنات میں شناخت کا معیار "حس" کو قرار دیا ہے۔ اور جو چیز دائرۂ حس میں نہ آئے اس کو علم کے دائرہ حکومت سے باہر جانتے ہیں۔ اور ہستی کو مادہ کا مثل مانتے ہوئے اگر کوئی چیز مادہ سے مبرا ہے تو اس کا وجود تسلیم نہیں کرتے، اسی لئے یہ لوگ دنیائے غیب ـــ مثلاً وجود خدا، وحی و نبوت اور قیامت ـــ کو سرے سے افسانہ سمجھتے ہیں۔ حالانکہ الٰہی تصور کائنات میں معیار شناخت حس و عقل دونوں ہیں۔ لہٰذا عقلی چیزیں بھی علم (سائنس) کے دائرۂ حکومت میں داخل ہیں، چاہے انہیں حس اور تجربہ میں نہ لایا جاسکے۔ اس لئے ہستی، غیب و شہود دونوں کو شامل ہے اور غیر مادی چیز بھی موجود ہو سکتی ہے۔ اور جس طرح مادی وجود مجرد سے وابستہ ہے، شناخت حسی بھی شناخت عقلی پر منحصر ہے۔ قرآن نے مادی انداز فکر کو مورد نقد قرار

دیا ہے' اور جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ خدا نہیں ہے کیونکہ اگر خدا ہوتا تو دکھائی دیتا۔ لن نؤمن لک حتی نری اللہ جھرۃ ۔ جواب میں ارشاد ہوتا ہے: لا تدرکہ الابصار و ھو یدرک الابصار و ھو اللطیف الخبیر۔

قرآن مجید اور اس کے ان استدلالوں سے' جو اس نے وحی' نبوت اور قیامت کے سلسلہ میں فرمائے ہیں' ہم قطع نظر کرتے ہیں' کیونکہ آپ کے نظریہ کے مطابق تو پہلے ہی محل بحث ہے۔

اصولی طور پر آپ کو فلاسفہ کے پر پیچ مسائل خصوصاً اسلامی فلسفہ کے مباحث میں الجھانا نہیں چاہتا۔ صرف دو ایک بہت ہی سادہ' فطری اور وجدانی مثالیں سند کے طور پر پیش کرتا ہوں جن سے سیاست داں حضرات بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

یہ مسلمات سے ہے کہ مادہ و جسم چاہے جو بھی ہو وہ اپنے آپ سے بے خبر ہے۔ انسان کے ایک سنگی یا مادی مجسمہ کا ہر ہر حصہ اپنے دوسرے حصہ سے مخفی و پوشیدہ ہے۔ حالانکہ ہم واضح طور پر دیکھتے ہیں کہ انسان و حیوان اپنے ہر طرف سے آگاہ و باخبر ہے۔ انسان جانتا ہے وہ کہاں ہے؟ اس کے آس پاس کیا ہو رہا ہے؟ دنیا کے کیا حالات ہیں؟ اس لئے ماننا پڑے گا کہ انسان و حیوان میں ایک دوسری چیز بھی ہے جو مادہ سے مافوق ہے اور وہ عالم مادہ سے جدا ہے جو مادہ کے مرنے سے نہیں مرتی' باقی رہتی ہے۔

فطرتاً انسان اپنے اندر ہر کمال مطلق طور پر پائے جانے کا خواہش مند ہوتا ہے اور آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ انسان دنیا کی قدرت مطلقہ کا طالب ہوتا ہے۔ اور کسی بھی ناقص قدرت سے اس کا دل نہیں بھرتا۔ اگر ایک پوری دنیا اس کے قبضہ میں ہو اور اس سے کہا جائے کہ ایک دنیا اور بھی ہے تو وہ فطرتاً اس بات کی طرف مائل ہوگا کہ وہ دنیا بھی کسی طرح اس کے قبضہ میں آجاتی"۔ انسان چاہے جتنا بڑا دانشور ہو اگر اس سے کہا جائے کہ دوسرے علوم بھی ہیں تو وہ فطرتاً ان علوم کو حاصل کرنے کی طرف مائل ہوگا۔ لہٰذا ایک قدرت مطلقہ اور علم مطلق کی ضرورت ہے جس سے انسان لو لگائے۔

اور وہ صرف خدا کی ہی ذات ہے جس سے ہم سب کی امیدیں وابستہ ہیں چاہے ہم خود نہ جانتے ہوں۔ انسان کی خواہش ہے کہ "حق مطلق" تک پہونچ جائے تاکہ فانی فی اللہ ہو جائے۔ اصولی طور سے ہر انسان کی سرشت میں ابدی زندگی کی خواہش موجود ہے وہ چاہتا ہے کہ موت سے آزاد ہو جائے۔ اور زندگی جاوید کا مالک بن جائے۔ اگر جناب عالی کو اس سلسلہ میں تحقیق کی خواہش ہو تو ان علوم کے جاننے والے حضرات کو مغربی فلسفہ کے علاوہ مشائی فلسفہ میں فارابی اور ابوعلی سینا رحمۃ اللہ علیہما کی وہ کتابیں پڑھنے کا حکم دیں جو اس موضوع پر لکھی گئی ہیں تاکہ ان پر واضح ہو سکے کہ علیت و معلولیت کا قانون "جس پر ہر طرح کی شناخت کا دار ہے" اس کا تعلق معقول سے ہے محسوس سے نہیں ہے۔ اسی طرح معانی کلیہ کا ادراک نیز تمام قوانین کلیہ "جن پر ہر قسم کے استدلال کی بنیاد قائم ہوتی ہے" بھی سب کے سب معقول ہیں محسوس نہیں ہیں۔ اور پھر اشراقی فلسفہ میں بھی یہ لوگ سہروردی کی کتابوں کا مطالعہ کر کے آپ کو بتائیں کہ جسم نیز تمام مادی موجودات بھی اس نور محض کے محتاج ہیں جو حس سے منزہ ہے' اور انسان کے لئے خود اپنی ذات اور حقیقت کا ادراک شہودی بھی حسی وجود سے مبرّا ہے۔

آپ اپنے بزرگ دانشمندوں کو حکم دیں کہ وہ صدر المتالھین رضوان اللہ علیہ' خداوند عالم ان کو نبیین و صالحین کے ساتھ محشور کرے' کی حکمت متعالیہ کا مطالعہ کریں تو ان کو معلوم ہوگا کہ حقیقت علم وہی وجود محض ہے جو مادہ سے مجرد ہے اور ہر طرح کی فکر مادہ سے مبرّا ہے لہذا احکام مادہ اس پر جاری نہیں ہو سکتے۔

اب اس سے زیادہ میں آپ کو تھکانا نہیں چاہتا اور عارفین کی کتابوں خصوصاً محی الدین ابن عربی کی کتابوں کا نام نہیں لوں گا۔ ہاں اگر اس بزرگ شخصیت کے مباحث سے آپ واقف ہونا چاہتے ہوں تو چند ایسے ذہین و باخبر افراد کو' جو اس قسم کے علم میں مہارت تامہ رکھتے ہوں' قم روانہ فرمائیے تاکہ چند سال خدا پر بھروسہ کر کے بال سے بھی زیادہ باریک و لطیف عرفانی منازل سے آگاہی حاصل کریں۔ کیونکہ علم و آگہی کا یہ سفر طے کئے بغیر وہاں تک رسائی ناممکن ہے۔

جناب محترم گورباچوف!

ان مسائل و مقدمات کے ذکر کے بعد اب میں آپ سے یہ چاہتا ہوں کہ آپ پوری سنجیدگی کے ساتھ اسلام کے بارے میں تحقیق و تفحص کریں۔ اور یہ خواہش اس لئے نہیں ہے کہ اسلام اور مسلمین آپ کے محتاج ہیں بلکہ اسلام کے آفاقی و عظیم اقدار کی بنا پر ہے جو تمام قوموں کی نجات کا سبب اور باعث راحت و آرام بن سکتے ہیں اور یہی بشریت کے بنیادی مشکلات کی گرہیں کھول سکتا ہے۔

اسلام کا سنجیدگی کے ساتھ مطالعہ ہو سکتا ہے کہ آپ کو افغانستان اور اسی قسم کے دنیا کے دیگر مسائل سے ہمیشہ کیلئے نجات دلا دے۔ ہم دنیا بھر کے مسلمانوں کو اپنے ملک کے مسلمانوں کی طرح سمجھتے ہیں اور ہمیشہ اپنے آپ کو ان کے حال میں شریک سمجھتے ہیں۔

آپ نے سوویت روس کی بعض جمہوریتوں میں نسبتاً جو مذہبی آزادی دی ہے اس سے لگتا ہے کہ اب آپ یہ خیال ترک کر چکے ہیں کہ مذہب معاشرہ کے لئے افیون ہے۔

سچ بتائیے جس مذہب نے ایران کو بڑی طاقتوں کے مقابلہ میں ایک پہاڑ کے مانند استوار کر رکھا ہے کیا وہ معاشرہ کے لئے نشہ آور ہو سکتا ہے؟ آیا جو مذہب پوری دنیا میں عدالت و انصاف کے اجرا کا مطالبہ کرتا ہے اور انسان کو ہر قسم کی معنوی و مادی قیود سے آزاد دیکھنے کا خواہاں ہے' معاشرہ کے لئے افیون ہے؟

البتہ جو مذہب اسلامی و غیر اسلامی ممالک کے مادی و معنوی تمام سرمایہ کو بڑی طاقتوں اور حکومتوں کے حوالہ کر دینا چاہتا ہے اور ہر کسی عام چیخ چیخ کر کہتا ہے کہ سیاست دین سے جدا ہے' یقیناً ملک و قوم کے لئے مخدر و نشہ آور ہے! لیکن وہ اس صورت میں واقعی مذہب نہیں کہا جا سکتا' بلکہ اس مذہب کو ہمارے یہاں کے لوگ "امریکی مذہب" کہتے ہیں۔

(باقی صفحہ ۵۲ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رشدی ملعون کے خلاف امام خمینی کا فتویٰ اٹل ہے

آیت اللہ خامنہ ای

میں دنیا کے تمام غیور مسلمانوں کو مطلع کرتا ہوں کہ کتاب "شیطانی آیات" جو اسلام اور قرآن کریم کے خلاف شائع کی گئی ہے اس کا مصنف اور ناشر جو اس کے مندرجات سے واقف تھے، قابل گردن زدنی ہیں۔ میں غیرت دار مسلمانوں سے امید کرتا ہوں کہ وہ ان لوگوں کو جہاں بھی پائیں جلد از جلد قتل کردیں تاکہ آئندہ کسی کو مقدسات مسلمین کی توہین کرنے کی جرأت نہ ہو۔ اور اس مقصد میں جو شخص مارا جائے گا وہ ان شاء اللہ شہید کا درجہ پائے گا۔ اسکے علاوہ اگر کوئی شخص مصنف تک رسائی تو رکھتا ہے لیکن اس کے قتل کرنے پر قادر نہیں ہے تو اس کو چاہیئے کہ وہ اس کے بارے میں لوگوں کو مطلع کرے تاکہ مصنف اپنے کیفر کردار کو پہنچ سکے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

روح اللہ الموسوی الخمینی۔ ۱۴ فروری ۱۹۸۹ء

دائرہ اسلام کے جلیل القدر پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی اور اسلامی مقدسات کے بارے میں اہانت آمیز جملے استعمال کرنے کے بعد مرتد سلمان رشدی نے اپنے تائب اور بری الذمہ ہونے کا جس طرح اعلان کیا ہے، اس کو مدنظر رکھتے ہوئے بعض مسلمانوں نے اسلامی انقلاب کے عظیم رہبر سے چند سوالات دریافت کئے ہیں۔ اس سلسلے میں حضرت آیت اللہ خامنہ ای مدظلہ العالی نے جو ارشاد فرمایا ہے، وہ موصوف کے دفتر سے جاری کیا گیا ہے:

"حضرت امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ نے کفر آمیز کتاب شیطانی آیات سے متعلق جو تاریخی حکم و فیصلہ صادر فرمایا ہے بہر صورت مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس اسلامی حکم پر عامل و کاربند رہیں کیوں کہ عالمی کفر و الحاد کا یہ پہلا اقدام ہے جو دین مبین اسلام کے خلاف اس نے اٹھایا ہے۔ اور مغرب کی متکبر و سرکش اقوام نے ایک ارب مسلمانوں کے عقائد و جذبات کو مجروح کرکے ان کی توہین و حقارت کے لئے پہلی مرتبہ میدان ہموار کرنا چاہا ہے تاکہ مسلمانوں میں جو بیداری آرہی ہے، اس کو اس تمسخرانہ انداز میں پیش کرے کہ مسلمان ہر قدم پر پسپا ہوتے چلے جائیں۔ گو مسلمانوں کی طرف سے جس ردعمل کا اظہار کیا گیا ہے، اسے مدنظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ آئندہ کسی شخص کی یہ جرأت نہ ہوگی کہ وہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں کسی گستاخی کا مرتکب ہو اور مسلمانوں کے مقدس عقائد و جذبات کے ساتھ وہ تمسخر و اہانت آمیز روش اختیار کرے۔

"شیطانی آیات" نامی کتاب کے مصنف کے بارے میں اسلام کا حکم وہی ہے جو حضرت امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ نے صادر فرمایا ہے۔ اس اقدام کے بعد سلمان رشدی تائب بھی ہو جائے اور وہ یہ ثابت کرنا چاہے کہ اپنے عہد کا سب سے زیادہ زاہد و متقی و پرہیزگار شخص ہے تب بھی اس پر یہ حکم الٰہی تغیر پذیر نہیں ہوگا کیونکہ بعض افراد جو بظاہر مسلمان ہونے کا ڈھونگ کرتے ہیں وہ اس قسم کے گمراہ کن حربے استعمال کیا کرتے ہیں۔"

حضرت آیت اللہ خامنہ ای

رہبر معظم انقلاب اسلامی

حجاج بیت اللہ الحرام کے نام امام خمینی کے پیغامات کے اقتباسات

● بیت اللہ الحرام کے زائرین محترم کے لئے، چاہے جس قوم و قبیلے سے تعلق رکھتے ہوں، یہ لازمی ہے کہ قرآنی احکام کے سامنے سر تسلیم خم کردیں، مشرق و مغرب کے اسلام دشمن شیطانی سیلاب کا مقابلہ کرنے کے لئے آپس میں اسلامی اخوت و بھائی چارہ قائم کریں۔ قرآن مجید کی ان آیات شریفہ کی طرف توجہ کریں جس میں تمام مسلمانوں کو اعتصام بہ حبل اللہ کی دعوت دی گئی ہے اور باہمی اختلاف و تفرقہ سے روکا گیا ہے۔

● اس سرزمین وحی پر مناسک حج کی ادائیگی کے لئے جمع ہونے والی ملت اسلامیہ کی ذمہ داری ہے کہ موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عظیم اسلامی مقاصد کے لئے فکر مند ہے۔ حج کے دوران تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ اہم اسلامی مسائل و مشکلات کے سلسلے میں تبادلۂ خیال کریں۔ آپ بھی حاجیوں کو اس بات کی طرف متوجہ رہنا چاہیئے کہ ہر سال اس مقدس سرزمین پر بحکم خداوندی سے تشکیل پانے والا یہ عظیم روحانی اجتماع آپ سبھی مسلمانوں پر ذمہ داری عائد کرتا ہے کہ مسلمانوں کی ترقی و سربلندی اور اسلامی معاشرہ کی عظمت و برتری کے لئے بھرپور کوشش کیجئے اور راہِ استقلال میں سامراجی گینگ کی نابودی کے لئے آپس میں عہد و پیمان کیجئے۔ مسلمان قوموں کی پریشانیوں کو خود ان کی زبان سے سنئے اور ان کی پریشانیوں کا حل تلاش کرنے کے لئے ہر ممکن اقدام سے کنارہ کشی نہ کیجئے اور اسلامی ممالک کے فقیروں اور صاحب احتیاج لوگوں کے بارے میں بھی کچھ غور کیجئے۔

● ان اجتماعات کا اہم ترین پہلو یہ ہے کہ تمام مسلمان ایک ایسے ماحول کے سایہ میں جمع ہو جائیں جس میں تکلف اور بناوٹ کا کوئی گذر نہیں۔ ایک ایسا ماحول جس میں ذاتی اور انفرادی پہلو کی کوئی گنجائش نہیں بلکہ اہم چیز یہ ہے کہ سال گذشتہ بلاد مسلمین میں جو حوادث رونما ہوئے ہیں ان سے تمام لوگوں کو باخبر کریں اور مسلمانوں کی مشکلات کو دور کرنے کے لئے سب لوگ غور و فکر کریں۔

● سبھی مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ فلسفۂ حج کا ایک پہلو مسلمانوں کے درمیان باہمی اتحاد اور آپسی میل جول کو مضبوط بنانا ہے۔ مذہبی رہنماؤں اور دینی پیشواؤں کے لئے لازمی ہے کہ وہ اپنے سیاسی اور سماجی مسائل کو دوسرے بھائیوں کے سامنے پیش کریں، ان مشکلات کو دور کرنے کے لئے منصوبے تیار کریں۔ تاکہ اپنے وطن واپس جانے کے بعد وہ لوگ دیگر علماء کی بزم میں بھی ان مشکلات کے سلسلے میں غور و فکر کریں۔

> سبھی مسلمان بھائیوں و بہنوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ فلسفۂ حج کا ایک پہلو مسلمانوں کے درمیان باہمی اتحاد اور آپسی میل جول کو مضبوط بنانا ہے۔

● ان اجتماعات کے دوران ہم لوگوں کو دینی تعلیمات کی تبلیغ اور اسلام کی سیاسی و اعتقادی تحریک کی اشاعت کا کام کرنا چاہیئے لیکن افسوس یہ ہے کہ بعض لوگ ان باتوں کی طرف بالکل ہی متوجہ نہیں ہیں اور کلمہ "ولا الضالین" کو بہتر ڈھنگ سے ادا کرنے سے پہلے غور و فکر نہیں کرتے ہیں۔ حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے جاتے ہیں لیکن اپنے مسلمان بھائیوں سے مفاہمت، اسلامی احکام کی اشاعت اور عالم اسلام کی مشترکہ پریشانیوں کا حل تلاش کرنے کے بجائے یہ لوگ باہمی اختلافات کو بڑھاوا دیتے ہیں۔ یہ لوگ حج کے دوران فلسطین جو اسلام کا وطن ہے، اس کی آزادی کے لئے مشترکہ کوشش کی فکر نہیں کرتے بلکہ ایسی چیزوں کا تذکرہ کرتے ہیں جن سے مسلمانوں کے درمیان اختلاف میں اضافہ ہو۔

● اب جبکہ خانۂ خدا کے حاجی اپنے جسمانی اور دنیاوی گھر سے ہجرت کر کے خانۂ دل کی طرف یعنی اللہ و رسولؐ کی طرف گامزن ہیں اور صرف محبوب حقیقی سے لو لگائے ہوئے ہیں بلکہ اس کے علاوہ تن من میں کوئی اور نہیں۔ ایسے میں یہ معلوم

ہونا چاہیئے کہ حج ابراہیمیؑ اور حج محمدیؐ بڑی مدتوں سے متروک ہو چکا ہے۔ عرفانی و روحانی اعتبار سے بھی اور سیاسی و اجتماعی لحاظ سے بھی۔ لہٰذا اس وقت اسلامی ممالک کے تمام محترم حاجیوں کو چاہیئے کہ خانۂ خدا کو اس کی تمام جہات اور پہلوؤں کے ساتھ موجودہ گمنامی سے نکالیں۔ ہم یہاں عرفانی و روحانی رموز و اسرار کو حقیقی عارفانِ الٰہی کے لئے چھوڑتے ہیں اور حج کے سیاسی و اجتماعی پہلو پر توجہ دیتے ہیں۔ چونکہ اس پہلو سے ہم مدتوں سے دور ہیں چنانچہ اب ہمیں اپنی گذشتہ غلطیوں کی تلافی کرنی چاہیئے۔

● حج کی یہ بھرپور سیاسی کانفرنس حضرات ابراہیمؑ و محمدؐ کی دعوت پر قائم ہوئی ہے جس میں دنیا کے دور دراز علاقوں سے مسلمان جمع ہوتے ہیں۔ یہ کانفرنس عوام کے مفاد میں ہے اور عدالت کی برقراری کے لئے ہے جو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت محمدؐ رسول خدا کی بت شکنیوں کے نتیجے میں قائم ہوئی ہے۔ اسی عدالت میں حضرت موسیٰؑ کی وہ ملکاری پوشیدہ ہے، جو شیطانی طاقتوں اور فرعونوں کے خاتمے کا ذریعہ تھی۔ اور کون ان شیطانوں 'بتوں' اور بے شرم طاغوتوں کی برابری کر سکتا ہے جو دنیا کے محرومین کو اپنی عبادت و ستائش کی دعوت دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے آزاد بندوں کو اپنا غلام بنائے ہوئے ہیں؟ حج حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی دعوت پر آمادگی کا اظہار ہے۔ اور محمدؐ و ابراہیمؑ کی ہر کتوں سے حق تعالیٰ کی طرف بندے کی ہجرت ہے۔ یہ تمام شیطانی طاقتوں اور بتوں کی نفی کرنے کا مقام ہے۔ شیطانوں اور ان کی اولادوں کے انکار کر دینے کا مقام ہے بتائیے اس وقت بڑے شیطان امریکہ یا ملحد و حملہ آور روس سے بڑھ کر کوئی بت ہو سکتا ہے؟ پس خدا کے حضور لبیک لبیک کی آواز بلند کرتے ہوئے تمام بتوں کو توڑ دیں اور طاغوت کے طفیلیوں سے انکار کا اعلان کر دیں۔ حرمِ خدا کے طواف کا منشا عشق ہے اس مبارک موقع پر دل کو تمام دوسری چیزوں کی محبت سے خالی کریں، غیر خدا کے خوف سے روح کو آزاد کریں۔ پھر عشقِ حقیقی کے حصول میں تمام چھوٹے بڑے طاغوتوں اور ان سے متعلق چیزوں سے بیزاری اختیار کریں۔ چونکہ خداوند عالم اور اس کے پاکیزہ بندوں نے ان سے بیزاری چاہی ہے، لہٰذا

دنیا کے تمام آزادی پسند ان چیزوں سے آزاد ہیں۔

● حسینؑ ابن علیؑ پر ہمارا سلام جنہوں نے اپنے چند عزیز و احباب کے ساتھ مل کر خلافت غصب کرنے والے افراد کی بساط حکومت الٹنے کی خاطر اپنی تعداد کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے ھیھات من الذلہ کی فریاد کو حق پرستوں کے کانوں تک پہنچایا۔ یہ عمل دنیا داروں قوم پرستوں کی نگاہ میں عقل و شریعت کے خلاف تھا چونکہ یہ لوگ اولیاء الٰہی کے انجام دیئے ہوئے عمل کو بھی اسی اعتبار سے پرکھتے ہیں۔

تسلیم و سازش کے انہی جذبات کے پیش نظر بے شرم امریکہ اور اس کے دم چھلوں کے ساتھ مخالفت کرنا عقل و شرع کی مخالفت تصور کرتے ہیں جبکہ عراق کی مظلوم قوم جو عراقی جلادوں کے مظالم سے تنگ آ چکی ہے جہاں بہت سے نہتے اور مظلوم علماء شہید کئے جا رہے ہیں۔ عراق کے مسلم بچے ظالموں کے پیروں تلے روندے جا رہے ہیں اور مسلمانوں کو مدد کے لئے پکار رہے ہیں۔ ان مظلوموں کے دفاع کو بھی عقل و شرع کی مخالفت سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ یہی وہ زمین کی محبت اور قوم پرستی کا جذبہ ہے جو مسلمانوں کے اجتماعی مفادات کو فراموش کرتا ہے

● کیا عملی دیانتداری کا مطلب اس کے علاوہ اور کچھ ہے کہ حق سے محبت و وفاداری کے ساتھ ہی ساتھ باطل سے اپنی علیحدگی اور بیزاری کا اعلان کر دیا جائے اس کے علاوہ کیا توحید پرستوں کو مشرکوں اور منافقوں سے مکمل نفرت کے اظہار کے بغیر خلوص عشق کی دولت حاصل ہو سکتی ہے؟ پس خانہ کعبہ اور مرکز امن الٰہی سے زیادہ مناسب جگہ کونسی ہے جہاں سے ظلم ناانصافی اور غلامی و تجاوزگری کے خلاف زوردار آواز بلند کی جائے اور تجدید میثاق "الست بربکم" کے ذریعہ تفرقہ پیدا کرنے والے بتوں کو چکنا چور کر دیا جائے اور "واذان من اللہ و رسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر" کے اعلان کے ساتھ پیغمبر اسلامؐ نے جو اہم اور عظیم سیاسی تحریک چلائی تھی اس کی یاد تازہ کی جائے کیونکہ سنت پیغمبرؐ اور اعلان برأت پرانی ہونے والی چیز نہیں ہے اور اعلان برأت از مشرکین کو محض مراسم حج تک محدود نہیں کیا جا سکتا ہے بلکہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ عالمی فضا میں عشق خداوندی کا اور دشمنان خدا کے خلاف عملی بغض و عداوت کا ماحول پیدا کر دیں اور وسوسہ و بدگمانی پیدا کرنے والے لوگوں کی تفرقہ اندازی اور تردد پردازی کا شکار نہ ہوں

● اسلامی معاشروں کا سب سے بڑا درد و غم یہ ہے کہ وہ اکثر احکام الٰہی کے حقیقی فلسفے سے آج بھی بالکل ناواقف ہیں اور گوناگوں حکمتوں سے مالا مال ہونے کے باوجود حج آج بھی ایک سوکھی ہوتی عبادت اور ایک بے سود و ثمر تحریک کی شکل میں ہمارے درمیان موجود ہے۔ اس حقیقت کو سمجھنا مسلمانوں کی اہم ترین ذمہ داری ہے کہ فریضۂ حج کیا ہے؟ اور آخر مسلمان اپنے مادی اور معنوی امکانات کو اس راہ میں ہمیشہ کیوں خرچ کرتے رہیں؟ فلسفۂ حج کے سلسلے میں ناواقف اور خود غرض علماء کے ذریعہ فقط یہ بتایا گیا ہے کہ حج ایک اجتماعی عبادت اور زیارتی سفر ہے۔

● حالانکہ حج صاحب خانہ سے انسان کی قربت و نزدیکی کا بہترین وسیلہ ہے۔ حج فقط حرکات و اعمال اور لفظوں کا مجموعہ نہیں ہے اور فقط کلام و الفاظ اور بے جان و حرکتوں

۱۹۸۷ء میں سعودی جلاد صفت پولس نے حاجیوں پر گولیوں کی بوچھار کر دی تھی۔ تصویر میں کئی زخمی حاجیوں کو دیکھا جاسکتا ہے۔

کے ذریعے انسان قربت خداوندی نہیں حاصل کر سکتا ہے۔ حج الٰہی معارف کا ایسا عظیم مرکز ہے جس میں زندگی کے تمام پہلوؤں پر مشتمل اسلامی سیاست کی جستجو کی جانی چاہیئے۔ حج ایسے معاشرہ کی ایجاد و تشکیل کا پیغام دیتا ہے جو ہر قسم کی مادی اور معنوی برائیوں سے پاک و پاکیزہ ہے۔ حج دنیا میں ایک کامل انسان اور مکمل معاشرے کی عشق آفرین زندگی کے تمام پہلوؤں کی تجلی ہے۔ مناسک حج مناسک زندگی ہیں اور اس کا مقصد ہر ملک و ملت سے وابستہ امت اسلامیہ کو ابراہیمی بنانا ہے تاکہ تمام لوگ امت محمدی سے مل کر جسد واحد کی شکل اختیار کرلیں اور حج درحقیقت اسی توحیدی زندگی کی تنظیم و تشکیل ہے۔

صورت حال یہ ہے کہ لاکھوں مسلمان ہر سال مکہ جاتے ہیں اور پیغمبر اسلام، حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسمٰعیلؑ اور جناب ہاجرہ سلام اللہ علیہا کے نقش قدم پر گامزن ہوتے ہیں لیکن ایسا کوئی نہیں ہے جو اپنے آپ سے یہ سوال کرے کہ آخر ابراہیمؑ و محمدؐ کون تھے؟ اور ان لوگوں نے ہم سے کیا مطالبہ کیا ہے؟ اور یہ کہنا مبالغہ نہیں ہے کہ فقط یہی وہ چیز ہے جس کے بارے میں کوئی فکر نہیں کی جاتی۔ درحقیقت ایسا حج، حج نہیں ہے جو بے جان، بے نقل و حرکت، بے قیام اور بے وحدت و عاری از برات ہو۔ مختصر لفظوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ جس حج میں کفر و شرک کی نابودی کی صلاحیت نہ ہو وہ حقیقی حج نہیں ہے۔ پس تمام مسلمانوں کو حج اور قرآن کریم کی تجدید حیات کی فکر کرنی چاہیئے کہ یہ دونوں چیزیں ان کی زندگی کے ہر شعبے میں دوبارہ واپس آجائیں۔

لیکن عزیز زائرین کو اس بات کی طرف متوجہ رہنا چاہیئے کہ امریکہ اور آل سعود نے پچھلے سال حرم امن الٰہی میں رونما ہونے والے منصوبہ بند قتل عام کو شیعہ سنی فساد کے نام سے تعبیر کیا ہے اور ایران اور ایرانی رہنماؤں کے بارے میں یہ بے بنیاد پروپیگنڈہ کیا ہے کہ یہ لوگ ایک عظیم مملکت کی تشکیل کے خواہاں ہیں۔ اس بے بنیاد پروپیگنڈہ کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ دنیائے اسلام کے سیاسی حالات و حوادث اور عالمی سامراج کی شرمناک چال سے ناواقف اکثر مسلمان یہ سوچنے لگیں کہ اقوام عالم کی نجات و آزادی کے لئے ہماری جدوجہد اور ہمارے نعرہ برأت از مشرکین کا مقصد اپنے سیاسی اقتدار کا فروغ اور اسلامی حکومت کی جغرافیائی سرحدوں میں وسعت و پھیلاؤ پیدا کرنا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ امریکہ اور سعودی حکمرانوں نے اس بات سے ناجائز فائدہ اٹھایا ہے کہ حرم الٰہی میں اسلامی احکام کی پیروی کرنے والے تمام مسلمان خالی ہاتھ ہوتے ہیں اور احکام خداوندی پر عمل کرتے ہوئے ایک دوسرے کا احترام کرتے ہیں اور کسی سے لڑائی جھگڑا بالکل نہیں کرتے۔ اسی وجہ سے یہ لوٹ مری صفت سعودی حکمرانوں نے ہمارے خالی ہاتھ مردوں اور ہماری شیر دل خواتین پر ایک منصوبہ بند پروگرام کے مطابق حملہ کر دیا اور انھیں خاک و خون میں غلطاں کر دیا۔

سعودی حکومت کو مطمئن رہنا چاہیئے کہ اس قتل عام کے ذریعہ امریکہ نے اس کے دامن پر ایسا شرمناک دھبہ لگا دیا ہے جو قیام قیامت تک آب زمزم سے بھی پاک ہونے والا نہیں ہے۔ ہماری قوم کے حسنادر سے زمین حجاز پر جو خون جاری ہوا ہے وہ خالص اسلامی سیاست کے سپاہیوں کے لئے ایسا زمزم ہدایت بن گیا ہے جس سے اقوام عالم آئندہ بھی سیراب ہوتی رہیں گی اور دشمنان اسلام و ظالمین اس میں غرق ہوتے رہیں گے۔ ہم نے ان تمام مظالم کو امریکہ کے حساب میں لکھ لیا ہے اور توفیق خداوندی کے سایہ میں مناسب موقع ملتے ہی امریکہ کا یہ حساب چکا دیں گے اور اس زمانے کے نمرود و شیاطین اور قارون سے فرزندان ابراہیمؑ کے خون کا بدلہ ضرور لیں گے۔

میں اپنی اس بات پر دوبارہ تاکید کرتا ہوں کہ یہ ہماری نہ مشرقی نہ مغربی بلکہ استقلال و آزادی اور اسلام پسندی کی بھاری

(باقی صفحہ پر)

امام خمینیؒ عالمی علماء و دانشوروں کی نظر میں

● امام خمینیؒ ایک عظیم اور نادر روزگار شخصیت کے مالک اور غیر معمولی شجاعت کے حامل تھے۔ وہ نہایت سادہ اور معمولی زندگی بسر کرتے تھے اور ان کی زندگی کا ہر حصہ اسوہ و نمونہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

درحقیقت ایران میں اسلامی جمہوریت کی تشکیل کے سلسلے میں انکی باشعور اور دانشورانہ قیادت اقوام عالم کی تاریخ میں انفرادی حیثیت کی حامل ہے۔ اسلامی انقلاب کے مختلف مراحل کے دوران چاہے وہ شاہی حکومت کے خلاف انقلابی جدوجہد کی منزل ہو چاہے انقلاب اسلامی کی کامیابی کے بعد مسلط کردہ جنگ کا زمانہ ہر موڑ پر ملت ایران کی آگاہانہ حمایت، ماہرین علوم سماجیات کے لئے ایک اہم موضوع بحث ہے جس کو قیادت و رہبری کے میدان میں ان کے اعلیٰ افکار و خیالات کا نتیجہ کہا جاسکتا ہے۔

(پروفیسر ڈیمیٹریوس گوٹاس)

● اگرچہ امام خمینیؒ لوگوں کے درمیان موجود نہیں ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں ہر طبقے کے ایرانی عوام کے درمیان ان کی موجودگی کو دیکھ کر بے حد متاثر ہوا۔ الوداعی مراسم کے دوران ہر سن و سال کے لوگوں کے درمیان ان کی رحلت کا ذکر ایسے انداز سے کیا جاتا تھا کہ مجھے فوراً یہ محسوس ہونے لگتا تھا کہ میرے اردگرد کھڑے ہوئے لوگ گریہ وزاری کر رہے ہیں۔ میری نظر میں امام خمینیؒ کی وفات کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنا فریضہ پورا کر چکے اور اب یہ ایرانی عوام کا فریضہ ہے کہ وہ اپنے قائد کی حکیمانہ ہدایات کے سایہ میں ان کے مشن کو جاری رکھے اور امام خمینیؒ کے نام کو تاریخ کا ایک اہم حصہ بنادے۔

(ڈاکٹر موتیچو پولوس)

(ENCYCLOPAEDIA OF IDERIA)

● دائرۃ المعارف ایدریا میں امام خمینیؒ کی سوانح حیات:۔

۱۹۸۸ء میں یونان میں یونانی زبان میں دائرۃ المعارف ایدریا کی اشاعت عمل میں آئی۔ یہ قاموس ۵ جلدوں پر مشتمل ہے جس میں دنیا کی مختلف شخصیتوں، اہم عمارتوں اور فنی و ثقافتی و سیاسی و ادبی و تاریخی اصطلاحوں پر دو لاکھ ۶۰ ہزار مقالات شامل ہیں۔ انمیں ۳۰ ہزار مقالات دیگر دوائرۃ المعارف مثلاً (LAROSI) اور (BRITANNICA) کا ترجمہ ہیں اور باقی دو لاکھ ۳۰ ہزار مقالات (UNIVERSITY OF ATHENS) ممتاز اساتذہ کی فکری کوشش کا نتیجہ ہیں۔ اس دائرۃ المعارف میں امام خمینیؒ کی شخصیت اور لفظ "حزب اللہ" پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے جس کو سب سے زیادہ طویل اور نمایاں وضاحت کا درجہ دیا گیا ہے۔ امام خمینیؒ کے نام اور کلمہ "حزب اللہ" کی وضاحت کے ذیل میں انقلاب اسلامی ایران کے مختلف مراحل کا تفصیلی ذکر بھی کیا گیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انقلابی اصطلاحات کی توضیح میں فاش غلطیاں بھی موجود ہیں لیکن مجموعی اعتبار سے کسی خارجی دائرۃ المعارف میں حضرت امام اور تحریک انقلاب اسلامی کے بارے میں یہ مقالات دلچسپ ترین متن کی حیثیت رکھتے ہیں اور بعض حقائق کی وضاحت کے لئے ان مقالات سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

● میرا خیال ہے کہ مستقبل قریب میں جدید انسانی تاریخ میں یہ لوگ "مذہب" نامی تیسری عظیم طاقت کو نمایاں ہوتے ہوئے دیکھیں گے۔

ظلم و ستم سے آزادی اور علم و دانش و تجربہ کے سہارے بیماری سے نجات جیسی خوشخبری کے ساتھ بیسویں صدی کی ابتدا ہوئی۔ یورپ میں مذہب کو لوگوں نے علیحدہ رکھ دیا لیکن اس صدی کے اواخر میں ہم دیکھتے ہیں کہ شعبۂ طب میں بعض نمایاں کامیابیوں کے علاوہ دنیا میں خوشحالی صرف انھیں لوگوں کو حاصل ہے جن کا خداوند عالم سے حقیقی رابطہ ہے۔

(ڈاکٹر جارج موسٹاکیس)

اہم خبریں

حج محض ایک ذاتی عمل نہیں بلکہ ایک عالمی انقلاب اور عبادی تحریک ہے

آیت اللہ سید علی خامنہ ای

کچھ دنوں قبل اسلامی انقلاب کے قائد عظیم الشان حضرت آیت اللہ سید علی خامنہ ای نے عازم حج ایرانی علماء و بلند رتبہ عہدیداروں کو خطاب کرتے ہوئے مراسم حج کے دوران ایرانی حاجیوں کے آداب و اخلاق کے سلسلے میں لازمی ہدایات جاری کیں اور ارشاد فرمایا کہ ایرانی حجاج کو اپنی راہ و روش اور اپنے آداب و اخلاق و کردار کے ذریعہ اسلامی روایات اور انقلاب و امام و ملت اسلامیہ ایران کی عظمت و حیثیت کا تحفظ کرنا ہے۔

ایرانی حجاج کو مخاطب کرتے ہوئے آیت اللہ خامنہ ای نے ارشاد فرمایا کہ "حجاج کرام کا حج خداوند عالم کی بارگاہ میں اسی وقت قابل قبول ہوگا جب وہ مراسم حج کے دوران ان اسلامی احکام کی مکمل پیروی کریں جن کی امام عزیز کے ذریعہ تجدید کی جا چکی ہے لہٰذا ہم سب کو اس بات کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے کہ ہمارا حج اسلام اور قائد عظیم الشان امام خمینیؒ کی آبرو کا محافظ ہو۔

اپنی گفتگو کے دوران اسلامی انقلاب کے قائد عظیم الشان نے ارشاد فرمایا کہ حج کو محض ایک ذاتی عمل نہ خیال کرنا چاہیے بلکہ یہ ایک بین الاقوامی، انقلابی و عبادی تحریک کا نام ہے۔ اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے مزید کہا کہ ایرانی حجاج درحقیقت ایک عظیم عالمی انقلابی و سیاسی تحریک کا حصہ ہیں لہٰذا ان کے لئے یہ انتہائی اہم و ضروری ہے کہ مراسم حج کے دوران دوسرے ممالک سے آئے ہوئے حجاج کرام کے ساتھ ایسا سلوک کریں جو اسلام و انقلاب اور امام خمینیؒ کے لئے سرمایہ فخر و افتخار ثابت ہو۔

ہندوستانی طلباء کے نام آیۃ اللہ جنتی کا پیغام

ہندوستان کی دینی درسگاہوں کے طلاب محترم!

خداوند عالم آپ لوگوں کی توفیقات میں اضافہ کرے۔

سلام و تحیات کے ساتھ تعلیمی سال کے آغاز کے موقع پر میں آپ اور آپ لوگوں کے اساتذہ کی خدمت میں پر خلوص مبارکباد پیش کرتا ہوں اور یہ دعا کرتا ہوں کہ خداوند عالم آپ لوگوں کو اپنی خصوصی عنایات سے پوری طرح مالا مال رکھے۔

حصول علم کی راہ میں اپنی نیت خالص رکھنے کی کوشش کیجئے تاکہ ایمان و اخلاص کے نور سے آپ لوگوں کے قلوب ہمیشہ روشن و منور رہیں اور نور علم میں اضافہ کی صلاحیت روز بروز بڑھتی رہے۔ تقویٰ اختیار کرنے اور اسلامی فرائض پر عمل کرنے میں پوری طرح مشغول رہئے تاکہ آپ کا علم باعمل مفید و کارآمد رہے اور درخت بے ثمر کی حیثیت نہ اختیار کرنے پائے۔

اخلاص و تقویٰ کے ان دو اہم مراحل کے بعد اپنی کمر مضبوطی باندھ لیجئے اور انتہائی غور و فکر و حوصلہ و لگن کے ساتھ درس و تدریس اور علمی مباحث و مطالعہ میں سرگرم ہو جائیے وقت اور نوجوانی کی طاقت و صلاحیت کا بھرپور استعمال کیجئے کیونکہ طالب علمی اور نوجوانی کا زمانہ تمہاری زندگی کا بہترین حصہ ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اپنی کاہلی اور کم کاری کی وجہ سے اپنی عمر، مدرسہ و درسگاہ کے وسائل و امکانات اور اپنے اساتذہ کا قیمتی وقت برباد کر دیں۔ واضح رہے کہ امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت علماء اسلام کے لئے اسوہ و نمونۂ عمل کی حیثیت رکھتی ہے لہٰذا ان کے اقوال و ارشادات پر خصوصی توجہ دیجئے اور ان کی راہ و روش کو سرمشق زندگی بنا لیجئے اور ان کی عالمانہ ہدایات سے رہنمائی حاصل کیجئے۔ میں بارگاہ عالیہ خداوندی میں آپ لوگوں کی کامیابی کا طلبگار ہوں

والسلام علیکم و رحمۃ اللہ

احمد جنتی

۱۰ر شوال ۱۴۱۱ھ

تہران میں امام خمینیؒ کی دوسری برسی کا اہتمام

ملت اسلامیہ عالم اس حقیقت سے بخوبی واقف ہے کہ بیسویں صدی کے اسلام دشمن اور انسانیت سوز ماحول میں اسلامی انقلاب کے قائد عظیم الشان امام خمینیؒ نے اسلامی عظمت و انسانی بلندی کی بحالی کی راہ میں جو گرانقدر خدمات انجام دی ہیں انھیں فراموش نہیں کیا جاسکتا بلکہ جیسے جیسے وقت گزرتا ہے ان کی عالمانہ و دانشورانہ قیادت کے نقوش اور زیادہ نمایاں ہوتے چلے جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ عالمی سطح پر رونما ہونے والے موجودہ حوادث کے درمیان دنیا کے حق پسند اور آزادی طلب لوگوں کی زبان پر اکثر یہ جملہ آجاتا ہے کاش اس موقع پر امام خمینیؒ موجود ہوتے۔ سردست وہ ہمارے درمیان موجود نہیں ہیں لیکن ان کی روشن ہدایات اور ان کے اعلیٰ ارشادات آج بھی ہر موڑ پر ہماری رہنمائی کر رہے ہیں۔

امام خمینیؒ کی گرانقدر خدمات کی یاد تازہ رکھنا ہماری ذمہ داری ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر اسلامی جمہوریۂ ایران کی جانب سے ان کی دوسری برسی کے موقع پر خصوصی انتظامات کئے گئے ہیں تاکہ مراسم سوگواری میں شرکت کرنے والے عقیدتمندوں کو کوئی دشواری نہ ہوسکے۔

برسی کی استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین حجت الاسلام محمد علی انصاری نے اپنے حالیہ پریس انٹرویو کے دوران بتایا کہ برسی میں تقریباً دس لاکھ لوگوں کی شرکت متوقع ہے جن کی لازمی ضروریات کو نگاہ میں رکھتے ہوئے تمام انتظامات کئے جا چکے ہیں۔

اس گفتگو کے دوران انھوں نے بتایا کہ دوسری برسی کے موقع پر منعقد مراسم سوگواری میں بیرونی ممالک کے ۲۰ ہزار مہمانوں کی شرکت متوقع ہے جن کی رہائش وغیرہ کا مکمل و معقول انتظام کیا جاچکا ہے۔

انھوں نے مزید ارشاد فرمایا کہ روس، پاکستان، ہندستان افغانستان، لبنان، شام اور ترکی کے ہزاروں مسلمانوں نے اس پروگرام میں شرکت کا مطالبہ کیا ہے لیکن تمام برادران ایمانی کی خواہش کی تکمیل ممکن نہیں ہے تاہم اس موقع پر دنیا کے ہر گوشہ میں تعزیتی جلسوں، عالمی اور ملکی پیمانہ پر سیمیناروں کا اہتمام کیا جارہا ہے تاکہ دنیا کے تمام عقیدتمند لوگ اپنے قائد کو خراج عقیدت پیش کرسکیں۔

تہران میں کتابوں کی چوتھی عالمی نمائش

کچھ دنوں قبل تہران میں کتابوں کی چوتھی بین الاقوامی نمائش منعقد ہوئی جس کا افتتاح اسلامی جمہوریۂ ایران کے نائب صدر جناب ڈاکٹر حسن حبیبی نے کیا۔ اس عالمی نمائش کے افتتاحی مراسم میں ایرانی کابینہ کے وزیروں اور بیرونی ممالک کے سفیروں نے شرکت فرمائی۔

اپنی افتتاحی تقریر کے دوران حاضرین مجلس سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر حسن حبیبی نے ارشاد فرمایا کہ درحقیقت کتابوں کی نمائش کی تشکیل نہایت مفید تحریک کا درجہ رکھتی ہے اور اس کی اہمیت و افادیت میں روز بروز اضافہ ہورہا ہے۔

نائب صدر جمہوریہ ایران نے اپنی گفتگو کے دوران اس حقیقت کی طرف بھی اشارہ کیا کہ ایران آوارہ وطن عراقی پناہ گزینوں پر جو رقم خرچ کررہا ہے اس کے مقابلے میں اپنی ثقافت کی تبلیغ و اشاعت کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دے پاتا لیکن تمام اقتصادی دباؤ کے باوجود اسلامی جمہوریۂ ایران اس شعبہ کی طرف سے بالکل غافل بھی نہیں ہے۔

اسی طرح ڈاکٹر حبیبی نے اپنا خیال ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ کسی معاشرہ کی ترقی و خوشحالی کے لئے کتابوں کا مبادلہ ایک لازمی عنصر کی حیثیت رکھتا ہے لہٰذا عالمی ثقافتی تنظیم یونیسکو کو اس سلسلے میں موثر قدم اٹھانا چاہیئے تاکہ بین الاقوامی سطح پر علمی تحقیقات کا لین دین آسانی سے ہوسکے۔

نائب صدر جمہوریہ ایران نے کتابوں کی چوتھی عالمی نمائش کی انفرادیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اس نمائش کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں ایک فلسطینی بک اسٹال بھی لگایا گیا ہے جہاں فلسطینی دانشوروں کی گرانقدر تصانیف موجود ہیں اس کے علاوہ فلسطینی دانشوروں اور شاعروں کی تقریر و شعر خوانی کا اہتمام بھی موجود ہے تاکہ نمائش میں شرکت کرنے والے لوگ اس مظلوم قوم کی ثقافتی میراث کا اندازہ لگا سکیں۔

واضح رہے کہ کتابوں کی اس عالمی نمائش میں ساٹھ ہزار نئی کتابوں کو منظر عام پر پیش کیا گیا۔

جمہوری اسلامی خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق اسلامی انقلاب کے قائد عظیم الشان حضرت آیت اللہ سید علی خامنہ ای بھی ایک روز اس نمائش کو دیکھنے گئے اور انھوں نے نمائش گاہ میں موجود سبھی ۲۵۰ بک اسٹالوں کا معائنہ کیا اور عالمی سطح پر کتابوں کی نشر و اشاعت میں اضافہ پر انتہائی مسرت بھی ظاہر کی۔ انھوں نے اپنے ذاتی مطالعہ کے لئے چند عربی اور فارسی کتابیں بھی خریدیں۔

بقیہ: اہم خبریں صفحہ ۲ سے آگے

ہند کی جانب سے ہفت روزہ قومی سوگ کا اعلان کیا گیا اور ۲۴ رمئی کو ہندو مذہب اصول و آئین کے مطابق راجیو گاندھی کی لاش کو نذر آتش کردیا گیا۔ راجیو گاندھی کی آخری رسومات میں بیرونی ممالک کے تقریباً ۴۰ رہنماؤں نے بھی شرکت فرمائی ان میں اسلامی جمہوریۂ ایران کے نائب صدر جناب عطاءاللہ مہاجران بھی شامل تھے۔

ہندستانی علما سے آیت اللہ جنّتی کا خطاب

ہندستانی علما سے اپنی ملاقات پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے آیت اللہ جنتی نے مسئلۂ عراق کی طرف اشارہ کیا اور کہا: سرزمین عراق میں بے گناہ مسلمانوں کا قتل عام اور علما اسلام کی گرفتاری کوئی معمولی بات نہیں ہے بلکہ وحشیانہ مظالم پر مشتمل یہ حوادث غیر معمولی اہمیت کے حامل ہیں اور ایسے موقع پر عالم اسلام کو اس بات کے لئے آمادہ کیا جانا لازمی ہے کہ وہ ظالموں سے مظلوموں کا بدلہ لے اور مظلوموں کی بھرپور حمایت کرے۔

اپنی گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے آیت اللہ جنتی نے ارشاد فرمایا: فقط اسلام ہی وہ عظیم طاقت ہے جو ان ظالموں کا بھرپور مقابلہ کرسکتی ہے اور سرزمین ایران میں ولایت فقیہ کی پیروی کرنے والی قوم اس عظیم اسلامی طاقت کا کامیاب مظاہرہ کرچکی ہے۔ نظریہ ولایت فقیہ کے مطابق ولی فقیہ کی پیروی ائمہ معصومین علیہم السلام کی پیروی ہے اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی پیروی خداوند عالم کی پیروی ہے اسی اصول کے تحت ولی فقیہ کی پیروی کرتے ہوئے امت اسلامیہ ایران نے آٹھ سال تک اپنے دشمن کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور اس بات کی اجازت نہ دی کہ عراق ہماری مقدس سرزمین پر مسلط ہوجائے ہمارا مقدس و فاتح مقدس اسلامی طاقت کا مظہر ہے اور یہ سب کچھ خمینی طاقت کا کرشمہ ہے۔

آیت اللہ جنتی نے اسلام دشمن طاقتوں کے مکروفریب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ مسلمان فقط اسلامی اتحاد کے ذریعہ ہی بڑی طاقتوں اور ان کے بے بنیاد پروپگنڈوں کا مقابلہ کرسکتے ہیں اور اگر مسلمان چھوٹے چھوٹے گروہوں میں تقسیم ہوگئے تو اسلام دشمن طاقتیں انھیں ایک ایک کرکے صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کردیں گی۔ ہم نے اسلامی اتحاد کی تشکیل و تقویت کی خاطر قائد انقلاب اسلامی کی ہدایت کی روشنی میں دو عظیم اسلامی اجتماعات منعقد کئے۔ ان میں سے ایک اجتماع بین الاقوامی ملمیت کانگریس کا سالانہ اجلاس ہے جس کے نتیجہ میں ایک ایسی قوت منظر عام پر آئی ہے جس کی مثال تاریخ کے دامن میں موجود نہیں ہے اور مسلمان علما نے اس غیر معمولی طاقت کے ذریعہ دشمنان اسلام کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے۔

اس سلسلے کا دوسرا اجتماع "التقریب بین المذاہب اسلامیہ" کے نام سے منعقد کیا گیا۔ آپ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ اسلام سردست ایسے دشمنوں سے دوچار ہے جو صفحۂ ہستی سے قرآن اور اسلام کا نام و نشان مٹادینا چاہتے ہیں پس ایسے حالات میں ہمارا فریضہ ہے کہ دنیا کے ہر گوشے میں مسلمانوں کی حمایت کریں مثال کے طور پر مقبوضہ فلسطین میں مسلمانوں کی ایک جماعت اسرائیل کا مقابلہ کررہی ہے۔ ہم اس جماعت سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے یہ نہیں پوچھتے ہیں کہ آپ لوگوں کا عقیدہ کیا ہے؟ آپ شیعہ ہیں یا سنّی — حنفی ہیں یا مالکی؟ بلکہ ہم فقط اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہیں کہ یہ جماعت اسلام دشمن اسرائیل کے خلاف نبرد آزمائی میں مشغول ہے لہٰذا ہمیں اس کی بھرپور حمایت کرنی چاہیئے چنانچہ موجودہ حالات میں بھی ہم نے فلسطین کی بھرپور حمایت کی ہے اور ہماری حمایت کا یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ سردست ایران فلسطینی مجاہدین کا پشتوانہ ہے۔ ہم نے ان شہادت طلب مجاہدوں کی حمایت میں یوم قدس کا اعلان کیا تاکہ ساری دنیا کے مسلمان فلسطینی مظلوموں کے ساتھ اپنی حمایت کا اظہار و اعلان کرسکیں ہم نے یہ بھی اعلان کیا کہ "یوم قدس" یوم اسلام ہے۔ لہٰذا ماہ رمضان کے آخری جمعہ کو عالمی فضا میں ہر طرف اسرائیل مردہ باد و فلسطین زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے اسلام دشمن طاقتوں کو لرزہ براندام کردینا چاہیئے اس حمایت کا واحد سبب یہ ہے کہ فلسطینی مجاہد مسلمان ہیں اور یہودیت و صیہونیت اسلام کی دشمن ہے۔ سردست ہمیں مکہ و مدینہ اور دیگر اماکن مقدسہ اسلامی اور مسلمانوں کی حفاظت کیلئے اٹھ کھڑے ہونا چاہیئے مسلمانوں کے قبلہ اول پر اسلام دشمن طاقتوں کا قبضہ ہے اور اگر ہم نے غفلت سے کام لیا تو ہمارا قبلہ دوم بھی اسلام دشمن طاقتوں کے ہاتھ میں چلا جائیگا۔ اسی وجہ سے ہم کہتے ہیں کہ دنیا بھر کے مسلمان باہم متحد ہوجائیں اور اگر کسی ایک مسلمان پر ظلم ہو تو سارے مسلمان ظالم پر ایک ساتھ ٹوٹ پڑیں۔ ہم لوگوں کو فقط اسلام اور قرآن سے وابستہ رہنا چاہیئے تاکہ دوسرے لوگ ہمارے محتاج رہیں کیونکہ اسلام کسی کا محتاج نہیں ہے۔ ہم لوگوں کو ہر حال میں قرآن کریم پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

اپنی تقریر کے آخر میں آیت اللہ جنتی نے اسلام دشمن طاقتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مسلمانوں سے یہ مطالبہ کیا کہ وہ ہر حال میں اپنے اسلامی اتحاد کا تحفظ کریں۔ آیت اللہ جنتی نے امام خمینیؒ کی دوسری برسی کے پروگرام میں ہندستانی علما کی شرکت کا مطالبہ کیا۔

(باقی ص۱۹ پر)

امام خمینیؒ کے نام کے بغیر دنیا کے کسی حصہ میں اس انقلاب کی کوئی شناخت نہیں ہے
اسلامی انقلاب کے قائد عظیم الشان حضرت آیت اللہ

روح اللہ کا اللہ سے وصال